حریمِ نور
مجموعۂ حمد و نعت
سیدہ پروین زینبؔ سروری

حریمِ نور

(مجموعۂ حمد و نعت)

سیّدہ پروین زینبؔ سروری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : حریمِ نور

شاعرہ : سیّدہ پروین زینب سروری

سنِ اشاعت : 2018ء

تعداد : 1,000

قیمت : 700 روپے

ناشر : مکتبہ جدید پریس، لاہور

انتساب

میرے پیارے جگر گوشوں کے نام

عزیزم راعون کریم، مامون کریم، افنان کریم، عرفان کریم اور کامران کریم

عزیزہ یبقیٰ کریم اور طوبیٰ کریم

جو میرا سرمایۂ حیات اور میری خوش بختی کے روشن آثار ہیں

اور جنہوں نے مجھے ہمیشہ اپنی محبتوں اور رفاقتوں سے نوازا

فہرست

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حریمِ نور

پیش لفظ

میں نے عزیزہ پروین زینبؔ کی نعتوں کا مجموعہ بغور دیکھا اور پڑھا ہے۔ان کی نعتیں خوبصورت، معیاری اور ادبی لحاظ سے نہایت بلند پایا ہیں۔اس سے پہلے پروین زینبؔ کا نعتوں، منقبتوں، نظموں اور غزلوں پر مشتمل ایک مجموعہ ''تسبیحِ نور'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے جسے پورے پاکستان میں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی اور اہلِ ذوق کے ہاں سراہا اور پسند کیا گیا۔ان کی خوبصورت اور دلکش نعتیں اکثر محافلِ نعت میں پڑھی جانے لگی ہیں اور اشتیاق و ذوق رکھنے والے حضرات ان کو پڑھ کر اور سُن کر اپنے دین و ایمان کو تازہ کر رہے ہیں۔''حریمِ نور'' ان کا دوسرا مجموعۂ کلام ہے۔مجھے اُمید ہے کہ یہ بھی انشاءاللہ بہت زیادہ مقبولیت حاصل کرے گا۔

پروین زینبؔ کی نعتوں کو پاکستان کے علاوہ بیرونِ ملک اور خصوصاً بھارت میں بے حد پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ بھارت میں موجود اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب مدظلہ العالیٰ سے منسوب اہل سنت والجماعت کے مشہورِ عالم دینی ادارے کے علماءِ کرام اور منتظمین تک نے ان کی نعتوں کو پسند کیا اور سراہا ہے۔انہوں نے پروین زینبؔ سے باقاعدہ رابطہ کر کے ان سے استدعا کی وہ اپنی خوبصورت نعتوں کا مجموعہ انہیں ارسال کریں تاکہ وہ ان نعتوں کو اپنی محافل میں خود بھی پڑھیں اور سربرآوردہ اور خوش گلو نعت خوانوں سے پڑھوا کر بھی اپنے ایمان تازہ کریں۔

پروین زینبؔ پاکستان کی وہ واحد نعت گو خاتون شاعرہ ہیں جن کی نعتوں کو اعلیٰ حضرت کے جانشینوں نے پڑھا اور پسند کیا۔پاکستان کی کسی نعت گو خاتون شاعرہ کو پاکستان بھر اور بیرونِ ملک بھارت میں اتنی پذیرائی اور مقبولیت حاصل نہیں جتنی پروین

زینبؔ کوتھوڑے سے عرصے ہی میں حاصل ہوئی ہے اور اس کے لیے پروین زینبؔ مبارک باد اور خراجِ تحسین کی مستحق ہیں۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

بعض بدعقیدہ لوگ نعت گوئی ،نعت خوانی اور نعت سننے کو نعوذُ باللہ بدعت قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی نعت حضرت حسان بن ثابتؓ سے کئی بار سماعت فرمائی ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان بن ثابتؓ کو اپنے منبر پر بٹھا کر ان سے اپنی نعت سماعت فرمایا کرتے تھے، اس لحاظ سے نعت سُننا سنتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے۔

حسان بن ثابتؓ کا یہ قطعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود سماعت فرمایا ہے:

وَ اَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَقُط عَینِیْ وَ اَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَآء
خُلِقتَ مُبَرَّاً مِّن کُلِّ عَیبٍ کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَآء

(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میری آنکھوں نے آج تک آپ جیسا حسین محبوب دیکھا ہی نہیں اور کسی ماں نے آپ جیسا جمیل وخوبصورت بیٹا جنا ہی نہیں۔ اللہ نے آپ کو ہر عیب سے پاک کر کے پیدا فرمایا اور جیسا آپ نے چاہا اللہ نے آپ کو اسی طرح پیدا فرمایا)۔

نعت گوئی، نعت خوانی اور نعت سننے کو بدعت قرار دینے والے یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل اور عمل کو بدعت قرار دینے کے مرتکب ہوتے ہیں جو گناہِ عظیم ہے۔ بڑے بڑے اولیاءِ کرام نے نعت گوئی فرمائی ہے اور نعت سماعت فرمائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناوصفت ہی دراصل نعت ہے۔ اس لحاظ سے پورا قرآن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ہی ہے اور درود وسلام پڑھنا بھی نعت ہے۔ خود اللہ اور اس کے تمام فرشتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا اور بھیجا ہے اور اب بھی پڑھ رہے ہیں اور بھیج رہے ہیں اور قیامت تک پڑھتے

اور بھیجتے رہیں گے۔قرآن اِس بات کا شاہد اور گواہ ہے اور یہ قرآن کے الفاظ ہیں کہ ''اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط''۔اللہ اور اس کے تمام فرشتے محمدؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اِس لحاظ سے نعت پڑھنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثناء وصفت کرنا سنتِ الٰہیہ بھی ہے۔نعت گوئی، نعت پڑھنا اور نعت سننا بہت بڑا ثواب ہے۔ مولانا جامیؒ نے فرمایا:

نہ تنہا ہست جامی نعت خوانش
خدائے ما ثنا خوانِ محمدؐ

(اکیلا جامی ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نعت خوان نہیں ہے بلکہ ہمارا خدا بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ثنا خوان ہے)۔اور غالب نے کہا:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشیتم
کاں ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

(ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثنا وصفت اللہ پر چھوڑ دی ہے کیونکہ وہ ذاتِ پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرتبے اور درجے سے خوب واقف ہے)

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ڈوبا ہوا نعت کا صرف ایک خوبصورت شعر گھنٹوں کی دھواں دار تقریر سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔اللہ کا حکم ہے کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو۔''وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیلًا''۔یعنی قرآن کو خوش آوازی اور ترنم کے ساتھ پڑھو اور نعت تو پڑھی ہی خوش آوازی اور ترنم کے ساتھ جاتی ہے۔پروین زینب کی نعت کا یہ ایک خوبصورت شعر پڑھ کر لطف اندوز ہوں اور ایمان تازہ کریں۔

عرش بھی گنبدِ خضریٰ کے ہے بوسے لیتا
آسماں کو بھی درِ شاہ پہ جھکتا دیکھا

روایت ہے کی شیخ سعدیؒ نے ایک خوبصورت قطعے کے تین مصرعے جوڑے مگر چوتھا مصرعہ ان سے نہ بن سکا۔رات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواب میں ملے اور فرمایا کہ سعدی تم نے جو قطعہ میری تعریف میں لکھا ہے سناؤ۔سعدی نے عرض کیا کہ میں صرف تین مصرعے جوڑ سکا

ہوں، چوتھا مصرعہ کوشش کے باوجود مجھ سے نہیں بن سکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ تین مصرعے ہی سنا دو۔ سعدی تین مصرعے سنا کر خاموش ہو گئے وہ تین مصرعے یوں تھے:

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجاء بجمالہٖ

حسنت جمیعُ خصالہٖ

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ چوتھا مصرعہ یوں کہو:

صَلُّوا عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

یہ چوتھا مصرعہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شامل کیا ہوا ہے۔ شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ عربی زبان کے بہت بڑے شاعر تھے۔ ان کو فالج ہو گیا۔ اُس دور کے حکیموں نے اُنہیں جواب دے دیا کہ آپ کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ بوصیری بہت افسردہ اور ملول ہوئے اور اُس رات انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں ایک خوب صورت قصیدہ لکھا جو بعد میں قصیدہ بُردہ شریف کے نام سے مشہور ہوا۔ بوصیری اُسے پڑھتے پڑھتے سو گئے تو اسی رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''بوصیری تم نے جو قصیدہ میری شان میں لکھا ہے وہ سناؤ۔'' بوصیری رحمہ اللہ نے بڑے جذبے کے ساتھ رو رو کر، آنسو بہا بہا کر اپنا قصیدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بوصیری سے بہت خوش ہوئے۔ ان کے سر پر ہاتھ رکھا اور ان کی صحت یابی کی دعا فرمائی اور اپنی چادر مبارک بوصیری رحمہ اللہ پر ڈال دی۔ صبح بوصیریؒ بیدار ہوئے تو وہ چادر مبارک بدن پر موجود تھی اور اُنہوں نے اپنے آپ کو بالکل تندرست پایا۔ بُردہ عربی زبان میں چادر کو کہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چادر مبارک کی وجہ سے بوصیریؒ کے قصیدے کو قصیدہ بردہ کہا جاتا ہے۔

بوصیری کے قصیدے کا پہلا شعر یوں ہے:

صَلِّ وَسَلِّمۡ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّہِمِ

حریمِ نور

مکہ معظّمہ میں اُس دور کے بڑے بڑے شعرائے کرام اپنا بہترین کلام مکہ کی دیواروں پر آویزاں کر دیتے تھے جن کو معلقات کہا جاتا تھا۔شعرا حضرات بہترین کلام کا انتخاب کرتے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں بھی شعرا نے اپنے کلام لکھ کر دیوارِ کعبہ پر آویزاں کیے تو ایک صحابیؓ نے سورۂ کوثر بھی لکھ کر دیوار پر آویزاں کر دی۔

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الۡاَبۡتَرُ

شعرا نے جب تمام شعراء کا کلام پڑھا تو سورہ کوثر کو سب سے زیادہ پسند کیا اور اسے بہترین کلام قرار دیا اور ایک بہت بڑے شاعر نے سورۂ کوثر کے ساتھ یہ الفاظ بھی لکھ دیئے۔"مَا ھٰذَا قَوۡلُ الۡبَشَر "(یہ کسی بشر کا کلام نہیں)۔

قرآنِ پاک کی اکثر سورتیں مُقفّیٰ اور مسجّع ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے اشعار ہوں۔ اسی وجہ سے ان کو ترتیل اور ترنم کے ساتھ پڑھ کر ایمان تازہ کیا جاتا ہے۔سینکڑوں اولیائے کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا وصفت میں نعتیں لکھی ہیں۔ان اولیائے کرام میں سرخیلِ اولیاء حضرت عبدالقادر جیلانیؒ بھی شامل ہیں۔دیگر نامی گرامی شعراءِ کرام میں مولانا روم، شمس تبریزی، سعدی، حافظ شیرازی، علامہ اقبال اور غالب شامل ہیں۔نعت کہنا، نعت سننا اور نعت پڑھنا بہت بڑا کارِثواب ہے۔پروین زینب نے بھی خوبصورت نعتیں لکھ کر بہت بڑا ثواب کمایا ہے۔اللہ ان کو اس کا اجر اور جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

خیر اندیش

فقیر عبدالحمید کامل سروری

کلاچی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان خیبر پختونخوا

کلامِ زینب نعت کے آئینے میں

مقامِ شکر ہے کہ اس بار بھی گرامی قدر محترمہ جنابہ سیدہ پروین زینبؔ سروری صاحبہ کے نئے نقش عقیدت (مجموعہ کلام حمد و نعت)'' کو متعارف کرانے کی سعادت بندہ ناچیز کو حاصل ہوئی ہے۔

سیدہ صاحبہ ایک نجیب سادات خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔آپ کے آباؤ اجداد کا سلسلہ میر سید گیسو دراز (بندہ نواز) سے ملتا ہے جن کا مزار حیدر آباد دکن میں گلبرگہ کے مقام پر مرجعِ خاص و عام ہے۔آپ کے والد بزرگوار فقیر عبدالحمید سروری قادری اردو، فارسی اور پشتو میں مہارت رکھنے والے عالم ہیں۔آپ کے دادا جان حضرت فقیر نور محمد سروری قادری عارف باللہ تھے۔ان کے فقر و عرفان اور علمی شہ پاروں سے کون آشنا نہیں۔ آپ کے چچا جناب طاہر کلاچوی پشتو ادب اور شاعری میں رحمان بابا دوئم سمجھے جاتے ہیں۔

محمدؐ و آلِ محمدؐ کی مدح سرائی آپ کی رگوں میں صدیوں سے دوڑ رہی ہے اور طبعاً آپ کے قلب کی گہرائیوں میں عشقِ رسولؐ کی تپش جاری ہے۔آپ کے خانوادہ کو بجا طور پر خانوادۂ نعت کہا جاسکتا ہے۔ بلاشبہ یہ لطفِ خداوندی اور سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ التفات کا نتیجہ ہے۔ظاہراً اپنے خاندانی بزرگوں کی خوشبو آپ کے اشعار سے بکھر رہی ہے۔انسان فانی ہے لیکن جذبۂ عشقِ رسولؐ لافانی ہے۔اور نسل در نسل منتقل ہوتا رہتا ہے۔ آپ کی دین و مذہب سے والہانہ وابستگی آپ کو ورثہ میں ملی ہے۔موزونئ طبع ،خوش کلامی

اور شعر پسندی آپ کو قدرت کی جانب سے ودیعت ہوئی ہے۔آپ کے اندر شعر گوئی اور شعر فہمی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔آپ کے افقِ فکر پر نئے نئے موضوعات طلوع ہوتے ہیں۔

آپ نے برسوں ادبی خدمات انجام دی ہیں۔آپ تخلیقی اور تحقیقی دونوں سطح پر کام کرتی رہی ہیں۔دنیائے نعت میں آپ کی آمد آپ کی اولین کاوش ''تسبیحِ نور'' کے نام سے ۲۰۱۵ میں شائع ہوئی۔ جسے پاکستان بھر میں بہت پذیرائی ملی ہے۔آپ کا نام مہر درخشاں کی طرح صنعتِ نعت کی تاریخ میں جگمگانے لگا ہے آپ کی یہ تخلیق بلاشبہ سندِ امتیاز کی مستحق ہے۔ آپ کی شعری عمل کا حصّہ غزلوں، نظموں، حمد و نعت اور منقبت پر مشتمل ہے۔آپ کی اکثر نعتیں غزل کی ہیئت میں ہوتی ہیں۔اور حمد کو پڑھ کر اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ میں فن کی پختہ کاری، زبان کی لطافت اور اظہار کی نُدرت ہے۔آپ نے بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ بزرگانِ دین کی شان میں منقبتیں تحریر فرمائی ہیں۔آپ نے سلام بھی تحریر کیئے ہیں آپ کے سلام کے اشعار بڑے درد اور سوز و گداز کے حامل ہیں آپ کی نعتیہ شاعری آپ کے اسلامیات اور عرفان کے وسیع اور عمیق مطالعے کی غماز ہے۔

بہت سے نعت گو شعرا کا کلام میری نظروں سے گزرا ہے۔اکثر مجموعے خوب ہیں۔ لیکن بعض مجموعے محض نعتیہ محافل میں پڑھنے کے لیے اور ایک خاص قسم کے لحن کو مدِ نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔بعض نعتیں کم وزن اور بے حال ہوتی ہیں جنہیں پڑھ کر علمی افلاس اور فکری تہی دامنی کا احساس ہوتا ہے۔لیکن بحمد اللہ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ سیدہ صاحبہ کا کلام ان خامیوں سے پاک ہے۔

آپ ایک پختہ عمر، پختہ شعور اور پختہ فکر ادیبہ، شاعرہ اور محققہ ہیں۔آپ کی زندگی کے دامن میں متنوع اور گوناگوں تجربے ہیں۔جس میں خدمتِ خلق، تعاون اور ہمدردی شامل ہے۔آپ کے ہر شعر میں انفرادی رنگ ہے جو کہ آپ کی فکری ندرتوں، فنّی بلاغتوں اور تخلیقی وسعتوں کا آئینہ دار ہے۔آپ نعت گوئی کے روایتی سانچوں کی شاعرہ نہیں ہیں بلکہ

حریمِ نور

آپ کا لہجہ نیا ہے انداز بیان نیا ہے اور اشاریت نئی ہے۔ اشعار میں سادگی اور روانی کا رنگ نمایاں ہے۔ آپ کے اشعار سے افکارِ تازہ کا ہجوم اور اعتماد کا نور جھلکتا ہے۔ آپ کی نعت عہد حاضر کی نمائیندہ نعت ہے جس میں حوصلوں اور امنگوں کے ہزاروں سورج ایک ساتھ دمک رہے ہیں۔ سیدہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں جن میں زبان و اظہار کی نئی چاشنی محسوس کی جا سکتی ہے۔

تیری چوکھٹ پر زمین ہو آسماں ہو میں نہ ہوں　　بزم میں تیری، ہجومِ عاشقاں ہو میں نہ ہوں
ذرّۂ خاکی ہوں لیکن حسرتیں ہیں بے شمار　　لامکاں ہو تذکرۂ کن فکاں ہو میں نہ ہوں
بام ودر پر رکھ دیئے ہیں اپنی آنکھوں کے چراغ　　تیری راہوں میں منور کہکشاں ہو میں نہ ہوں
ہو امامت شاہِؐ والا کی، صفیں آراستہ　　شہرِ طیبہ میں صحابہؓ کی اذاں ہو میں نہ ہوں

آپ کی شاعری آفاقی موضوعات کی نمود ہے۔ آپ بلاشبہ کاروانِ نعت کی حدی خواں ہیں۔ نعت لکھنے کے لیے عشق و وارفتگی کی متاعِ گرانمایہ درکار ہوتی ہے۔ آپ کے اشعار سے نعت کا نور یوں پھوٹتا ہے کہ دلوں میں سرور بھرتا چلا جاتا ہے۔

شعروں میں نعت کا آفاقی رنگ بھر کر آپ نے اس صنفِ سخن کو سر بلند کر دیا ہے۔ آپ کے اشعار الہامی ہیں اور زمزمۂ نعت قدسی ہے۔

خدا کے نور کے مظہر ہو، رحمت کی نشانی ہو　　تمہی ہو وِردِ یزداں کا، سُرودِ آسمانی ہو!
تمہی داؤد کا نغمہ ہو، تورا کی کہانی ہو　　تمہی انجیل کا مقصد ہو عیسیٰ کی زبانی ہو
اگر وہ ذاتِ مطلق ہے تم اس کی ترجمانی ہو　　خدا ہے حسنِ کامل تم عطائے جاودانی ہو

آپ کے کلام میں فصاحت و بلاغت کے علاوہ تشبیہات کی چمک دمک بھی پائی جاتی ہے۔آپ اشعار میں نور نگاری، مولود نگاری، معراج نگاری اور سراپا نگاری کو بہت تازگی اور دلکشی کے ساتھ مضمون کرتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نورانی چہرے، عنبر فشاں گیسو اور قد و قامت پر چیدہ چیدہ اشعار کہے ہیں۔آپ حُبِ رسولؐ میں ڈوب کر نعت لکھتی ہیں۔ اکثر نعتوں میں تغزل کا کیف ہے۔

تم سا محبوبؐ کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں مہرباں ربّ نے کوئی اور بنایا ہی نہیں
روئے تاباں کی ترے گیسوئے دوتا کی قسم تجھ کو چاہا تو کسی اور کو چاہا ہی نہیں

آپ کے اشعار آہنگ میں بے مثال ہیں جو اپنے اندر اعجاز آفریں صفاتی فصاحت سمیٹے ہوئے ہیں۔آپ نے آقا حضورؐ کی ذاتِ بابرکات، حقیقی کمالات اور اصلی محامِد، عقیدت اور محبت کے ساتھ بیان کیئے ہیں۔ اگرچہ حضورؐ کے اجمالی تذکروں کا احاطہ محال ہے۔آپ نے حتی الوسع حضورؐ کے اسمِ مبارک کے اسرار و رموز اور سعادت و برکات پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی ہے۔آپ نے اسمِ محمدؐ سے نہ صرف اپنی عاقبت سنواری بلکہ اپنی شاعری کو بھی نکھارا ہے۔ یہ وہی نام ہے جس سے دلوں کو دھڑکنیں، نگاہوں کو وسعتیں اور ولولوں کو رفعتیں ملتی ہیں۔اسی کے فیض سے، ہر دور کے شعور کو شائستگی اور شگفتگی ملتی رہی ہے۔ آپ کی زیرِ نظر کاوش آقا حضورؐ کی بے شمار فضیلتوں کا دل آویز مرقع ہے۔جذبات کے سفر کی ترجمانی کا انداز دیکھیے۔

دلکش ہے دلنشیں ہے دل آرا تمہارا نام عرشِ عظیم کا ہے ستارا تمہارا نام
رُو میں ہے چاندنی تری زلفوں میں شام ہے رب کی تجلّیوں کا نظارا تمہارا نام

حریمِ نور

پڑھنے لگے درود سبھی حاملانِ عرش   روح الامیں نے جیسے پکارا تمہارا نام

آپ ایک فطری شاعرہ ہیں۔آپ کی وسعتِ علمی، اسوہ حسنہ کے گہرے مطالعے اور حضورؐ سے والہانہ محبت کے سبب آپ عشقِ محمدؐ میں ڈوبے ہوئے شعر تخلیق کرتی ہیں۔اور نعت کے گلستان میں خوش رنگ گُل بُوٹے کِھلائے ہیں۔نعتوں میں اسلوب کی دلکشی اور اقدار کی تازہ کاری کی ہے۔

لمحہ لمحہ دم بدم تری ثنا کرتے رہیں   مدحت و توصیفِ شاہِ انبیاءؑ کرتے رہیں
اک ہجوم عاشقاں دہلیز پر ہے منتظر   التجائے روئے دیدِ مصطفیٰؐ کرتے رہیں

آپ کا ذوقِ جمال وخیال حبیبِؐ رب العزت اور عشقِ نبی اکرمؐ سے سرمست اور سرشار ہے۔اشعار میں خاکِ مدینہ سے صبحِ ازل اور شامِ ابد کی تجلّیاں فروزاں ہیں۔اشعار میں ہوا کی ہر موج گنبد خضرا کو بوسہ دے کر گزرتی ہے جس سے بطحا کے راستے مہک اٹھتے ہیں اور آپؐ کے روئے تاباں سے طیبہ کے درو دیوار چمک اٹھتے ہیں ذرّوں میں ستاروں کی چمک آجاتی ہے۔ایسا لگتا ہے جیسے آپ نے رنگوں اور خوشبوؤں کی کائنات کو لفظوں میں سمیٹ دیا ہے۔یہ آپ کے قلمِ زرنگار کا خاصہ ہے ورنہ حرف کہاں نزہت و نور کو زنجیر کر سکتے ہیں۔

تری گلیوں میں بکھر جاؤں ہوا کی صورت   سبز گنبد سے لپٹ جاؤں صبا کی صورت
تیری توصیف سے بنتی ہے غنا کی صورت   رنگ دیتا ہے ترا ذکر حنا کی صورت
وہ تری دید میں اللہ کا جلوہ دیکھے   دیکھنا چاہے جو انسان خدا کی صورت
اپنے محبوبؐ پہ قربان کیے جاتا ہے   فرش تا عرش خدا ارض و سماء کی صورت

آپ کی نعتوں میں نبیؐ کی یاد میں مستغرق رہنے کا احساس ہوتا ہے۔ آپ نے آخری سانس تک شانِ رسولؐ کی مدح سرائی کا تہیہ کیا ہوا ہے ایک نعت کے چند شعر ملاحظہ ہوں:

اے نازشِ کل فخرِ رسالت، ترے قربان — اے رشکِ ارم، حُسنِ صداقت، ترے قرباں
ہر دور کا سچ اور فضیلت، ترے قرباں — قرنوں سے زمانوں کی بصیرت ترے قرباں

سرورِ بزمِ کون و مکاں آپؐ ہیں — رازِ تخلیقِ ہر دو جہاں آپؐ ہیں
نازشِ قدسیاں، ثروتِ انس وجاں — سرورِ خلد، رشکِ جناں آپؐ ہیں

سیّدہ زینبؔ سروری کی بعض نعتیں اپنی تشریح کے لیے ایک مکمل کتاب کی متقاضی ہیں۔ آپ اپنے فن کی آفاقی قدروں سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ آپ کے اشعار ایسے ہیں کہ جن پر ہر عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لہلوٹ ہو جائے گا۔ ہر شعر دل میں تراز و ہو جانے والا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

ہر سمت محب رقص کناں ڈھونڈ رہے ہیں
بس آپؐ کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہے ہیں
اس دورِ پر آشوب میں جینے کے لیے ہم
اک تیرا کرم، تری اماں ڈھونڈ رہے ہیں

عشاق ترے در پہ دعا مانگ رہے ہیں — اک نظرِ کرم تیری شہاؐ مانگ رہے ہیں
زینبؔ دل بے تاب کو تا حشر جلانے — ہستی سے تری نورِ ہدیٰ مانگ رہے ہیں

کلامِ الٰہی، حمد و نعت دونوں اصناف، سخن کا نقطۂ آغاز ہیں۔ اور آپ کے کلام کا سب

سے بڑا حوالہ صرف اور صرف کلامِ الٰہی ہے۔ بلاشبہ اس شائستہ عمل کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔ الحمداللہ مادیت کے اس روح فرسا دور میں آپ نے ذاتِ باری کی مدح وثناء اور اس کے رسولؐ کی نعت کو بنیادی ترجیح بنایا ہے۔

آپ کے اشعار اور مصرعے اس قدر سہل، رواں اور مترنم ہیں کہ پڑھتے ہوئے روح ودل جھوم اٹھتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے:

جس طرف آنکھ اُٹھاؤں ترا جلوہ دیکھوں	ذرّے ذرّے میں ترا رنگ جھلکتا دیکھوں
حسنِ فطرت میں ترا روپ سمایا دیکھوں	تری قدرت کے نظارے ترا عرفان لیے
تیری فرقت میں محبوں کو تڑپتا دیکھوں	اے خدا روزِ جزا دید کا وعدہ ہے ترا

ذاتِ باری کے بارے میں اہل سخن نے بہت کچھ لکھا ہے مگر عزّ وجل کی رنگوں اور خوشبوؤں کی اس وسیع کائنات کو لفظوں میں سمیٹنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تبارک تعالیٰ مرکزِ حسن ہیں ۔ (ان اللہ الجمیل و تُحبّ الجمال) اور حسن اپنی دلآویزیوں کا نظارا کرنے کے لیئے ایک شفّاف آئینے کا آرزومند ہے۔ آپ نے ربِ کبیر کی متنوع ادائیں اپنے الفاظ میں سمیٹ دی ہیں۔

ورنہ تمہاری ذات کہاں جلوہ گر نہ تھی	ہم کو ہی اس کی دید کی تابِ نظر نہ تھی
جب تک ترے حبیبؐ کی تری نظر نہ تھی	منزل نہ تھی قریب کہیں رہ گزر نہ تھی
ترے کرم کی حد تو کہیں پر مگر نہ تھی	کردی خطا معاف سدا درگزر کیا

آپ کی نعتیں ایک رواں جھرنے کی مانند ہیں۔ ایک مسحور کن روانی، اور آبشارِ الفاظ کی

حریمِ نور

ایک طرب میں موسیقی قاری کوسحر کی دنیا میں لے جاتی ہے۔علویتِ بیان، برجستگیٔ اظہار، روشن تلمیحات سے مزیّن یہ نعتیں دلکش کوہساروں میں بہتے آبشاروں کی مانند ہیں۔اس ضمن میں ان اشعار کا حسن دیکھیے۔

ذرا طیبہ سے گزرو اے صبا آہستہ آہستہ   کہ ہے دربار یہ سرکارؐ کا آہستہ آہستہ
ترا ابرِکرم چھایا ہے رحمت کی گھٹا بن کر   چلی ہے لطف وراحت کی گھٹا آہستہ آہستہ
تمہاری زلف لہرائے گی جب بھیگی ہواؤں سے   مہک جائے گی طیبہ کی فضا آہستہ آہستہ

آپ کا ہر شعر موسیقی کی ایک لہر ہے۔ان لہروں کا امتزاج سرور وکیف میں ڈوبا لگتا ہے۔نعت کے موضوعات میں اوصافِ نبیؐ ،طلبِ دیدار، روضۂ انور اور صلوٰۃ ودرود کا ذکرِجمیل ہے۔آپ کی چھوٹی بحر میں نعتیں سلاست ،فصاحت اور سادگیٔ اظہار میں بے مثل ہیں۔بڑی بحریں بلیغ الفاظ اور خوبصورت تراکیب کے ساتھ موسیقیت سے لبریز ہیں۔گویا کسی رباب سے موسیقی کی پھوار برس رہی ہو پڑھیئے اور کیف سے اپنے ذوق کو سرشار کیجیۓ۔

تری توصیف عادت ہوگئی ہے   ثنا گوئی عبادت ہو گئی ہے!
بنا ہے قلبِ مضطر طورِ سینا   مدح زندہ کرامت ہوگئی ہے
یہاں بھی ہے محبّوں پر وہاں بھی   تری نظرِ عنایت ہو گئی ہے

نورِ یزداں ہو مہرباں تم ہو   ہر دو عالم میں بے گماں تم ہو
ذرّۂ خاکِ بے نشاں ہوں میں   فیض کا بحرِ بے کراں تم ہو
دھوپ میں جل رہا ہوں میں تنہا   سائباں سایۂ اماں تم ہو

زینتِ بزمِ عرشِ بریں ہو گئے مسندِ عرش پر جب مکیں ہو گئے
آنکھ جھپکی نہ تھی چرخِ افلاک پر وہ حبیبِؐ خدا جاں گزیں ہو گئے
کبریا نے پڑھا جب درود و سلام نور برسا مناظر حسیں ہو گئے

آپ کے ہاں فن اور جذبے کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔آپ کے اشعار میں نکتہ رسی بھی ہے اور معنی آفرینی بھی، لطفِ زبان بھی اور ندرتِ اظہار بھی۔ اشعار عرفان و آگہی اور اسلوب ادا کے سلیقے سے ہم آہنگ ہیں۔ آپ کی نعتیہ شاعری کو رنگ آپ کے سوزِ دروں کی آنچ نے عطا کیا ہے۔اس ضمن میں بڑی بحر میں کچھ اشعار ملاحظہ ہوں۔

اے شاہِ عرب بس تیرے لیے افلاک سجائے جاتے ہیں
در عرش کے سارے کھلتے ہیں پردے بھی اٹھائے جاتے ہیں

یزداں نے شہاؐ لمحہ لمحہ جب ذکر کیا تیرا ہی کیا
نغمے تری عظمت کے قصّے قرآں میں سنائے جاتے ہیں

شہکار ہے تیرا حسنِ عمل بے مثل تری ایک ایک ادا
سب کے دل میں گُل تیری ہی عظمت کے کھلائے جاتے ہیں

حریمِ نور

کریم آقاؐ جمال تیرا سراج بن کر دمک رہا ہے
یہ زلفِ والیل کی ہے خوشبو، زماں زمن سب سے مہک رہا ہے

جمالِ صورت کمالِ سیرت سے کر کے آقا تجھے مزیّن
وُرُود ایسا ہوا زمیں پر کہ گوشہ گوشہ چمک رہا ہے

ہر ایک غنچہ و گل، کلی کے لبوں پہ نغمے ترے سجے ہیں
ثنائے احمدؐ میں عندلیبِ چمن بھی ہر سو لہک رہا ہے

زمیں پہ خاکی سجائیں محفل فلک پہ قدسی سجائیں زینبؔ
خدا نے عظمت وہ دی کہ عالم تمام حیرت سے تک رہا ہے

اشعار اپنی خوبیوں کی بدولت جگمگاتے ہوئے نگینوں کی طرح ہیں جن کی شعاع ریزی سے دلوں کو نور میسر آتا ہے۔ ہر شعر مشعلِ تابندہ ہے۔

سرتا پا سنور جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں	خوشبو سا بکھر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں
قدموں میں بکھر جاؤں آقا تری گلیوں میں	طیبہ میں صبا میری مٹی کو اڑا دینا
میں بارِ دگر جاؤں آقا تری گلیوں میں	ہر لحظہ ہے اس دل کو طیبہ کی طلب زینب

سرکارِ دوعالمؐ سے روحانی وابستگی آپ کی شناخت ہے۔ آپ کے اشعار میں آقاؐ حضورؐ کے

حریمِ نور

ذکرِ پاک کا ترنم جاری ہے۔آپ کی نعت بلندیٔ ذکرِ محمدؐ کا ایک حصّہ ہے۔سرورِ کائنات پر بلا مبالغہ لاکھوں شعراء نے مختلف انداز میں شعر کہے ہیں۔ ہر جگہ محبت وعقیدت، والہانہ شیفتگی کا اپنا اپنا انداز ہے مگر شاعری کو ساحری بنا دینے کا فن ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ آپ کے پاس جادو نگار قلم ہے آپ کا طرز جداگانہ ہے۔اور منفرد اسلوبِ تحریر ہے۔

خدا نے عرش پہ لکھا حضورؐ آپؐ کا نام — ہے آفتاب زمیں کا حضورؐ آپؐ کا نام

چراغِ روح و دل جاں اسی سے روشن ہے — دلوں میں ہم نے بسایا حضورؐ آپؐ کا نام

صحیفۂ دلِ حیراں پہ کر دیا تحریر — دلوں میں ہم نے بسایا حضورؐ آپؐ کا نام

دیا خدا کو ترا واسطہ سدا زینبؔ — صمیمِ قلب سے چاہا حضورؐ آپ کا نام

جس طرح رنگ و بو سے پھول کرنوں سے سورج اور کردار سے انسان کی شناخت ہوتی ہے اسی طرح نعتوں کے اظہار سے آپ کے جذبۂ عمل کی شناخت ہے آپ نے اپنی ذات کو نعتوں کی تجلیات میں گم کر دیا ہے۔کیوں کہ یہ تجلیات آقا حضورؐ کی صورت وسیرت کی طلعتوں سے الہام لیتی ہیں۔آپ نے ثنائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا وظیفۂ حیات بنایا ہوا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر سے دُعا ہے کہ وہ آپ کو اس راستے پر ہمیشہ گامزن رکھے۔آمین

خادم الفقرا

فقیر ڈاکٹر جاوید احمد سروری قادری

جانشین وسرپرست آستانہ عالیہ نوریہ

کلاچی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

''حریمِ نور'' میری نظر میں

محترمہ سیّدہ پروین زینبؔ سروری صاحبہ کا پہلا نعتیہ مجموعہ بعنوان ''تسبیحِ نور'' عوام اور خصوصاً ادبی حلقوں میں قبولیت کا اعزاز پا چکا ہے۔ اب ان کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ''حریمِ نور'' کے عنوان سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر ہمارے سامنے ہے۔ اس مجموعے کی ابتدا میں نو حمدیں اور پھر نعتیں ہیں۔ محترمہ نے حمد و نعت کی جو ترتیب قائم رکھی ہے اس سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ اس مصرعے ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' پر کامل یقین رکھتی ہیں۔ خدا کے بعد رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کا بیان ہمارے عقیدے کی بنیاد ہے۔

سورۂ حشر میں ارشادِ خداوندی ہے کہ ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہ غالب ہے، حکمت والا ہے۔ جب کائنات کی ہر ایک شے اپنے خالقِ حقیقی کی حمد میں مصروف ہے تو اشرف المخلوقات انسان اس کی رحمتوں کو یاد کیوں نہ کرے اور اس کے احسانات کا ذکر کیسے نہ کرے۔ انسان ہر وقت کسی نہ کسی انداز سے اپنے پروردگار کی شانِ کریمی بیان کرتا رہتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی حمد شعر کی صورت میں کی جائے تو اس کی دلکشی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ پروین زینبؔ سروری صاحبہ اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں کہ خدائے کائنات نے ان کو شعر گوئی کی نعمت سے بھی نوازا ہے اور وہ ذاتِ خداوندی کی حمد اور اللہ کے محبوب ترین نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت کہنے کا ملکہ رکھتی ہیں۔ خداوند کریم کی صفات گنتی سے ماورا ہیں۔ زینبؔ سروری صاحبہ نے اپنی حمدوں میں خالقِ حقیقی کی خوبیاں جس خلوص اور شاعرانہ پختگی کے ساتھ بیان کی ہیں، کوئی بھی پڑھنے والا ان

کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ زینبؔ صاحبہ کی حمد ہمیں خدا تعالیٰ کی تمام صفات کو جاننے میں بڑی مدد دیتی ہے۔ ویسے تو ان کی تمام حمدیں ہی فنی لحاظ سے پختہ اور حقیقت کا آئینہ ہیں مگر میں تعارف کے طور پر ان کے چند حمدیہ اشعار پیش کرتا ہوں:

ذرّے ذرّے میں ترا نور جھلکتا دیکھوں
جس طرف آنکھ اُٹھاؤں ترا جلوہ دیکھوں

تیرا پیغام ترے اسمِ جلی کا اِلہام
دل کے قرطاس پہ لاریب اترتا دیکھوں

زینبؔ ہر ایک اک کا ہے حاجت روا وہی
پھیلا اُسی کے سامنے دستِ سوال ہے

تری عظیم حکومت کی حد نہیں کوئی
رحیم تجھ سا نہ رحمان ہے کہیں کوئی

فقط تیری مدد ہر اک نفس درکار ہے مجھ کو
لگے ٹھوکر تو تُو ہی تھامتا ہر بار ہے مجھ کو

تُو نے زینبؔ کو تنہا نہ چھوڑا کبھی
ہر قدم پر دیا اک نیا حوصلہ

تُو ہی پالن ہار ہے، اس کا کسے انکار ہے
ماسِوا تیرے مرا کوئی نہیں ہے غمگسار

خطاؤں سے ہماری درگزر فرما، کرم کر دے
سروں پر ہو ترا ہی سائباں پھر سے خداوندا!

علم ہے تجھ کو ہر اک بات کا لیکن پھر بھی
آج اک درد بھرے دل کا فسانہ سن لے

زینبؔ سروری صاحبہ نے اپنی ایک حمد میں بارگاہِ الٰہی میں گزارش کی ہے:

ثنائے احمدِ مرسل ہو تیری حمد کے بعد
کرم ہو زینبؔ عاصی پہ تیری رحمت ہو

مجھ پر ''حریمِ نور'' سے عیاں ہوتا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کے ہاں زینبؔ سروری صاحبہ کی التجا قبول ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے کرم اور رحمت سے نعت گوئی کی سعادت بخشی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رسولِ پاکؐ کی نعت کے لیے سب سے زیادہ جس خوبی کی ضرورت ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے ساتھ دلی وابستگی اور انتہائی عقیدت ہے۔ میں ''حریمِ نور'' کے مطالعہ کے بعد یہ سمجھتا ہوں کہ زینبؔ کے دل میں خدا کے محبوب کے لیے اس قدر محبت اور عقیدت ہے کہ اس کو الفاظ میں بیان کرنا دشوار نظر آتا ہے۔ زینبؔ کے دل میں حبیبِ خدا کے ساتھ انتہائی عقیدت ہے اور اس عقیدت کے اظہار نے ان کی نعت کو حسنِ عقیدت کا آئینہ بنا دیا ہے۔ ان کا یہ شعر دیکھیے:

میری تقدیر میں لکھ دے یارب
تا دمِ مرگ محبت اُن کی

حریمِ نور

نعت میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اجاگر کرنے کی بھی بے حد ضرورت ہے تاکہ نعت کے آئینے میں عقیدت مند لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور عظمتِ کردار کو دیکھیں اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے ہمہ وقت مصروف رہیں اور اپنے اس عمل سے رضائے خداوندی کو حاصل کر کے اپنی زندگی کے انجام کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ زینبؔ صاحبہ نے کہا ہے:

نبیؐ کے چاہنے والوں پہ زینبؔ
خدا کی خاص رحمت ہو گئی ہے

خدا تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق حضورؐ کی خاطر کی اور فرمایا: لَو لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفلاك۔ اکثر نعت گو حضرات اپنی نعتوں میں اسی مضمون کو باندھتے ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں کا ایک شعر ہے:

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اُولیٰ تمھی تو ہو

زینبؔ سروری نے بھی اپنی نعتوں میں اکثر جگہ اس طرف اشارہ کیا ہے:

عالم ترے وجود سے آئے وجود میں
وجہِ جہان و عالمِ بالا کہوں تجھے

تخلیق جس کے واسطے ارض و سما ہوئے
دل دار و دل رُبا و دل آرا کہوں تجھے

xxx

حریمِ نور

تمہی ہو باعثِ ہر دوجہاں اے سرورِ عالمؐ
نہ ہوتے تم، نہ ہم ہوتے، نہ ہوتی زندگی آقاؐ

محترمہ زینبؔ صاحبہ کی نعتوں میں رسولِ حقؐ کے درِاقدس پر حاضری کا جذبہ شدت کے ساتھ موجود ہے۔ ان کی آرزو ہے کہ ان کی زندگی درِرسولؐ پر گزرے اور اس طرح ان کی ہر آرزو پایۂ تکمیل تک پہنچتی رہے۔ انسانی زندگی میں اس خواہش کا اظہار حیات کے تمام مراحل طے کرنے میں آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ زینبؔ کی دلی خواہش ان کے اشعار سے اس طرح واضح ہوتی ہے:

پڑتی رہے نگاہِ کرم ان کی بار بار
ہوتی رہے مُدام عنایت حضور کی

کیا تربتِ اطہر پہ دلِ زار سنبھالوں
زینبؔ ہوئی کیا قلب کی حالت، ترے قرباں

سبز گنبد کے مکیں صلِّ علیٰ یا مصطفیٰؐ
بہرِ نظّارا ترا شہرِ ہنر کچھ اور ہے

ہیں ستائش کے جو قابل وہ ہزاروں بستیاں
خوب ہیں زینبؔ مگر شہ کا نگر کچھ اور ہے

دل پڑے ہیں ترے قدموں میں محبّوں کے سبھی
دید کو ہی درِ محبوب پہ رکھی آنکھیں

سوائے اس کے نہیں ہے کوئی مری حسرت
کہ بارہا درِ سرورؐ کی حاضری مل جائے

روز آؤں میں قدم بوسی کو
کاش مل جائے اجازت اُن کی

ملی دیارِ نبیؐ میں وہ روشنی مجھ کو
وہاں شجر بھی دکھائی دے اک ولی مجھ کو

دُرود پاک کا ورد کرنا خالقِ کائنات کے احکامات کی تکمیل میں شامل ہے۔ خدا اور اس کے فرشتے بھی حضورؐ کی ذاتِ اقدس پر درود بھیجتے ہیں۔ زینبؔ نے بھی اپنی نعتوں کو درود سے سجایا ہے:

تسکینِ روح و دل ہے وظیفہ درود کا
میں سرمدی سرور کا دریا کہوں تجھے

درود اُن پہ کروڑوں سلام ہوں ان پر
کرے جو ذکرِ محمدؐ وہ شادکام بھی ہے

پڑھوں میں جب بھی درود و سلام کے نغمے
کھلی ہوئی مرے گلشن کی ہر کلی مل جائے

جہاں درود کی محفل سجے وہاں دریا
سرور و کیف کا بہتا دکھائی دیتا ہے

آؤ کہ درودوں کے ہم ہار پرو لائیں
میلاد کا آیا ہے تہوار مدینے میں

عرش پر گونجیں درودوں کی صدائیں چار سو
تا ابد قدسی ثنائے مصطفیٰؐ کرتے رہیں

خداوندِ ارض وسماوات کا ارشاد ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ خدا نے حضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اس دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ رحم وکرم حضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی فطرت ہے۔ وہ دشمنِ جاں کو بھی معاف کر دیتے ہیں۔ حضورؐ کے احسان وکرم کی سب سے بڑی مثال فتحِ مکہ کے موقع پر حضورؐ کا طرزِ عمل تھا جب آپؐ نے اسلام کے سخت ترین دشمنوں پر رحم فرما کر اُن کو معاف کر دیا۔ محترمہ سیّدہ زینبؔ نے بھی اپنی نعت میں حضورؐ کے اس حسنِ کردار کا ذکر کیا ہے:

ہر دو عالم پہ ہے رحمت اُن کی
بے کراں ہے یہ سخاوت اُن کی

تمھی سے دہر میں حُرمت ہے ابنِ آدم کی
خدا کی رحمت و بخشش کا آئینہ تم ہو

ہے نظر آپؐ کی آج زینبؔ پہ بھی
مہر و لطف و کرم کا جہاں آپؐ ہیں

خدا کی شانِ جمالی کے نور کے مظہر
تمہارا سایۂ رحمت ہر ایک جاں پر ہے

میں نے صرف چند مثالیں پیش کی ہیں جن سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ سیّدہ زینبؔ کے دل میں حضورؐ کے لیے کتنی عقیدت اور الفت ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اُن نعتوں کا ہر شعر اوصافِ محمدی کا آئینہ دار ہے اور حضورؐ کی ذاتِ عظیم کے ساتھ اُن کی بے پناہ عقیدت اور محبت کا اظہار ہے۔ اُن کا طرزِ بیاں سادہ اور نہایت دلکش ہے۔ اُن کی ایک نعت پڑھ لینے کے بعد جی چاہتا ہے کہ انسان اُن کی تمام نعتوں کو پڑھ کر کسی اور کام کی طرف توجہ دے۔ اس کا سبب اُن کے طرز بیان کی اثر آفرینی ہے۔

جس انسان کے دل میں حبیبِ خدا کی محبت راسخ ہے وہ خداوندِ قدوس کی بے پناہ رحمتوں کا سزاوار ہے۔ زینبؔ نے بہت صحیح بات کی ہے:

شاعری میری شہِ ابرار کی توصیف ہے
ہوں بظاہر کچھ مرا باطن مگر کچھ اور ہے

زینبؔ کی یہ خواہش قابلِ رشک ہے جب وہ کہتی ہیں:

عمر بھر لکھتی رہیں یہ انگلیاں تیری ثنا
مدح گوئی میں مرے سرورؐ! اثر کچھ اور ہے

حریمِ نور

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرنا حکم اللہ کی تعمیل ہے اور رسولِ حق کی یاد کو دل میں بسا لینا بہت بڑا خزانہ ہے۔ زینبؔ نے خوب کہا ہے:

خدا کے صحیفوں میں مدحِ نبیؐ ہے
ملے دل کی تسکین اُنؐ کی ثنا سے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد سے حاصل شدہ تسکین دنیا کے سیم وزر سے کہیں زیادہ ہے۔
زینبؔ کا دل حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا مسکن ہے۔ وہ نعت گوئی کو یوں بیان کرتی ہیں:

یہ صرف نعت نہیں روح کا کلام بھی ہے
دیارِ دل کی حکایت ہے اک سلام بھی ہے

زینبؔ کو زندگی میں جس چیز کی سب سے بڑی آرزو ہے وہ قصرِ شاہی نہیں حبیبؐ ِخدا کی گلی ہے۔ اسی لیے کہتی ہیں:

نہیں ہے کوئی طلب مجھ کو قصرِ شاہی کی
ہے آرزو کہ نبیؐ کی مجھے گلی مل جائے

زینبؔ صاحبہ کی کتاب پڑھ کر میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں:

زفرق تا بہ قدم ہر کجا نہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا ست

میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نے زینبؔ صاحبہ کو نعت گوئی کا جو خزانہ عطا فرمایا ہے وہ بڑھتا رہے اور وہ حبیبِ الٰہی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں عقیدت کے موتی بکھیرتی رہیں۔

رشید ساقیؔ

راولپنڈی

اظہارِ تشکر

شکر میری ان عزیز اور پیاری ہستیوں کا ہے جن کے دم قدم سے آج میں اس مقام پر ہوں۔ ان میں ایک عظیم ہستی سلطان الفقر حضرت فقیر نور محمد سروری قادری کی ہے جن کی نظرِ کرم وصال کے بعد بھی مجھ پر قائم و دائم ہے۔ یہ سب انہی کا فیض اور نگاہِ التفات ہے۔

دوسری عظیم ہستی میرے والدِ محترم سید الاولیا، قطب الوقت، شیخ المشائخ اور سلطانِ معرفت و توحید حضرت فقیر عبدالحمید سروری قادری کی ہے جن کی رہنمائی اور سرپرستی نے مجھے اس مقام پر پہنچایا۔ تیسری بے لوث ہستی میری فرشتہ صفت والدہ محترمہ سیدہ زرینہ گُل بی بی کی ہے جن کی مہربان شخصیت، محبت اور تربیت نے میری آگے بڑھنے کی راہیں ہمیشہ ہموار کیں۔ یہ سب ان بزرگوں کی نظرِ کرم ہے۔ جنھوں نے میرے دل میں عشقِ رسولؐ کی شمع روشن کی اور مجھے سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح لکھنے پر آمادہ کیا کہ اب میرا کوئی لمحہ بھی سید الابرارؐ کی مدحت و توصیف کے بغیر نہیں گزرتا۔

لکھی ہے ہر ورق پہ محمدؐ کی داستاں
پڑھتا رہے گا وقت جسے وہ کتاب ہوں

یہاں پر میں اپنے برادرِ عزیز صوفی سکالر اور رائٹر فقیر ڈاکٹر جاوید احمد سروری قادری کا ذکر خاص طور پر کرنا چاہوں گی جن کی حوصلہ افزائی، رہنمائی اور بے لوث مشوروں نے مجھے ہمیشہ ایک نیا ولولہ و جذبہ عطا کیا اور مجھے اس جادۂ نور پر گامزن رکھا۔ میں ان کی

بے انتہا احسان مند اور ممنون ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے، آمین ۔
آخر میں اپنے جگر گوشوں کا ذکر بھی ضروری سمجھتی ہوں جنھوں نے اپنی محبت اور بھرپور مالی تعاون سے میری ہمت بڑھائی اور ثواب دارین کمایا۔ میری دو مہربان بیٹیوں یمنیٰ خانم اور طوبیٰ خانم نے بھی میرا حوصلہ بڑھایا اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

اب میں خاص طور پر اپنے داماد عزیزم جناب خورشید انور صاحب جو کہ اقتصادی تعاون تنظیم کے جنرل سیکرٹری اور آسٹریا میں پاکستان کے سفیر رہ چکے ہیں کی بے حد ممنون ہوں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر میری کتابوں پر نظرِ ثانی کی اور اپنی بے لاگ رائے کا اظہار کیا۔

میں یہاں اگر جناب رشید ساقیؔ صاحب کا ذکرِ خیر نہ کروں تو بجا نہ ہوگا۔ آپ نے میری کتاب ''حریمِ نور'' کا بنظرِ غائر جائزہ لیا اور اپنی قیمتی آرا سے نوازا۔ میں ان کی بے حد ممنون ہوں خدا انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، آمین ۔

اللہ رؤف والرحیم کا سایۂ رحمت ان سب پر تا ابد قائم رہے جنھوں نے میری ہر طرح سے مدد کی اور تعاون کیا۔ اپنے ان سب پیاروں کے لیے صمیمِ قلب سے دعا گو ہوں اللہ کریم ان کی آرزوؤں کو حقیقت بنا دے اور انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے نوازے، آمین ۔

سیدہ پروین زینبؔ سروری
اسلام آباد، فروری ۲۰۱۷ء

حمد باریِ تعالیٰ

مری حیات کا مقصد تری عبادت ہو
دل و نظر کو ودیعت تری خشیت ہو
ثنائے احمدِ مرسلؐ ہو تیری حمد کے بعد
کرم ہو زینبؔ عاصی پہ تیری رحمت ہو

حمد باری تعالیٰ

ہر جلوۂ جمالِ خدا بے مثال ہے
حق حمد کا ادا ہو کسی سے محال ہے

ہمسر نہیں ہے اس کا نہ ہم عصر ہے کوئی
یکتا ہے بے نیاز ہے وہ لایزال ہے

شہ رگ سے بھی قریب ہے وہ، دھڑکنوں میں ہے
ہر سانس میں جو نام لے اس کا، نہال ہے

میری خطا سے اس نے سدا درگزر کیا
محوِ نیاز و شکر مرا بال بال ہے

ہر دو سَرا میں اس کی حکومت ہے بے شبہ
قادر ہے ، مقتدر بھی، وہی لازوال ہے

ماؤں کے قلب حسنِ محبت سے بھر دیئے
رحمان و مہرباں ہے، سَراپا جمال ہے

بندوں سے پیار ہے اسے بے حد عزیز ہیں
انداز و وصفِ ناز بڑا باکمال ہے

وہ سرخرو ہوئے جو رضا اس کی پا گئے
اس کا نہ حکم مانے یہ کس کی مجال ہے

ابلیس لاکھ دام بچھائے حسیں مگر
اے ربِّ کائنات ترا ہی خیال ہے

حاجت روا ہر ایک کا زینبؔ وہی تو ہے
پھیلا اُسی کے سامنے دستِ سوال ہے

❁❁❁

حمد باری تعالیٰ

ذرّے ذرّے میں ترا نور جھلکتا دیکھوں
جس طرف آنکھ اُٹھاؤں ترا جلوہ دیکھوں

ترے عرفان کا اک رنگ نرالا دیکھوں
جب سرِشام ستاروں کو چمکتا دیکھوں

تُو ہی تُو دہر میں مجھ کو نظر آئے ہر سُو
جب ترے نیّرِ وحدت کو چمکتا دیکھوں

بے گماں ارض و سما ہیں ترے ہونے کی دلیل
نور مہر و مہ و انجم میں بھی تیرا دیکھوں

سارے عالم کے نظاروں میں ترا عکسِ جمیل
بزمِ فطرت میں تجھے انجمن آرا دیکھوں

حریمِ نور

پھول خوشبو کی زباں سے ترے نغمے گائیں
ذکر میں تیرے عنادل کو چہکتا دیکھوں

گلستاں میں ہیں ترے حُسن کے رنگیں جلوے
تیری تعریف کروں جب گُلِ رعنا دیکھوں

بحر و بر ہوں کہ سماوات کی پہنائی ہو
گوشہ گوشہ تری خوشبو سے مہکتا دیکھوں

ترا پیغام ترے اسمِ جلی کا اِلہام
دل کے قرطاس پہ لاریب اترتا دیکھوں

شربتِ حُبِ خداوندِ مہرباں اے دل
ساغرِ قلبِ محبّاں سے چھلکتا دیکھوں

کِشتِ امید ترے لطف و کرم سے سرسبز
ابرِ رحمت ترا ہر دل پہ برستا دیکھوں

یاد سے تیری دل و جاں کو سکوں ملتا ہے
میں ترے اسم کا اعجاز ہویدا دیکھوں

ہر گھڑی تیری عنایات مرے ساتھ رہیں
میں ہی نادان ہوں خود کو جو اکیلا دیکھوں

ترے دیدار کا وعدہ ہے فقط یومِ نشور
اہلِ دل کو تری فرقت میں تڑپتا دیکھوں

اپنے خالق کی مدد کو ہی پکاروں زینبؔ
جب بھی طوفاں میں گھِرا اپنا سفینہ دیکھوں

حمد باریِ تعالیٰ

سکون دل کو نہ تھا تیرے نام سے پہلے
کسے شعور تھا تیرے پیام سے پہلے

حریمِ کعبہ میں اصنام تھے شیاطیں کے
اندھیری رات تھی نورِ دوام سے پہلے

ملا ہمیں ترا قرآں عظیم نام کے ساتھ
دلوں کو نور ہے حاصل ترے کلام کے ساتھ

ہر ایک حرف میں مستُور شان ہے تیری
ہر ایک لفظ ہے اپنے صحیح مقام کے ساتھ

دلوں پہ نقش ہوا نورِ اسمِ ذات ترا
عیاں اسی سے ہوا حُسنِ شش جہات ترا

نگاہِ شوق سے تو عالمِ حجاب میں ہے
اک ایک ذرّہ ہے عکسِ مکاشفات ترا

تری عظیم حکومت کی حد نہیں کوئی
رحیم تجھ سا نہ رحمان ہے کہیں کوئی

بلند فہمِ رسا سے ہے پاک ذات تری
نہیں ہے تیرے سِوا عرش کا مکیں کوئی

تری تلاش میں رہتے سبھی زمانے ہیں
تجھے عزیز فقیروں کے آستانے ہیں

وہ جن کی آہ سے عرشِ بریں لرزتا ہے
انہی شکستہ دلوں میں ترے ٹھکانے ہیں

معاف کر دے ہمارے گناہ ربِّ علٰی
صمیمِ قلب سے ہم عاصیوں نے کی ہے دعا

عذابِ قبر سے اپنی پناہ میں رکھنا
تجھے ہے واسطہ آلِ نبی محمدؐ کا

مری حیات کا مقصد تری عبادت ہو
دل و نظر کو ودیعت تری خشیت ہو

ثنائے احمدِ مُرسل ہو تیری حمد کے بعد
کرم ہو زینبؔ عاصی پہ تیری رحمت ہو

حمد باریِ تعالیٰ

فقط تیری مدد ہر اک نفَس درکار ہے مجھ کو
لگے ٹھوکر تو یا رب تھامتا ہر بار ہے مجھ کو

نہیں مایوس تیرے بے کراں لطف و کرم سے میں
تری بے پایاں رحمت سے کہاں انکار ہے مجھ کو

حقیقت ہے دو عالم کا اکیلا تو ہی وارث ہے
ترا ہی اسمِ اعظم منبعِ انوار ہے مجھ کو

اگر تو رحم فرمائے تو بیڑا پار ہو جائے
خطاکاروں میں ہوں اس بات کا اقرار ہے مجھ کو

بڑے ہی دلنشیں ، دلکش ترے رنگیں نظارے ہیں
زمانے بھر کی ہر اک شے تری شہکار ہے مجھ کو

دکھائی دے رہے ہیں تیری قدرت کے نشاں ہر سُو
یہ بحر و بر کی پہنائی ترا دربار ہے مجھ کو

سنبھالا ہوش جب سے اک لگن دل میں تری پائی
تمنّا بھی سرِ محشر پئے دیدار ہے مجھ کو

ترا محبوبؐ بھی محبوب ہے مجھ کو زمانوں سے
کہ ان کی ذاتِ اقدس سے بھی بے حد پیار ہے مجھ کو

ترے محبوبؐ کا دارِ ہنر کیا شہر ہے یا رب!
یہاں کا ایک اک ذرّہ دُرِ شہوار ہے مجھ کو

خدایا زینبؔ عاصی پہ ہو لُطف و کرم تیرا
تری رحمت سدا ایک اک قدم درکار ہے مجھ کو

❁❁❁

حمد باریِ تعالیٰ

اے شہنشاہِ کُل ، مالکِ دو سَرا
ہر دو عالم کا تُو ہی ہے فرماں رَوا

تُو ہی ہے وارثِ بحر و بر اے خدا
تُو اکیلا ہی رازق ہے مخلوق کا

تیرا ذکرِ خفی روح کی روشنی
وجہِ تسکینِ دل اسمِ اقدس ترا

مرہمِ زخمِ قلب و جگر تیری یاد
ہر مرض کے لیے تیرا قرآں شِفا

قلبِ مضطر کی تسکیں، سرورِ جگر
تیرا اسمِ جَلی ہر مرض کی دوا

حریمِ نور

چارسُو تیرے ہونے کا احساس ہے
ہر نظارے نے دی یہ گواہی سدا

غنچہ و گل، عنادل ترے واسطے
شاخ پر ہر شجر کے ہیں نغمہ سَرا

موڑ لیں مشکلوں میں اگر منہ سبھی
بن گیا تُو ہمیشہ مرا آسرا

کس میں جرأت ہے تیری کرے ہمسری
دہر میں کوئی تجھ سا نہیں اے خدا!

ہے نگاہِ کرم تیری ہر ایک پر
اپنے بندوں سے الفت کی ہے انتہا

اہلِ گلشن نے جب ذکر تیرا کیا
پھر پڑھا ہم زباں ہو کے صلِّ علےٰ

ملتزم پہ ہوں محوِ تمنّا ابھی
سُن رہا ہے تو میری ہر اک التجا

تُو نے زینبؑ کو تنہا نہ چھوڑا کبھی
ہر قدم پر دیا اک نیا حوصلہ

مناجات

عطا کر دے ہمیں سوزِ نہاں پھر سے خداوندا
شرر شعلہ بنا دے بے گماں پھر سے خداوندا

عنایت سے تری دل نور سے معمور ہو جائیں
نیا ہو فرش، اجلا آسماں پھر سے خداوندا

سلیقہ جو سکھا دے دردمندی، دلنوازی کا
مسیحا بھیج دے ایسا یہاں پھر سے خداوندا

جِلا دے روح و جاں کو اور نظر کو روشنی ایسی
اتر آئے زمیں پر کہکشاں پھر سے خداوندا

خطاؤں سے ہماری درگزر فرما ، کرم کر دے
تنا ہو رحمتوں کا سائباں پھر سے خداوندا

خدایا رحمت و لطف و کرم کا ابر برسا دے
زمیں ہونے لگی ہے بے اماں پھر سے خداوندا

جبیں پر نقش محرابِ سجودِ شوق ہو جائے
اگر گونجے بلالؓ ایسی اذاں پھر سے خداوندا

نگاہِ رحم فرمانا کہیں رسوا نہ ہو جائے
ترے محبوبؐ کی امت یہاں پھر سے خداوندا

جگر اغیار کے طعنوں سے چھلنی ہو گئے اپنے
عطا کردے ہمیں اپنی اماں پھر سے خداوندا

سزا ایسی نہ دے کہ ہو بڑا مشکل یہاں جینا
نہ لینا یوں ہمارا امتحاں پھر سے خداوندا

ترے سب جاں نثاروں نے لگا دی جان کی بازی
رقم کردی وفا کی داستاں پھر سے خداوندا

بُرا انجام دیکھا گُمرہی کا ہر قدم زینبؔ
دِکھا وحدت کی منزل کا نشاں پھر سے خداوندا

مناجات

خالقِ ارض و سما ، اے مرے مولا سُن لے
غم کے ماروں کا یہ قصّہ ہے ذرا سا سُن لے

علم ہے تجھ کو ہر اک بات کا لیکن پھر بھی
آج اِک درد بھرے دل کا فسانہ سُن لے

حد ہوئی ظلم و ستم، جور و جفا کی ہم پر
اب نہیں کوئی بھی بیداد گوارا ، سُن لے

آزمائش کی گھڑی سخت ہے بے حد یا رب
بھیج دے درد کے ماروں کا مسیحا، سُن لے

بہہ رہا ہے تری دھرتی کے گلی کوچوں میں
یہ جو دریا ہے لہو کا ، ہے ہمارا ، سُن لے

سب حدیں توڑ کے رکھ دی ہیں ستم گاروں نے
بس ترا ایک اشارہ ہے مداوا ، سُن لے

معاف کر دے ہمیں گر ہم سے ہوئی کوئی خطا
کیوں ہیں پھر غیر کے ہاتھوں سے شکستہ، سُن لے

جوش میں آئے گی اک دن تری رحمت مولا
دیپ امید کا دل میں ہے جلایا ، سُن لے

اپنے محبوبؐ کے صدقے ہی بچا لے ہم کو
درگزر کر دے تو ہو جائے ازالہ ، سُن لے

موجزن عشق ہے تیرا دلِ زینبؔ میں بھی
اس میں محبوبؐ بھی تیرا ہے بسایا ، سُن لے

مناجات

مالک و مختارِ کُل، خالق ، مرے پروردگار
تو بھی ، تیری سلطنت بے مثل ہے اے کِردگار

ہم پہ تُو ہر آن، ہر پل ہی کرم کرتا رہا
حکم پھر بھی ہم نہ مانے ،کیں خطائیں بے شمار

بے دھڑک اپنی یہاں من مانیاں کرتے رہے
درگزر کر دیں ہماری سب خطائیں بار بار

اپنا کنبہ کہہ کے اظہارِ محبت کر دیا
بے گماں بندہ ہے غافل ،سُن ذرا اس کی پکار

واپسی کا راستہ اس نے سدا رکھا کھلا
منتظر رہنے لگا کب لوٹتے ہیں شرمسار

حریمِ نور

چادرِ فضل و کرم سے ڈھانپ دے یارب مجھے
اپنی رحمت کو بنادے چار سُو میرا حصار

تو ہی پالن ہار ہے ، اس کا کسے انکار ہے
ماسِوا تیرے مرا کوئی نہیں ہے غمگسار

لامکاں سے بھی گزر جاؤں وہ ذوق وشوق دے
نفسِ سرکش سے چھڑا دامن مرا، تیرے نثار

تو نظر آتا ہے یا رب ہر نظارے میں مجھے
دیکھنے کو چشمِ بینا چاہیے بے اختیار

تیری قدرت کے مناظر دیکھ کر ایسا لگے
جھلکیاں جیسے ہوں دنیا میں اِرم کی بے شمار

جب سے جانا ہے محمدؐ کی رضا رب کی رضا
تب سے زینبؔ قلبِ حیراں کو ملا بے حد قرار

❁❁❁

حمد باریِ تعالیٰ

ہم کو ہی اس کی دید کی تابِ نظر نہ تھی
ورنہ وہ ذاتِ پاک کہاں جلوہ گر نہ تھی

اک بار جس کو چین ترے ذکر میں ملا
اس کو خبر ملال کی بارِ دگر نہ تھی

تو نے ہماری ساری خطائیں معاف کیں
لطف و کرم کی تیرے کوئی حد مگر نہ تھی

سب عاصیوں کو دامنِ رحمت میں لے لیا
ربِ کریم نے ، یہ کسی کو خبر نہ تھی

پہنچی فلک پہ اور سرِ لامکاں گئی
ہم عاصیوں کے دل کی صدا بے اثر نہ تھی

جب تک نہ رہنما تھی نگاہِ کرم تری
منزل نہ تھی قریب ، کوئی رہ گزر نہ تھی

سیدھا جو راستہ ہے اُسی پر چلا ہمیں
دنیا میں کوئی راہ کبھی بے خطر نہ تھی

وَحدت کی مے نبیؐ نے پلائی نہ جب تلک
شبنم گلُوں پہ ، رَقص میں بادِ سحر نہ تھی

محبوبؐ نے ترے ہی دکھائی رہِ نجات
رَستوں کے پیچ وخَم سے نظر باخبر نہ تھی

اُس وقت تو نے بڑھ کے سہارا دیا ہمیں
جس وقت کوئی سعد گھڑی ہم سفر نہ تھی

ڈھانپا ردائے رحمت و اِکرام نے ترے
جب تجھ سے لَو لگی تو کبھی دربدر نہ تھی

پہنچی فلک کو چیر کے مظلوم کی صدا
لاریب عرش پر ، کہ صدا بے اثر نہ تھی

عشقِ رسولؐ سے ہی مِلا عشقِ کِردگار
یہ راہِ مستقیم کبھی بے ثمر نہ تھی

زینبؑ بچایا تجھ کو خدائے رحیم نے
منزل کوئی بھی تیرے لیے بے ضرر نہ تھی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نعتِ

یہ صرف نعت نہیں روح کا کلام بھی ہے
دیارِ دل کی حکایت ہے اک سلام بھی ہے
نبیؐ سے عشق و محبت ہے ، احترام بھی ہے
غنائے روح و دل و جاں کا اہتمام بھی ہے

سوز ہو دل میں تو آہوں کا اثر کچھ اور ہے
حوصلہ کر اے دلِ حیراں سفر کچھ اور ہے

جانبِ منزل گئے تو ہیں ہزاروں راستے
کیا کہوں اے دل یہ رستہ، رہگزر کچھ اور ہے

سبز گنبد کے مکیں صلِّ علیٰ یا مصطفیٰ
بہرِ نظّارا ترا شہرِ ہنر کچھ اور ہے

ہے اُفق پر دور سے طیبہ کا منظر منعکس
دل کے آئینے میں دکھلاتا اثر کچھ اور ہے

ہیں سلگنے کو وفُورِ شوق سے چنگاریاں
جو بنے شعلہ یکایک وہ شرر کچھ اور ہے

کچھ نے تو قلب و نظر پر ڈال رکھے ہیں نقاب
چیر کر جائے فلک جو ، وہ نظر کچھ اور ہے

تھی سحر دم نور کی بارش یکایک چار سُو
شب گُزاروں نے نہ جانا یہ سحر کچھ اور ہے

شاعری میری شہِ ابرار کی مدحت بنی
ہوں بظاہر کچھ، مرا باطن مگر کچھ اور ہے

عمر بھر لکھتی رہیں یہ انگلیاں تیری ثنا
مدح گوئی میں مرے سرورؐ ، اثر کچھ اور ہے

ہیں ستائش کے جو قابل وہ ہزاروں بستیاں
خوب ہیں زینبؔ مگر شہؐ کا نگر کچھ اور ہے

شعروں کا ہے نزول کہ رحمت حضورؐ کی
اِلہام ہو گئی مجھے مدحت حضورؐ کی

پڑتی رہے نگاہِ کرم ان کی بار بار
ہوتی رہے مدام عنایت حضورؐ کی

قرآں میں ہے لکھا وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
دنیا میں بے مثال ہے عظمت حضورؐ کی

ہے ابتدا اُنہی سے، اُنہی پر ہے انتہا
سارے پیمبروں پہ ہے سبقت حضورؐ کی

جیسے وہ مرسلیں میں سبھی کے ہیں پیشوا
سب اُمّتوں میں خاص ہے اُمّت حضورؐ کی

وہ صاحبِ جمال ہیں، کیا باکمال ہیں
تسخیر کر لے دل کو ملاحت حضورؐ کی

یزداں کی رحمتوں کا سزاوار ہے وہی
راسخ ہے جس کے دل میں محبت حضورؐ کی

ہے فقر پر ہی فخر خدا کے حبیبؐ کو
ثروت ہے یہ حضورؐ کی، دولت حضورؐ کی

برسے گی روزِ حشر بھی ابرِ کرم کے ساتھ
ہر ایک امتی پہ ہے رحمت حضورؐ کی

زینبؔ وہ اشک بار ہیں اُمت کے واسطے
خوش بخت پا گئے ہیں شفاعت حضورؐ کی

جب بھی طیبہ سے سرِ شام ہوا آتی ہے
ہم فقیروں کو درُودوں کی صدا آتی ہے

لاکھ دیوانہ کہے سارا زمانہ مجھ کو
بس مجھے ساقیٔ کوثر کی ثنا آتی ہے

ساتھ لاتی ہے ترے لُطف و کرم کی شبنم
صبح دم جب بھی مدینے سے صبا آتی ہے

خاکِ دَر اپنی نگاہوں سے لگا لوں پہلے
پھر تری مِدحت و توصیف کی جا آتی ہے

دل تڑپتا ہے ترے روضۂ اقدس کے لیے
تیرے قدموں میں ہی آئے جو قضا آتی ہے

منتظر ہوں تری چوکھٹ پہ کرم کی آقاؐ
جالیوں پر مری آہوں کی ندا آتی ہے

ہم زباں ہو کے پڑھو صلِّ علیٰ کے نغمے
اب سنبھل جاؤ کہ طیبہ کی فضا آتی ہے

اپنی سانسوں کو بھی پابندِ ادب کر دینا
آج کس کو یہ رہ و رسمِ وفا آتی ہے

روح کو شاد کرے قلب کو آباد کرے
سبز گنبد سے لپٹ کر جو ہوا آتی ہے

تری حُرمت پہ کبھی آنچ نہ آنے دیں گے
جانثاروں کو ترے خُوئے وَفا آتی ہے

دامنِ دل کو بھگوتی ہے کرم کے نم سے
لطف و رحمت کی یہاں پر جو گھٹا آتی ہے

ہم بھی دیدِ شہِؐ ابرار کے متوالے ہیں
حور و غلماں کی جِناں سے یہ صدا آتی ہے

فرش تا عرش معطر ہے درُودوں سے فضا
اب ہے مقبول ، لبوں پر جو دُعا آتی ہے

ہم تری یاد سے آباد رکھیں گے دل کو
غافلوں میں نہ رہیں گے کہ حیا آتی ہے

سیدیؐ ، سرورِؐ عالم یہ تمھارا ہے کرم
آج زینبؔ کو تمھاری جو ثنا آتی ہے

اے نازشِ کُل، فخرِ رسالت، ترے قرباں
اے رشکِ اِرم، حُسنِ صداقت ، ترے قرباں

ہر دور کا سچ اور فضیلت ترے قرباں
قَرنوں سے زمانوں کی بصیرت ترے قرباں

کونین ترے، نغمۂ وحدت ترے قرباں
غِلماں بھی ، ہر اک گوشۂ جنت ترے قرباں

صادِق، وہ امیں ہیں کہ تصدّق ہیں زمانے
ہر آن شہا حُسن و وجاہت ترے قرباں

گویائی ترے نطق کے لیتی رہے بوسے
شیرینئ گفتار و فصاحت ترے قرباں

قرآں میں خدا خود ہی ثنا گر ہوا تیرا
کونین ترے، عظمت و رفعت ترے قرباں

دیکھی ہے جو ہر دور، زماں اور زمن نے
پُر نور وہ چہرے کی صباحت ترے قرباں

مسکان سے کھلتے رہیں گُل باغِ اِرم کے
گفتار ہے قرآں کی تلاوت ، ترے قرباں

دنیا میں نہ عقبیٰ میں ہے جس کا کوئی ثانی
عشّاق کا اخلاص بھی الفت ترے قرباں

اللہ کا فرماں **وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ**
قرآں میں ہے یزداں کی شہادت، ترے قرباں

مخلوقِ خدا لے تری عظمت کی بلائیں
مقبول عبادت کی حلاوت ترے قرباں

دیں سارے نبی آپؐ کی آمد کی بشارت
ہر ایک صحیفے کی عبارت ترے قرباں

عشّاق نے چوما درِ انور کو مسلسل
دل میں جو بسی ہے وہ عقیدت ترے قرباں

کیا تربتِ اطہر پہ دلِ زار سنبھالوں
زینبؔ ہوئی کیا قلب کی حالت، ترے قرباں

یٰسؑ کہوں مزّملؐ و طٰہٰؐ کہوں تجھے
خیرالبشرؐ کہوں، شہِؐ والا کہوں تجھے
ہے دانشِ رسا سے وَرا تیری ذاتِ پاک
لاؤں کہاں سے ایسا کہ تجھ سا کہوں تجھے

حق ہے کہ مُرسلیں میں بھی یکتا کہوں تجھے
الہام ہو مجھے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کوئی نبی نہیں ہے ترے بعد سیدیؐ
خاتم کہوں میں تجھ کو کہ پہلا کہوں تجھے
اے رہبرِ عظیم، اے شہکارِ لایزال
رشکِ جناں کہ نور خدا کا کہوں تجھے

جس سے خدا نہال ہو ایسا کہوں تجھے
اِلہام ہو مجھے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

عالم ترے وجود سے آئے وجود میں
وجہِ جہان و عالمِ بالا کہوں تجھے
اے عظمتِ بشر ترا ہر وصف ہے کمال
سچ ہے یہی کہ اولیٰ و اعلیٰ کہوں تجھے

عرفان و معرفت کا خزانہ کہوں تجھے
اِلہام ہو مجھے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کافور ہو گئیں ترے آنے سے ظلمتیں
مہرِ منیر، نور کا جلوہ کہوں تجھے
بدرالدجیٰ لکھوں تجھے، شمس الضحیٰ لکھوں
درمانِ دردِ عاشقِ شیدا کہوں تجھے

دلدار و دلربا کہ دل آرا کہوں تجھے
اِلہام ہو مجھے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

ذرّے ہیں جس کے نور سے عالم میں تابناک
عرشِ عظیم کا وہ ستارا کہوں تجھے
سر کو جھکائے یوسفِ کنعاں ترے حضور
ہر دو سَرا میں حُسنِ سراپا کہوں تجھے

خوشبو لکھوں کہ میں گُلِ رعنا کہوں تجھے
اِلہام ہو مجھے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

حُسن و جمال ، خُلق و عمل بھی ہے بے مثال
مولائے کُل سحر کا اجالا کہوں تجھے
بعد از خدا بزرگ ہے تو سیدؐالبشر!
دے حکم اے حبیبِؐ خدا کیا کہوں تجھے

لاریب کائنات کا دولہا کہوں تجھے
اِلہام ہو مجھے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

بحرِ سخا ہو، بخشش و رحمت کی انتہا
رُوئے زمیں پہ جلوہ خدا کا کہوں تجھے
تسکینِ روح و دل ہے وظیفہ درود کا
میں سرمدی سُرور کا دریا کہوں تجھے

رب کی مشیّتوں کا اشارہ کہوں تجھے
اِلہام ہو مجھے کہ میں کیا کیا کہوں تجھے

مدحتِ چشمانِ رسولِ کریم ﷺ

مہرباں آپؐ کی یزداں نے بنائی آنکھیں
سُرخ ڈوروں سے شفق رنگ سجائی آنکھیں

یوں تو دنیا میں حسیں ہوں گی بہت سی آنکھیں
آپؐ جیسی نہیں سرکارؐ کسی کی آنکھیں

دُرِّ شہوارِ اِرم اُن پہ نثاریں قُدسی
جلوۂ طور ہیں لاریب تمہاری آنکھیں

جس نے دیکھا ہے محمدؐ کی نگاہوں کا جمال
اُس نے پھر اور کسی کی نہیں دیکھی آنکھیں

ماند پڑ جائے چمکتے ہوئے ہیروں کی دمک
یوں ضیا بار ہیں ، پُر نور ، غزالی آنکھیں

لی بَلائیں سبھی آنکھوں نے حسیں آنکھوں کی
جب کبھی آپؐ نے اثمد سے سنواری آنکھیں

عمر بھر کے لیے ہو جائے فقط ان کا اسیر
جس نے اس نُورِ جہاں تاب کی دیکھیں آنکھیں

ان کی تصویر تصوّر میں بنا لیتے ہیں
جب خیالوں میں نظر آئیں وہ پیاری آنکھیں

دل مرا چاہے اُن آنکھوں کی سدا شان لکھوں
دلنشیں ، دلبر و دلکش ہیں نِرالی آنکھیں

کِس قدر خُوب ہیں پلکوں پہ یہ اَبرو کے ہلال
رب نے بے مثل بنائی ہیں تمھاری آنکھیں

کھل اُٹھیں آپؐ کی مُسکان سے غُنچے دل کے
دید سے اپنے محبّوں کی جِلائی آنکھیں

اے رسولِؐ عربی آپؐ کی آنکھوں کے سوا
ہم کو عالم میں کسی کی نہیں بھاتی آنکھیں

دل پڑے ہیں ترے قدموں میں محبّوں کے سبھی
دید کو ہیں درِ محبوبؐ پہ رکھی آنکھیں

بیچتے ہیں تری دہلیز پہ دل ، بدلے میں
مانگتے ہیں ترے دیدار کی پیاسی آنکھیں

دردِ فُرقت سے دلِ زار ہے پارہ پارہ
سوزِ فُرقت سے مُحبّوں کی بھر آئی آنکھیں

کیفیت روح پہ اک وَجد کی طاری پائی
جب بھی الہام ہوئیں ، روح پہ چھائی آنکھیں

سامنے ہوں جو حسیں ان کی دُلاری آنکھیں
وار دیتے ہیں محب شاہؐ پہ اپنی آنکھیں

ظاہری آنکھ سے دیکھی نہیں زینبؑ ہم نے
پھر بھی قرباں ہیں اُن آنکھوں پہ ہماری آنکھیں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سکندری ہے نہ درکار سروری مجھ کو
تمام عمر لگن اُنؐ کی ہو لگی مجھ کو

ملی دیارِ نبی میں وہ روشنی مجھ کو
کہ ہر شجر بھی دکھائی دے اک ولی مجھ کو

حرم کے دلکش و رنگین و دلنشیں منظر
سکھا گئے کئی اسرارِ بندگی مجھ کو

سحاب سنگِ درِ آستاں پہ رحمت کے
بھگو گئے ہیں سراپا ابھی ابھی مجھ کو

کرن کرن جو اترتی ہے قلبِ حیراں پر
حریمِ نور میں ملتی ہے وہ خوشی مجھ کو

پڑی جو پہلی نظر روضۂ مبارک پر
وہ ایک سعد گھڑی تھی رُلا گئی مجھ کو

ملی ہے وادئ طیبہ کے گوشے گوشے میں
حضورؐ! معرفتِ روح و زندگی مجھ کو

سرور و کیف عجب سا حرم میں پایا ہے
خوشی ملی ہے کوئی جیسے سرمدی مجھ کو

رہیں گی میری لحد میں بھی منتظر آنکھیں
مَلک نوید سنا دیں کوئی بڑی مجھ کو

دریچے ، کوچہ و بازار شہرِ طیبہ کے
وہ یاد آتے ہیں زینبؔ گھڑی گھڑی مجھ کو

یہ صرف نعت نہیں روح کا کلام بھی ہے
دیارِ دل کی حکایت ہے اک سلام بھی ہے

نبیؐ سے عشق و محبت ہے ، احترام بھی ہے
غنائے روح و دل و جاں کا اہتمام بھی ہے

نہیں ہے نعت مری صرف اک حسیں بندش
شرابِ عشقِ نبیؐ کا چھلکتا جام بھی ہے

صمیمِ قلب سے مدحت دلوں کا مرہم ہے
صفائے قلب مرا نعتیہ کلام بھی ہے

میں ان کے ذکر سے دنیا میں معتبر ٹھہروں
ثنا سے ان کی جہاں میں مرا مقام بھی ہے

درود ان پہ کروڑوں سلام ہوں اُنؐ پر
کرے جو ذکرِ محمدؐ وہ شادکام بھی ہے

زمانے بھر کو سُنا دوں حضورؐ کی نعتیں
جنوں ہے اس کا مجھے اور میرا کام بھی ہے

نہیں ہیں ہجرِ نبیؐ میں تو صرف ہم بے کل
انہی کی یاد میں دن ہے، سلگتی شام بھی ہے

وہ راہبرؐ ہی نہیں رہنمائے اعظم ہے
وہ مرسلیں کی جماعت کا پیش امام بھی ہے

فدا تو ہوں میں انہی پر سدا سے اے زینبؔ
اسی لیے تو محبّوں میں میرا نام بھی ہے

خدا کے نور کے مظہر ہو ، رحمت کی نشانی ہو
تمہی ہو ورد یزداں کا ، سُرودِ آسمانی ہو

تمہی داؤد کا نغمہ ہو، تورا کی کہانی ہو
تمہی انجیل کا مقصد ہو، عیسیٰؑ کی زبانی ہو

اگر وہ ذاتِ مطلق ہے، تم اس کی ترجمانی ہو
خدا ہے حسنِ کامل، تم عطائے جاودانی ہو

شہاؐ رب کی رضا، بدرالدجیٰ، شمس الضحیٰ تم ہو
تمہی مولائے کُل ہو شاہِؐ والا، لامکانی ہو

تری توصیف کرنے کو زباں میری ترستی ہے
خوشا آئے جسے محبوبؐ کی محفل سجانی ہو

ادب پہلا قرینہ ہو دیارِ الفتِ شہؐ کا
دلوں میں عشقِ احمدؐ کی اگر شمع جلانی ہو

بسی ہو دل کے گلشن میں انھی کی یاد کی خوشبو
مرے آقاؐ و مولاؐ کی محبت جاودانی ہو

گواہی لامکاں کی وسعتیں، پہنائیاں دیں گی
تمھی ہو اوّلیں شاہِ اُممؐ ، آخر زمانی ہو

نہیں ان کے سوا اب تو ہمارا دہر میں کوئی
انھی کا واسطہ دیں گے اگر بگڑی بنانی ہو

کبھی حد پار کرنے کی اُسے ہمت نہیں ہو گی
نظر کے سامنے جس کے یہاں دنیائے فانی ہو

مجھے زینبؔ نہ راس آئے جہانبانی، جہاں داری
فقط نعتوں سے ان کی گونجتی اک راجدھانی ہو

❁❁❁

درِ حبیبؐ کی جس کو قلندری مل جائے
حیات اس کو پسِ مرگ سرمدی مل جائے

ہر ایک شہر پہ چھائے ہیں موت کے سائے
دیارِ احمدِ مرسلؐ میں زندگی مل جائے

نہیں ہے کوئی طلب مجھ کو قصرِ شاہی کی
ہے آرزو کہ نبیؐ کی مجھے گلی مل جائے

سوائے اس کے نہیں ہے کوئی مری حسرت
کہ بارہا درِ سرورؐ کی حاضری مل جائے

درِ حبیبؐ سے تو بالیقیں محبّوں کو
شعور و آگہی ، عرفان و راستی مل جائے

میں جس پہ ناز کروں عمر بھر زمانے میں
ترے نقوشِ قدم کی وہ پیروی مل جائے

پڑھوں میں جب بھی درود و سلام کے نغمے
کِھلی ہوئی مرے گلشن کی ہر کلی مل جائے

وہ ڈال دیں جو نگاہِ کرم تو پل بھر میں
درِ نبیؐ کے فقیروں کو سروری مل جائے

تمھارے شہر، سبھی سنگ دل پگھل جائیں
جو مردہ دل ہیں انہیں زندگی نئی مل جائے

ہے رنگ و نور کی دنیا یہ وادئ طیبہ
یہاں دلوں کو عجب کیف، تازگی مل جائے

ہو ختم تیرگی زینبؔ مرے دل وجاں کی
اگر رسولؐ کی سیرت کی روشنی مل جائے

❁❁❁

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسے حضورؐ کا روضہ دکھائی دیتا ہے
اسے وہ نور سراپا دکھائی دیتا ہے

جو فیضِ عشقِ نبیؐ پا گیا زمانے میں
وہ ہر مقام پہ یکتا دکھائی دیتا ہے

جہاں درود کی محفل سجے، وہاں دریا
سرور و کیف کا بہتا دکھائی دیتا ہے

جو عشقِ آلِ محمدؐ سے فیض یاب ہوا
وہ معرفت کا خزانہ دکھائی دیتا ہے

کوئی نثار ہوا آپؐ کے شمائل پر
کوئی جمال کا شیدا دکھائی دیتا ہے

غمِ حسینؓ ہی مقصودِ زیست ہے میرا
حیات ہے یہی، ایسا دکھائی دیتا ہے

خیال و فکر میں زینبؑ ہر اک گھڑی مجھ کو
ہنوز، گنبدِ خضرا دکھائی دیتا ہے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُو جمالِ لایزل ہے، تُو ادائے دلبری ہے
تُو عطائے بے بدل ہے، تُو سُرورِ سرمدی ہے

نہیں ہے مثال جس کی، وہی بندہ پروری ہے
تُو حبیبِؐ کبریا ہے، تو کمالِ آدمی ہے

ترے حُسن کا ہی صدقہ ہے جمال وحسنِ یوسفؑ
تو ہی نور ہے ازل کا، تو ابد کی روشنی ہے

ہے چمن کی زیب و زینت تری ایک مسکراہٹ
تری چشمِ سُرمگیں سے شبِ تار بن گئی ہے

ترے در سے کوئی خالی نہ گیا کبھی سوالی
تُو عطا کی انتہاہے، تُو غنی، بڑا سخی ہے

سنگِ درِ نبیؐ کو پلکوں سے چومنے کو
آتے رہیں گے قائم جب تک یہ زندگی ہے

خاکِ درِ نبیؐ کا سرمہ پہن لیا ہے
آنکھوں میں عاشقوں کے من کی کلی کھلی ہے

ہر رنگ میں ہے یکتا ہر روپ میں یگانہ
ان کے چمن کا غنچہ ، ہر پھول ہر کلی ہے

نقشِ قدم زمانے دل میں اتارتے ہیں
ان کی گلی کا پتھر ہر ذرّہ اک ولی ہے

جس کی عطا کا کوئی ثانی نہیں جہاں میں
بے پایاں جو سخی ہے ، میرا نبیؐ وہی ہے

ترا فیضِ عشق ہی ہے مری زندگی کا حاصل
ہے اسی سے مطمئن دل ، یہی سرِّ زندگی ہے

تری بزم کو سجائیں ترے ہی محب یہاں پر
تری محفلوں کی رونق ترے عاشقوں سے ہی ہے

میں نے دل کے ہر ورق پر ترا نام لکھ لیا ہے
یہ خزینۂ سعادت مرے پاس دائمی ہے

تُو ہی اوّلیں ہے بے شک، تُو ہی آخریں پیمبرؐ
تری ابتدا سے ظاہر، تری انتہا ہوئی ہے

یہ جمالِ حسنِ صورت، یہ کمالِ حسنِ سیرت
انھی میں جہاں کی زینتؔ، ہے نجات، زندگی ہے

جہاں کی رہبری کو شہریارِ دو سَرا آئے
مزیّن حسنِ سیرت سے حسین و دلربا آئے

جہاں کا حسن سارا کھو گیا بحرِ تحیّر میں
کمالِ حسن بن کر جب حبیبِ کبریا آئے

جمالِ یوسفِ کنعاں، طوافِ رُوئے اقدس میں
ہوا گم ، جب سے دنیا میں محمد مصطفیٰ آئے

جلائی بزم میں شمعِ ہُدیٰ میرے پیمبر نے
جہالت کی شبِ دِیجور میں مثلِ ضیا آئے

چراغوں سے در و دیوار، سب رستے سجا دیں گے
اگر خیرُ الورا ، بدر الدجیٰ ، شمس الضحیٰ آئے

الوہی سُر میں گائیں دلنشیں نغمے سدا جھرنے
یہ ذکرِ خیر ہے ان کا مسلسل جو ندا آئے

گلستاں در گلستاں گل شگفتہ ہو گئے ہر سُو
بہاریں ساتھ لے کر جب امامؑ الانبیا آئے

حریمِ ناز کی ان عنبریں دلکش فضاؤں میں
سحر دَم جھومتی، نغمہ سرا موجِ صبا آئے

اندھیرے چھٹ گئے تنویرِ رُوئے شاہؐ سے زینبؔ
جہانِ آب و گِل میں جب وہ محبوبِؐ خدا آئے

خود ہی خدا نے جس کو سنوارا تمہی تو ہو
جس کو حبیبؐ اپنا پکارا تمہی تو ہو

رب نے حرا میں سینۂ اطہر کی لوح پر
قرآں کا نور جس پہ اتارا تمہی تو ہو

ہر لمحہ تیرے ذکر سے ہوتے ہیں فیض یاب
رب کی مشیّتوں کا اشارہ تمہی تو ہو

افلاک جس کے ہیں درِ اقدس پہ سجدہ ریز
وہ عرش کا حسین ستارا تمہی تو ہو

روشن ہے جس کے نور سے یہ بزمِ کائنات
اُس حسنِ لایزال کا جلوہ تمہی تو ہو

ہے ذاتِ بے مثالِ تیری زینتِ حیات
باغِ جِناں کا بھی گُلِ رعنا تمھی تو ہو

تخلیق جس کے واسطے ارض و سما ہوئے
دل دار و دلربا و دل آرا تمھی تو ہو

احسان دو سَرا میں تمھارا سبھی پہ ہے
سب کے لیے شفیع و مسیحا تمھی تو ہو

دنیا تمھارے واسطے آئی وجود میں
قرآں خدا نے جس پہ اتارا تمھی تو ہو

طوفاں کی زد میں آئے ہوؤں کے ہو ناخدا
کشتی کا موج میں بھی کنارا تمھی تو ہو

دردِ دلِ فگار کا چارہ تمھی تو ہو
زینبؔ کا مشکلوں میں سہارا تمھی تو ہو

❁❁❁

آمد ہے تری دھوم سے پھر عرشِ بریں پر
انوار کی برسات ہوئی روئے زمیں پر

صرف آپؐ سے روشن نہ ہوئی محفلِ افلاک
ضو آپؐ کی پھیلی ہے زمانے کی جبیں پر

دم ساز ہے ہر لمحہ وہ محبوبِؐ خدا کا
اللہ کا احسان ہے جبریلِؑ امیں پر

دیدار کو آئے ہیں سبھی خلد کے باسی
ہر ایک تصدق ہے تری ذاتِ مبیں پر

حوریں بھی شہاؐ دید کی مشتاق ہیں کب سے
بے خود ہوں جو ڈالیں گی نظر رُخ کے نگیں پر

معراج کا اعزاز بھلا کس کو ملا ہے
ایسا تو نہیں ہے کوئی دنیا میں کہیں پر

اتنا تو نوازا نہیں یزداں نے کسی کو
جتنا کہ نوازا ہے تجھے فرشِ زمیں پر

حق نے تجھے کونین کا سلطان بنایا
نازاں تری تخلیق پہ رب روئے حسیں پر

بے مثل ہیں اک آپؐ شہاؐ نوعِ بشر میں
دنیا میں نہیں آپؐ سا شہکار کہیں پر

جس نے ترے عشاق کے چہروں کو جِلا دی
اس نور کے جلوے ہیں مرے قلبِ حزیں پر

یہ شانِ نبیؐ ہے کہ دل و جان و جگر کو
عشاق نثاریں سبھی طیبہ کے مکیں پر

ہم مدحِ نبیؐ صبح و مسا کرتے رہیں گے
بھیجیں گے درود اور سلام عرش نشیں پر

زینبؔ کی ثنا گوئی کا انداز جدا ہے
اے کاش سرا ہے اسے رب عرشِ بریں پر

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نظروں کی سجدہ گاہ ترا سنگِ در ملے
درمانِ دردِ دل بھی وہی ، چارہ گر ملے

پھر سے ہے دل کو گنبدِ خضرا کی آرزو
سُوئے حرم چلوں جو تری رہ گزر ملے

بے مثل ہے سخا، نہ عطا کا کوئی جواب
مجھ کو بھی ان کے لطف و کرم کی نظر ملے

دستِ دُعا اٹھا کے اسی در پہ مانگ لو !
سب کچھ یہاں حبیبؐ کی دہلیز پر ملے

وہ بھی تمام صرف ہو مدحِ رسولؐ میں
عمرِ عزیز گر مجھے بارِ دِگر ملے

ہے بے قرار ہجرِ نبیؐ میں یہ دل مرا
مجھ کو دیارِ نور کا زادِ سفر ملے

ہم کُشتگانِ شوق ازل سے ہیں بے شبہ
محبوبِؐ کبریا کو ہماری خبر ملے

گزرے گی عشقِ سیدِؐ عالم میں زندگی
صدیوں پہ ہو محیط اگر مختصر ملے

وابستہ ایک عمر سے ہم تیرے در سے ہیں
تیرا عُدو جہاں میں شہاؐ دربدر ملے

شام و سحر بسر ہوں فقط اُن کی یاد میں
رب کی عطا سے ہم کو جو عمرِ خضر ملے

مقبول ہو گئی ہے مری ایک ایک نعت
دربارِ مصطفیٰؐ سے یہ مجھ کو خبر ملے

طیبہ کے پتھروں کو بھی مہر و قمر لکھوں
دیکھوں جِدھر حضوؐر کا جلوہ اُدھر ملے

زینبؔ خدا سے کی یہ دعا میں نے بارہا
جنت مجھے ملے نہ ملے ، اُن کا در ملے

دیں گے وہ طبیبِ ازلی جس کو دوا خاص
بیمار کو مل جائے گی اک پل میں شِفا خاص

اُمّت ہے بڑی خاص رسولِ عربیؐ کی
دائم رہے لاریب غلاموں پہ عطا خاص

آمد ہے وہاں سرورِ عالمؐ کی یقیناً
ہوتی ہے دل و جاں سے جہاں اُن کی ثنا خاص

عشّاق ترے سایۂ رحمت میں رہیں گے
پائیں گے سرِ حشر وہ الفت کی جزا خاص

رقصاں ہے نسیمِ سحری، برگ و شجر، گُل
گلشن میں ہیں مرغانِ چمن نغمہ سرا خاص

حریمِ نور

جب تک نہ مہک تھی تری زلفوں کی فضا میں
تب تک نہ گلستاں میں کوئی پھول کھلا خاص

اربابِ محبّت کو ملے حد سے زیادہ
بے مثل رہا ان کا کرم اور عطا خاص

ہر اک پہ تری چشمِ کرم خوب ہے لیکن
عشّاق پہ ہو گی تری رحمت کی ردا خاص

ہیروں میں دمک ہے تری آنکھوں کی چمک سے
زلفوں میں بسی ہے تری خوشبوئے حِنا خاص

شیرینئ گفتار نے دل موہ لیا ہے
ہر اک کے لیے ان کے تبسّم کی ادا خاص

انگشت کا اٹھنا تھا کہ دو نیم ہوا چاند
ہر معجزہ مولا نے دیا تجھ کو بڑا خاص

توصیف کے نغموں کی ضیا پھیلی جہاں میں
زینبؔ نے جلایا تری مدحت کا دیا خاص

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آمدِ سرورِؐ عالم کی خبر کی خوشبو
چار سُو پھیل گئی نورِ سحر کی خوشبو

شبنم و غنچہ و گل، نرگس و لالہ، سوسن
سب نے پائی مرے سرکارؐ کے در کی خوشبو

لطف و اکرام سے لبریز ہے پیمانۂ دل
مل گئی رحمتِؐ عالم کی نظر کی خوشبو

نزہت و نور میں گلشن کو بسا دیتی ہے
وہ ترے عارضِ رُو کے گلِ تر کی خوشبو

پھر حضوری کی تمنّا مرے دل میں جاگے
جب کبھی لائے صبا ان کے نگر کی خوشبو

جس نے دنیا میں ہر اک شخص کو مسحور کیا
شیرِ یزداں کی ہے وہ لختِ جگر کی خوشبو

ظلمتِ شب میں ضیا بار ہے اُن کی ہستی
آج ہر سمت ہے اس رشکِ قمر کی خوشبو

بے شبہ قلب کو اک پل میں بدل دیتی ہے
جس کو آجائے محمدؐ کے نگر کی خوشبو

آ رہی ہے مجھے طیبہ کی فضا سے زینبؔ
آج شہدائے اُحد اور بدر کی خوشبو

حضورؐ کے درِ اقدس پہ جا رہے ہیں ہم
وفورِ شوق کی منزل کو پا رہے ہیں ہم

جہاں حضورؐ نے چاہا وہیں جبیں رکھ دی
وفائے عہد کی شمعیں جلا رہے ہیں ہم

محب ہیں شاہِ اُمم کے اسی پہ نازاں ہیں
کیے جو عہد وفا کے نبھا رہے ہیں ہم

بہ طرزِ مدحِ نبی گیت ان کی عظمت کے
زمانے بھر کو جہاں میں سنا رہے ہیں ہم

انہی کے ذکر میں شام و سحر گزرتے ہیں
انہی کی بزم کو آ کر سجا رہے ہیں ہم

کتابِ نعت میں سارے جہان کو اُن کے
جمال و حسن کے جلوے دکھا رہے ہیں ہم

محب ہیں روزِ ازل سے، اسی لیے جانیں
رہِ وفا میں انھی پر لٹا رہے ہیں ہم

ترے نقوشِ کفِ پا جہاں ملیں سرورؐ!
وہاں چراغِ عقیدت جلا رہے ہیں ہم

ہمیں تو در کی فقیری پہ فخر ہے زینبؔ
حضورؐ آپ کی بستی میں آ رہے ہیں ہم

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چلیں دیکھیں وہ بام و در دوبارہ
کہ اب دُوری نہیں ہوتی گوارا

ہو میرے سامنے پھر سبز گنبد
نظر آئے وہی دلکش نظارا

خبر لے لو مرے آقاؐ خدارا!
نہیں تیرے سِوا کوئی ہمارا

درِ شاہِ اُمم ہی آرزو ہے
کہیں ہوتا نہیں میرا گزارا

حضوری کی تمنّا جستجو ہے
جگر زخمی ہوا ، دل پارہ پارہ

کرم مجھ پر ہوا کیا کیا نہ پوچھیں
کسی مشکل میں جب اُن کو پکارا

خدا کا بھی وہ منظورِ نظر ہے
جہاں میں چاہنے والا تمہارا

کبھی جب گھیرتے ہیں غم جہاں کے
تمھاری یاد بن جائے سہارا

تری چشمِ کرم سے مل گیا ہے
مری کشتی کو طوفاں میں کنارا

برستا ہے اسی پر ابرِ رحمت
جسے آقاؐ کی الفت نے نکھارا

ترے فیضِ نظر نے تو ہمیشہ
ہمارا ظاہر و باطن سنوارا

تری اُمت میں شامل ہے ، کرم ہے
بلندی پر ہے زینبؑ کا ستارا

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل تڑپ کر رہ گیا جب قافلے چلتے رہے
ہم فقط اک دید کی ہی آرزو کرتے رہے

یوں چلے طیبہ کی جانب عاشقانِ مصطفیٰ
راستے بھر ذکرِ محبوبِؐ خدا کرتے رہے

چاہنے والے تو آقاؐ آپ کے ہیں بے شمار
حسرتِ دیدار میں جیتے رہے مرتے رہے

روزِ اوّل سے ہی دل کو جستجو اُن کی رہی
آرزو میں ہم شہِ ابرارؐ کی جیتے رہے

محفلِ نعتِ نبیؐ میں عاشقانِ باصفا
ذکرِ محبوبِؐ خدا سن کر بہت روتے رہے

منتظر تھے آپؐ کے آنے کے سارے مرسلیں
آپؐ کی آمد کا ہی مژدہ سدا دیتے رہے

ہوں مقدّر روضۂ پُرنور کی تابانیاں
مدتوں سوزِ غمِ فرقت سے ہم جلتے رہے

سُوئے گلشن جب کبھی تشریف لائے ہیں حضورؐ
پھول آ کر اُن کے قدموں کے تلے بچھتے رہے

حرمتِ شہؐ پر جو جانوں کی لگا دیں بازیاں
عرش کے کنگروں میں بیٹھے خُلد میں پھرتے رہے

ہو نظر بارِ دگر زینبؔ پہ شاہِ بحروبر!
جس کے دل میں گُل تری اُلفت کے ہی کھلتے رہے

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسرت

کاش میں آپؐ کے اس دور میں شامل ہوتا
آپؐ کے در کا ہی منگتا، کوئی سائل ہوتا

جس جگہ آپؐ ٹھہرتے میں وہ منزل ہوتا
یا جہاں آپؐ اترتے میں وہ ساحل ہوتا

آپؐ کی دید سے ہی دل کو سکوں مل جاتا
جب کسی غم سے دلِ زار جو گھائل ہوتا

ابرِ رحمت میں ترے بھیگتا رہتا ہر پل
اک تبسّم ہی مری زیست کا حاصل ہوتا

راہ تکتے ہوئے تھکتا نہ ، دھڑکتا رہتا
سنگِ در کی جگہ رکھا جو مرا دِل ہوتا

آپؐ کے حسنِ جہاں تاب کو تکتا رہتا
ہاں سرِ چرخ اگر میں مہِ کامل ہوتا

وہ گزرتے تو میں نعلین کے بوسے لیتا
سنگ ہوتا ترے در کا ، کسی قابل ہوتا

خاکِ طیبہ سے لپٹنے کو میں بن کر بادل
یوں برستا نہ کوئی بیچ میں حائل ہوتا

رُوئے انور کو ہی تکتا ، نہ جھپکتا آنکھیں
ایک لمحہ بھی نہ میں آپؐ سے غافل ہوتا

ہر گھڑی محوِ طوافِ رُخِ انور رہتا
میں جو اس امر کا ایمان سے عامل ہوتا

ہاں وہ مسعود حسیں لمس کو پانے کے لیے
جس میں تشریف وہ رکھتے میں وہ محمل ہوتا

آپؐ کی حرمت و ناموس پہ کٹ جاتا میں
اور شاتم کے لیے زہرِ ہلاہِل ہوتا

میں بھی اک آپ کا جانباز سپاہی بنتا
آپؐ پر ہو کے تصدق کہیں بسمل ہوتا

قصۂ حسرتِ دل ہے جو لکھا زینبؔ نے
ذکرِ شہؐ اِس میں نہ ہوتا تو نہ کامِل ہوتا

ساعتیں ہیں منتظر، لوح و قلم، کون و مکاں
چشم بر راہِ محمدؐ ہے نرالی کہکشاں

ذرّہ ذرّہ اشتیاقِ دید سے ہے بے قرار
آپؐ کی آمد سے روشن ہو گیا سارا جہاں

ہو گیا عکسِ جمالِ مصطفیٰؐ سے بے شبہ
قریہ قریہ، گوشہ گوشہ فرش کا جنت نشاں

وجہِ تسکینِ دل و جاں ہے شہِؐ والا صفات
ظلمتِ شب کو مٹانے آ گیا نورِ زماں

عظمتِ خیرؐالبشر قُدسی نے دیکھی فرش پر
ذرّہ ذرّہ ہو گیا ہے جس کے دم سے کہکشاں

رہبرِ اعظم بنا کر آپؐ کو بھیجا گیا
رحمتِ و اکرام کے دے کر خزانے بے کراں

ریگ زاروں کو بشارت موسمِ گُل کی ملی
گُل گلستاں میں کِھلے رنگیں عباؤں میں نہاں

جب تلک دنیا رہے گی یہ مراتب آپؐ کے
بڑھتے جائیں گے جہاں میں اے شہنشاہِؐ شہاں

مُشتِ خاکی کیا کرے نورِ مجسّم کی ثنا
وہ بہارِ زندگی ہیں، میں ہوں دشتِ بے اماں

جس کی عظمت کی شہادت دے رہا ہے عرش بھی
وہ مرا پیارا نبیؐ ، بے انتہا ہے مہرباں

ہر جگہ لاریب ہو گی زندگی اُس پر حرام
جس نے کیں میرے نبیؐ کی شان میں گستاخیاں

گنبدِ خضرا کے سائے میں رہوں زینبؔ مدام
زیست کا محور رہے محراب و منبر، آستاں

خدائے لم یزل کے بعد ہے سرکارؐ کی مدحت
رُسل کا ہر صحیفہ ہے شہِ ابرارؐ کی مدحت

غمِ فرقت میں ہیں یوں زمزمہ پیرا محبّ اُن کے
سجی ہے آنسوؤں سے طالبِ دیدار کی مدحت

خدا، اُس کے فرشتے، انس و جاں بھیجیں درود اُن پر
زمیں سے عرش تک پھیلی مرے سردارؐ کی مدحت

گل و بلبل سدا موجِ صبا ، برگ و شجر ، شبنم
کریں شام و سحر بس احمدِؐ مختار کی مدحت

خدا ہر ذی نفس کو دو جہاں میں حکم دیتا ہے
کرے ہر آن ہر دم احمدِؐ مختار کی مدحت

بنایا ہے خدا نے اوّلین و آخریں اُن کو
مکان و لامکاں میں ہے، اُسی شہکار کی مدحت

صمیمِ قلب سے کرتے ہیں ان کے چاہنے والے
خدائے لایزل! ترے دُرِ شہوار کی مدحت

جہاں میں حسنِ خُلقِ مصطفیٰؐ بے مثل ہے لوگو
کرے گا حشر تک عالم خدا کے یار کی مدحت

ہمارے رہنما لاریب محبوبِؐ خدا ٹھہرے
پڑھو! قرآن ہے سارا شہِؐ ابرار کی مدحت

دیارِ مصطفیٰؐ آماجگاہِ نور و رحمت ہے
کریں دربار کی ، اُن کے حسیں مینار کی مدحت

اِسے سننا ادب سے روح کو سرشار کر دے گا
سحر دَم جو دُرودوں سے کرے دلدار کی مدحت

سدا کرتی رہے زینبؓ یہاں صبح و مسا اکثر
نبیؐ کے آستانے، عترتِ سرکارؐ کی مدحت

محفلیں سجتی رہیں اور ہم ثنا کرتے رہیں
مدحت و توصیفِ شاہؐ انبیا کرتے رہیں

عاشقانِ باصفا دہلیز پر ہیں منتظر
التجائے دیدِ رُوئے مصطفیٰؐ کرتے رہیں

اُن حیات افزا فضاؤں میں سرِ دربار ہم
حالِ دل کہتے رہیں اور وہ عطا کرتے رہیں

جان کی بازی لگا دیں گے تری ناموس پر
یہ تمنّا، آرزو ہم برملا کرتے رہیں

سنگِ در کو چوم کر سرورؐ صمیمِ قلب سے
از سرِ نو آپؐ سے عہدِ وفا کرتے ہیں

گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں سرِ دربار بھی
ہاتھ پھیلائے انہی سے التجا کرتے رہیں

سایۂ رحمت میں اُن کی ہر جگہ رکھے خدا
ہم صمیمِ قلب سے ہی یہ دعا کرتے رہیں

تر رکھیں اُن کے درودِ پاک سے اپنی زباں
ذکرِ خیرِ مجتبیٰؐ ہم بارہا کرتے رہیں

عرش پر گونجیں درودوں کی صدائیں چار سُو
تا ابد قدسی ثنائے مصطفیٰؐ کرتے رہیں

اب نہ چھوڑیں گے کسی بھی حال میں حمد و ثنا
سینکڑوں نغمے انہی کے ہم ادا کرتے رہیں

ہو دلوں میں تا دمِ رخصت تری چاہت بسی
زندگی بھر ہی خدا سے یہ دُعا کرتے ہیں

جو وضو کر کے لہو سے ہو گئے ہیں سُرخرو
وہ نمازِ عشق مقتل میں ادا کرتے رہیں

چاہنے والے نہ چھوڑیں گے کبھی دامن ترا
تا ابد زینبؑ یہی وعدہ وفا کرتے رہیں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر گفتگو حدیث بنی آنجنابؐ کی
کوئی مثال ہی نہیں اس لاجواب کی

یوں تو چمن میں پھول ہزاروں کھلے مگر
کیا بات ہے چمن میں عرب کے گلاب کی

نورِ جبینِ احمدِؐ مرسل کے سامنے
تابانیاں ہیں ماند رُخِ ماہتاب کی

پیشِ حضورؐ جو بھی ہوا زیر ہو گیا
رہنے لگی خموش زباں باریاب کی

چرچا جمال و حُسنِ ادا کا ہے چار سُو
ہے گفتگو ترے کرمِ بے حساب کی

تیرے دیارِ رحمتِ پیہم میں مُرشدی!
بارش برس رہی ہے کرم کے سحاب کی

لکھی ہے جو کتابِ مبیں میں تری ثنا
مرغوب ہے ہمیں تری الفت کے باب کی

جن کا جہاں میں ہے ترے احکام پر عمل
ہو گی نہ اُن سے بات کوئی احتساب کی

جب آنکھ بند ہو گی کھلے گی حقیقتاً
جاگے نہیں ہنوز کہ حالت ہے خواب کی

ہر شے کا ہے ظہور محمدؐ کے نور سے
زینبؔ ضیا ہے اُن سے مہ و آفتاب کی

ہوئی ہے معبدِ دل میں تمھی سے روشنی آقاؐ
ملی تم کو زمانوں میں حیاتِ سرمدی آقاؐ

گروہِ عاشقاں ہر پل تمہاری جستجو میں ہے
تمہاری ذاتِ اقدس ہے کمالِ آدمی آقاؐ

تمھی عکسِ جمالِ کبریا ہو، نورِ یزداں ہو
تمھی کو دی خدا نے دو جہاں کی سروری آقاؐ

ولی درویش ہیں سنگ و شجر طیبہ کی وادی کے
یہاں کی خاک آنکھوں کا مری سرمہ بنی آقاؐ

سناؤں حالِ دل قدموں میں شاہاؐ بیٹھ کر اک دِن
وہاں سے لوٹ کر آؤں نہ پھر ہرگز کبھی آقاؐ

جہاں نقشِ کفِ پا دیکھ لوں دل بھی وہیں رکھ دوں
میں دیکھوں کوچہ و بازار، تیری ہر گلی آقاؐ

لکھی ہے آسمانی ہر صحیفے میں ثنا تیری
عیاں ہر حرفِ قرآں سے ہے تیری شان بھی آقاؐ

تمہی ہو باعثِ ہر دو جہاں اے سرورِؐ عالم
نہ ہوتے تم، نہ ہم ہوتے، نہ ہوتی زندگی آقاؐ

تمہاری یاد سے ہی مضطرب دل چین پاتے ہیں
تمہارے ذکر پر آنکھیں رہیں گی شبنمی آقاؐ

سنا کر حمد پھر تیری ثنا پڑھتے رہیں باہم
پرندے ہر شجر پر گلستان کے ہر گھڑی آقاؐ

سناتے ہیں گلاب و نرگس و سوسن تری نعتیں
ترا ہی نام جپتی ہے چمن میں ہر کلی آقاؐ

تری رحمت کی ہو جائے نظر زینبؑ کی حالت پر
تری چشمِ کرم سے ہی بنے گی زندگی آقاؐ

پھر کریں آج اُسی رشکِ اِرم کی باتیں
اُن کے فیضان و گُہر بار کرم کی باتیں

بے بہا، کوثر و تسنیم و جناں کے قصّے
ہوں بیاں سروؔرِ دیں، شاہِ اُمم کی باتیں

کیفیت قلب کی یکسر ہی بدل جاتی ہے
یاد آتی ہیں جو پُرکیف حرم کی باتیں

دیں بدل ربّ کی عطا سے وہ مقدر میرا
لوح سے کر دیں وہ تحلیل قلم کی باتیں

حشر تک ہوں گی ہر اک شخص کے ہونٹوں پہ سدا
حسنِ کردارِ نبیؐ ، اُن کے جنم کی باتیں

چار سُو دُھوم تری رحمت و اکرام کی ہے
بے تحاشا ہیں ترے عفو و کرم کی باتیں

سر پہ رکھوں ترے نعلین مبارک میں بھی
روح پرور ہیں ترے نقشِ قدم کی باتیں

سرورِ دیں ترے کردار کی عظمت کی قسم
نعت بن جائیں ترے ناز و نعم کی باتیں

کیوں زباں پر نہ رکھیں ذکرِ پیمبرؐ زینبؔ
ہم کو بھاتی نہیں دینار و درم کی باتیں

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گلشنِ دہر سجانے والے!
جام وحدت کا پلانے والے!

نورِ توحید کی دولت لے کر
رب کے محبوبؐ ہیں آنے والے

بے شبہ رہبرِ کامل ہیں وہی
جانتے ہیں یہ زمانے والے

اپنی اُمت کی شفاعت کر کے
ہیں سرِ حشر بچانے والے

حد سے بڑھ کر وہ کرم کرتے ہیں
کنزِ رحمت ہیں لٹانے والے

ہیں مقدر کے سکندر بے شک
سب ترے ناز اُٹھانے والے

جانثارانِ نبیؐ ہوتے ہیں
یا نبیؐ! کہہ کے بلانے والے

ان کی دہلیز پہ آ بیٹھے ہیں
دل میں چاہت کو بسانے والے

سُرخ رُو دونوں جہاں میں ہوں گے
لَو محمدؐ سے لگانے والے

رب دکھا دے اُنھیں سیدھا رستہ
ہیں جو منہ پھیر کے جانے والے

بات بگڑی ہے بنائیں لِلّٰہ!
سب کی بگڑی کو بنانے والے

حریمِ نور

ہم پہ احسان کیے ہیں کیا کیا
خُلد کی راہ دکھانے والے

فقر پر فخر کیا کرتے ہیں
تختِ کسریٰ کا گرانے والے

ناخدا بن کے یہاں آئے ہیں
کشتیاں پار لگانے والے

پیش ہوتے ہیں خوشی سے آ کر
دار پر خود کو چڑھانے والے

منتظر ہیں ، سرِ محشر سرورؐ
ہیں محبوں کو بلانے والے

بخشے جائیں گے سبھی یومِ نشور
نعت کو لکھنے لکھانے والے

دل کے کانوں سے سُنیں گے عشاق
نعت ہیں اُن کی سنانے والے

بے طرح نار کا ایندھن ہوں گے
دخترِ شہؐ کو رُلانے والے

وہ کہیں کے نہ رہیں گے زینبؑ
دل پیمبرؐ کا دُکھانے والے

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مثلِ مہتاب ہے روشن رُخِ زیبا تیرا
بزمِ افلاک میں دِن رات ہے چرچا تیرا

شاد کر دیں مجھے دیدار سے اپنے آقاؐ !
نقش کر لوں دلِ مضطر پہ سراپا تیرا

پھر ترا پاک حرم گنبد و در یاد آئے
منتظر ہوں کہ پھر آ جائے بلاوا تیرا

دل کے قرطاس پہ اک بار جو تحریر کیا
عمر بھر پھر نہ کبھی نام مٹایا تیرا

میں بھی ہوں چاہنے والوں کی صفوں میں شامل
دردِ الفت ہے مرے دل میں سمایا تیرا

آ رہی ہے مری سانسوں سے گلابوں کی مہک
دل میں گُل زار ہے یادوں نے کھلایا تیرا

ذکر سے تیرے ہوا جب بھی دہن مشک و گلاب
گنگنایا ہے تجھے ، گیت سنایا تیرا

محفلیں آج محبّوں نے سجائیں تیری
جشنِ مولود شہاؐ پھر سے منایا تیرا

مل ہی جائے گا کبھی تیرے کرم سے سرورؐ
میری کشتی کو بھی طوفاں میں کنارا تیرا

زینبؔ بے کس و بے بس پہ ہو رحمت کی نظر
در کہاں چھوڑ کے جائے شہِؐ والا تیرا

فرشتے عرشِ اعظم سے درِ اقدس پہ آتے ہیں
حرم میں چار سُو انوار کی شمعیں جلاتے ہیں

سنائی دے رہی ہیں نوریوں کی آہٹیں ہر پل
شہِ ابرارؐ کی تربت کو خوشبو میں بساتے ہیں

تری رحمت کی رودادیں، شہاؐ توصیف کے نغمے
ترے عشّاق محفل میں یہاں آ کر سناتے ہیں

وہاں خوشبو کے جھونکوں کا جو رقصِ بے خودی دیکھیں
سرور و کیف کے عالم میں خود کو بھول جاتے ہیں

یگانہ ہے ترا حسنِ ادا سارے زمانے میں
جدھر جائے نگاہِ شوق گلشن لہلہاتے ہیں

دُرودوں کے پروئے ہار گلشن میں سحر آ کر
گل و شبنم کے ساتھ اہلِ چمن سب گنگناتے ہیں

عنادل، غنچہ و گل، جھوم اٹھتا ہے گلستان بھی
کبھی اصحابؓ کی محفل میں جب وُہؐ مسکراتے ہیں

پئے دیدِ شہِؐ والا سرِ عرشِ بریں یزداں
میرا وجدان کہتا ہے انہیں اکثر بلاتے ہیں

مکاں سے لا مکاں تک کا سفر لمحوں میں کر ڈالیں
سرِ بامِ فلک وہ بارہا آتے ہیں جاتے ہیں

محافل کو یہاں اُن کے ہی دیوانے سجاتے ہیں
انھیں زینبؑ پھر اپنی داستانِ غم سناتے ہیں

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تری مدحت کی عادت ہو گئی ہے
ثنا میری عبادت ہو گئی ہے

بنا ہے قلبِ مضطر طورِ سینا
ضیا تیری کرامت ہو گئی ہے

چمک مہر و قمر، انجم کی آقاؐ
ترے رُو کی صباحت ہو گئی ہے

مقدر کا سکندر ہو گیا وہ
جسے تیری زیارت ہو گئی ہے

برستا ابرِ رحمت ہے انھی پر
جنہیں آقاؐ سے الفت ہو گئی ہے

جو ذکرِ شاہِؐ والا سے ہیں غافل
ندامت ہی ندامت ہو گئی ہے

یہاں اُن کے محبّوں پر ، وہاں بھی
خدا کی چشمِ رحمت ہو گئی ہے

جو سرورؐ اور سلطانِ جناں ہیں
مری اُن سے ہی نسبت ہو گئی ہے

ملی کیا باریابی کی بشارت
حسیں بے حد ساعت ہو گئی ہے

برستا ابرِ رحمت ہے انھی پر
جنھیں شہؐ سے محبت ہو گئی ہے

نثاروں جان و دل اُن کی ادا پر
بڑی اُن سے ارادت ہو گئی ہے

مری سوئی ہوئی تقدیر جاگی
تری چشمِ عنایت ہو گئی ہے

نبیؐ کے چاہنے والوں پہ بے حد
خدا کی خاص رحمت ہو گئی ہے

بس اک چشمِ کرم آقاؐ کی زینبؔ
قیامت تک ضمانت ہو گئی ہے

پھر سرِ چرخ ہیں چھائے تری رحمت کے سحاب
کِھل گئے گلشنِ دل میں تری یادوں کے گلاب

قلب کو میں نے جَلایا ہے شہاؐ مثلِ چراغ
مشک و عنبر میں بسائی تری نعتوں کی کتاب

کہکشاں دُھول ہے قدموں کی تری شاہِؐ امم
قُلزمِ نور ہے آقاؐ ترے گنبد کا حباب

نیّرِ نور ہے سرورؐ تری پرُ نور جبیں
دیکھتے رہ گئے سب لوگ یہی آب و تاب

ہے نگاہوں میں دمکتے ہوئے تاروں کی چمک
رُوئے تاباں میں فروزاں ہیں ہزاروں مہتاب

حریمِ نور

جان و دل سے تری ایک ایک ادا کے ہیں نثار
جس نے دیکھے ہیں شمائل ، وہ جبیں اور شباب

ہر دو عالم میں تری مثل نہیں ہے کوئی
مل سکے گا نہ کہیں پر بھی ترا کوئی جواب

وہ ستوں ، گنبدِ خضرا، وہ سنہری جالی
نقش ہے دل پہ وہ خوشبو سے مہکتی محراب

اے خدا عشقِ نبیؐ سے مرا دامن بھر دے
عمر بھر ان کے ہی دیکھے ہیں سدا میں نے خواب

سرخرو کر دے مجھے حشر میں صدقے اُن کے
بخش دے اے مرے رب! لے نہ کوئی مجھ سے حساب

عشقِ محبوبِؐ خدا جب سے ہے اسکے دل میں
دُور زینبؔ سے ہوئے دونوں جہانوں کے عذاب

چمن میں رنگ برسا ہے گلوں پر سبزہ زاروں میں
ترے حسنِ تبسّم کے ہیں جلوے لالہ زاروں میں

ہوئے تابانئ رُخ سے یہ مہر و ماہ تابندہ
تری روشن جبیں سے جگمگاہٹ ہے ستاروں میں

جہاں شیرینئ گفتار دل کو موہ لیتی ہے
وہاں لہجے کا آجائے ترنّم آبشاروں میں

یہ گُل ہیں یا کہ شہؐ کے نطق سے موتی سے برسے ہیں
روانی آگئی الفاظ کی ندیا کے دھاروں میں

انہی کے واسطے کون و مکاں رب نے سجائے ہیں
نظر آتا ہے یہ سب کچھ مشیّت کے اشاروں میں

ہوا پُرکیف ہے، پُرنور طیبہ کی فضائیں ہیں
کئی جلوے نظر آتے ہیں وادی کے نظاروں میں

چرائی ہیں شفق نے لالیاں آنکھوں کے ڈوروں سے
چلی آئی ہے خوشبو جسمِ اطہر سے بہاروں میں

جہاں پر جلوہ فرما ہوں مہک جائے فضا ساری
فرشتے پَر بچھاتے ہیں ہزاروں کی قطاروں میں

ملائک، انس و جاں ، ذکرِ نبیؐ باہم کریں زینبؔ
جمادات و شجر کرتے رہیں گے رہ گزاروں میں

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دائمی رفعت و عظمت ان کی
ہر زمانے کی فضیلت ان کی

کیا صباحت ہے ، ملاحت ان کی
نزہت و نور لطافت ان کی

حاصلِ زیست ہے الفت ان کی
شفقت و مہر و عنایت ان کی

ہر دو عالم پہ ہے رحمت ان کی
بے کراں ہے یہ سخاوت ان کی

بخشوائیں گے گنہ گاروں کو
دو جہاں ان کے ہیں ، جنت ان کی

سب رسولوں نے گواہی دی ہے
ہر صحیفہ ہے شہادت ان کی

یہ حقیقت ہے سبھی پر واضح
ہے دل و جاں پہ حکومت ان کی

دلنشیں ، دلکش و دل آرا ہے
دہر میں صورت و سیرت ان کی

ہیں بشر، فخرِ بشر ہیں لیکن
نور ہے اصل حقیقت ان کی

چاند ہو جیسے کہیں تاروں میں
ہر پیمبر پہ ہے سبقت ان کی

وہ شہنشاہِ دو عالم ہیں مگر
فقر پر فخر ہے دولت ان کی

ہمیں معلوم ہے اتنا یا رب
ہے ترے نور سے خِلقت ان کی

مانگنے والوں کو سب کچھ دے دیں
دیکھ لو شانِ سخاوت ان کی

کَلِمَہ پڑھنے لگے کنکر بھی
کیا ہی بے مثل ہے طاعت ان کی

روز آؤں میں قدم بوسی کو
کاش مل جائے اجازت ان کی

سب سے پیاری ہے ہمیں دنیا میں
عصمت و عزّت و حرمت ان کی

سامنے دامنِ دل پھیلا دیں
مانگ لیں ان سے محبت ان کی

رحمتِ حق ہیں غلاموں کے لیے
جن پہ شفقت ہے نہایت ان کی

جسم و جاں ، قلب و جگر سے بڑھ کر
مجھ کو محبوب ہے عِترت ان کی

ہے یقیں دیکھنا انشاء اللہ!
مری قسمت میں حمایت ان کی

مری تقدیر میں لکھ دے یارب!
تا دمِ مرگ محبت ان کی

دیکھ لیں گے یہ گنہ گار سبھی
منتظر ہو گی شفاعت ان کی

بخش دے گا انہیں لاریب خدا
جس نے بھی کی ہے زیارت ان کی

ہیں نبیؐ اوّل و آخر زینبؑ
سب پہ واضح ہے حقیقت ان کی

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

لوحِ ہستی پہ ترا نقش نظر آتا ہے
ابرِ رحمت ہے جو آفاق پہ چھا جاتا ہے

فرش پر دُھوم تری، عرش پہ چرچا تیرا
ہر دو عالم میں ترا ذکر کیا جاتا ہے

ایک خوشبو مرے اطراف بکھر جاتی ہے
اسمِ اطہر جو لبوں پر مرے آ جاتا ہے

نقش جب سے ہے ترے دل پہ محمدؐ کا نام
تب سے دل مطلعِ انوار ہوا جاتا ہے

دل کے قرطاس پہ لکھی ہے ثنا اشکوں سے
ان سے اظہارِ وفا یوں بھی کیا جاتا ہے

یاد سے جب مری آنکھوں کے دیئے جل اُٹھیں
رنج و غم دور ، بہت دور چلا جاتا ہے

منتظر راہ گزر پر ہوں بچھائے پلکیں
دل تو نقشِ کفِ پا پر ہی لٹا جاتا ہے

لو بُلا بارِ دگر ، کر دو شہاؐ مجھ پہ کرم
اب کہاں در سے ترے دور رہا جاتا ہے

آستاں پر یہ دلِ زار سنبھل جائے گا
چین سرورؐ تری دہلیز پہ آ جاتا ہے

چھوڑ کر دَر ترا اب ہم نہیں جانے والے
اب کہیں اور کہاں ہم سے جیا جاتا ہے

یاد ہے باعثِ تسکیں دلِ زینبؔ شاہاؐ
کس قدر چین تری یاد سے پا جاتا ہے

❁❁❁

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ سیدؐ الورا کی شانِ سکندری ہے
اک بوریا ہے مسند جو خاک پر بچھی ہے

اَلْفَقْرُ فَخْرِی اُن کا مقصودِ زندگی ہے
جو شاہِؐ دو سرا کی دولت ہے ، سروری ہے

چلنا بڑے ادب سے طیبہ کی سر زمیں پر
پتھر یہاں قلندر ، ہر اک شجر ولی ہے

نقشِ قدم زمانے دل میں اتارتے ہیں
دیکھو مرے نبیؐ کی کیا شانِ دلبری ہے

ہر رنگ میں ہے یکتا، ہر روپ میں یگانہ
ان کے چمن کا غنچہ، ہر پھول ، ہر کلی ہے

حریمِ نور

خاکِ درِ نبیؐ کا سُرمہ پہن لیا ہے
آنکھوں میں عاشقوں کے من کی کلی کھلی ہے

سنگِ درِ نبیؐ کو پلکوں سے چومنے کو
آتے رہیں گے دائم جب تک یہ زندگی ہے

آمد ہے گلستاں میں آقائے دو جہاں کی
سب پھول کھِل گئے ہیں، چٹکی کلی کلی ہے

لاریب شاہ کارِ یزدانِ لایزل ہیں
تا حشر دھوم ان کی ، چرچا گلی گلی ہے

جس کی عطا کا ثانی کوئی نہیں ہے زینبؔ
بے پایاں جو سخی ہے میرا نبیؐ وہی ہے

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منوّر جہاں ہے رخِ والضحیٰ سے
فضا بھر گئی ذکرِ صلِّ علیٰ سے

ہر اک بزم روشن ہو ان کی ثنا سے
خدایا بچا لے نمود و ریا سے

شفیع الامم ﷺ نے بھرم رکھ لیا ہے
کرم کر دیا ہر کسی پر عطا سے

زمانے میں قرآں پہ جس کا یقیں ہے
محبت ہے ان کو حبیبِ ﷺ خدا سے

لپک کر چمن میں بہار آگئی ہے
اٹھانے کو خوشبو حرم کی فضا سے

حریمِ نور

مہ و مہر ، گلشن ، حسین آبشاریں
ہر اک چیز ہے ذاتِ خیرالوریٰ سے

حرم کی نرالی مہک ساتھ لائے
ہوا جس گھڑی آئے دارِ بقا سے

حسیں کس قدر ہے یہ روضے کا منظر
گھٹا کہہ رہی ہے یہ بادِ صبا سے

بفضلِ خدا قلبِ احمدؐ پہ اُترا
ملا نور اِقرا کا غارِ حرا سے

خدا کے صحیفوں میں مدحِ نبیؐ ہے
ملے دل کو تسکین ان کی ثنا سے

مکاں ان کی جنت کے سائے میں چاہوں
دعا مانگ لی ہے یہ میں نے خدا سے

بھرے تھے عداوت سے جن کے دل و جاں
کیے اسؑ نے تسخیر حسنِ ادا سے

نہ آئے مری باریابی سے پہلے
کوئی کہہ دے زینبؑ یہ میری قضا سے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

دارِ طیبہ میں کِھلے ہیں شہؐ کی رحمت کے گلاب
فیض و بخشش ، معرفت ، نورِ بصیرت کے گلاب

نذر کر دیں گے اُنھیں توصیف و مدحت کے گلاب
دیں گے بدلے میں ہمیں وہ اپنی شفقت کے گلاب

کِھل گئے ہیں بے بہا مہر و عطا کے گُل ستاں
ہیں حسیں بے انتہا ان کی عنایت کے گلاب

جن کی خوشبو سے مہکتا ہے جہانِ آب و گل
ہیں یگانہ اور یکتا ان کی عترت کے گلاب

جب چلے ابنِ علیؓ میدانِ کربل کی طرف
تھے شگفتہ ان کے صبر و استقامت کے گلاب

جب تلک قائم جہانِ آب و گِل ہے اے خدا
تب تلک مہکیں گے ان کے حسنِ سیرت کے گلاب

چہرۂ انور سے نور و نور ہے ساری فضا
کیا حسیں ہیں روئے زیبا کی صباحت کے گلاب

مصطفیٰؐ نے بحر و بر میں چار سو پھیلا دیئے
رب کی بے پایاں اطاعت اور وحدت کے گلاب

ان کی ذاتِ پاک پر صبح و مسا لاکھوں سلام
پیش کر زینبؔ انہیں اپنی محبت کے گلاب

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ حشر کوثر کے جام آ رہے ہیں
ترے جاںنثاروں کے نام آ رہے ہیں

کروڑوں درود و سلام آ رہے ہیں
حبیبِؐ خدا پر مدام آ رہے ہیں

مقدر سنواریں ہمارا خدارا
بہت دور سے یہ غلام آ رہے ہیں

سراپا جو رحمت ہیں ہر دو سرا پر
رسولوں کے بن کر امام آ رہے ہیں

گلوں سے سجا دو در و بام سارے
بشارت ہے خیرالانامؐ آ رہے ہیں

بہت دلنشیں ہیں بڑے پیارے پیارے
جو لب پر مرے، اُن کے نام آ رہے ہیں

وہ فیضانِ عشقِ نبیؐ پا گئے ہیں
محب کس قدر شاد کام آ رہے ہیں

کہاں تک تری جستجو لے کے جائے
رہِ شوق میں کیا مقام آ رہے ہیں

جبیں سنگِ در پر جھکانے کو آقاؐ!
غلام آپؐ کے صبح و شام آ رہے ہیں

دیارِ نبیؐ سے پیام آ رہے ہیں
کئی خوش نصیبوں کے نام آ رہے ہیں

بزرگی ہے بعد از خدا سب انہی کی
زمان و مکاں زیرِ گام آ رہے ہیں

سجائے ہیں توصیف سے ان کی زینبؔ
نہایت ہی شُستہ کلام آرہے ہیں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رہ گزر پر ابھی پلکوں کو بچھائے رکھنا
صورتِ شمع نگاہوں کو جلائے رکھنا

جب تلک دستِ مبارک نہ وہ رکھ دیں سر پر
سنگِ دہلیز پہ سر اپنا جھکائے رکھنا

آج سنتے ہیں کہ گزریں گے یہیں سے آقاؐ
دیپ رستوں پہ نگاہوں کے جَلائے رکھنا

کیا خبر آج ہی محفل میں ہوں جلوہ فرما
مشک و عنبر میں دریچوں کو بسائے رکھنا

غیر کا مجھ پہ ہو احساں یہ گوارا ہی نہیں
اے خدا ! مجھ کو محمدؐ کا بنائے رکھنا

جاں بھی دینی پڑے انکار نہ کرنا اے دل !
ان سے الفت کے تقاضوں کو نبھائے رکھنا

گیت ہوں ان کے ترانے ہوں لبوں پر ہر دم
محفلِ نعت بہر طور سجائے رکھنا

اپنی توقیر زمانے میں بڑھانے کے لیے
ان کی آواز سے آواز ملائے رکھنا

در ترا چھوڑ کے جائیں تو کہاں جائیں ہم
سایۂ گنبدِ خضریٰ میں بٹھائے رکھنا

ان کی شاید کہ یہاں سے بھی سواری گزرے
انہی رستوں پہ نظر اپنی جمائے رکھنا

ذکرِ سرکارؐ سے تا عمر نہ ہونا غافل
یاد سے ان کی نگر دل کا سجائے رکھنا

صرف آقاؐ کو ہی فریاد سنانا جا کر
درد و غم سارے زمانے سے چھپائے رکھنا

سُرمہ خاکِ درِ اقدس کا ہمیشہ زینبؔ
حشر تک اپنی نگاہوں میں لگائے رکھنا

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جہاں میں آمدِ سرورؐ کی جب خبر آئے
انہی کے نور سے پُر نور ہر سحر آئے

وہاں وہاں مری نظروں کی سجدہ گاہ بنی
جہاں جہاں ترے نقشِ قدم نظر آئے

جلا کے طاق میں رکھ دوں چراغ آنکھوں کے
کبھی رسولؐ خدا کا جو میرے گھر آئے

فضائیں نکہت و نزہت کی اوڑھ لیں چادر
جمال و حسن کا پیکر اگر نظر آئے

سرور و کیف سے ہیں زائروں کے دل سرشار
نظر جو دور سے مینار و بام و در آئے

تمہاری یاد سے ملتا ہے چین یوں دل کو
کہ جیسے بچھڑا ہوا کوئی اپنے گھر آئے

کرے جو ذکر تمہارا کوئی سرِ محفل
تمھارے چاہنے والوں کی آنکھ بھر آئے

غمِ فراق سے دوچار ہم ہوئے پھر سے
ترے دیار سے جس وقت لوٹ کر آئے

نکھار آئے گلوں پر ، سوا ہو رنگِ چمن
جو لالہ زار میں سلطانِ بحر و بر آئے

چمن میں نغمہ سرا عندلیب ہو جائے
اگر وہ جانِ بہاراں کبھی ادھر آئے

درود پڑھ کے لکھوں مدحت و ثنائے رسولؐ
ثنا کا مجھ کو سلیقہ یہ عمر بھر آئے

حسین چہرہ ہے دن کو مثالِ مہر ترا
جو شام اترے تو پھر صورتِ قمر آئے

جو اہلِ بیت سے الفت کا دم نہیں بھرتے
وہ جا کے در سے بھی زینبؑ ہیں بے ثمر آئے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

اگر یہ نعت ، یہ مدحت قبول ہو جائے
تمام عمر کی محنت وصول ہو جائے

نبیؐ کا عشق و ادب ہو نہ گر کسی دل میں
ہزار سالہ عبادت فضول ہو جائے

یہ آرزوئے دلِ زار ہے، یہی حسرت
کہ میری خاک مدینے کی دُھول ہو جائے

دہن کو اسمِ محمدؐ سے مُشکبار کروں
پڑھوں دُرود تو ہر حرف پھول ہو جائے

وہ قلب ذکر کا زم زم مدام نوش کرے
جو دردِ ہجرِ نبیؐ سے ملُول ہو جائے

وہ جس میں سیّدِ عالمؐ کا ذکرِ نور ملے
اُسی حدیث کا دل پر نزول ہو جائے

ہے صبح و شام خدا سے یہ التجا میری
میرے نصیب میں عشقِ رسولؐ ہو جائے

وہ قافلہ جو حرم کی طرف چلا زینبؔ
حضورؐ اس میں مرا بھی شمول ہو جائے

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

رُوئے اقدس پہ جو انوار نظر آتے ہیں
ہر دو عالم میں ضیا بار نظر آتے ہیں

یہ جو ہر سُو گُل و گلزار نظر آتے ہیں
اُن کی آمد کے سب آثار نظر آتے ہیں

بعد رب کے مجھے سرکارؐ نظر آتے ہیں
سب رسُولوں کے وہ سردارؐ نظر آتے ہیں

صورتِ نُورِ فروزاں ہے جبینِ اطہر
چاند سورج ترے رخسار نظر آتے ہیں

مسکرائیں تو زمانے کے قدم رک جائیں
دو جہاں جس کے خریدار نظر آتے ہیں

پوچھ پھر ہم سے نہ سرشاریٔ دل کا عالم
جب حسیں گیسوئے خم دار نظر آتے ہیں

آرزوئے دلِ عشّاق بتاؤں کیا کیا
ہر گھڑی طالبِ دیدار نظر آتے ہیں

سوزِ ہجرِ شہِؐ خوباں سے ہیں جو مثلِ چراغ
قلب ان کے دُرِّ شہوار نظر آتے ہیں

ذکر کرتے ہیں وہی تیرا شب و روز آقاؐ
جو ترے عشق میں سرشار نظر آتے ہیں

محتشم ہیں ، جو معظم ہیں ، مکرّم بے حد
مجتبیٰؐ احمدِ مختارؐ نظر آتے ہیں

ہیں شفاعت کے طلب گار وہ سارے، سرورؐ
جتنے امّت میں گنہ گار نظر آتے ہیں

عظمتِ نوعِ بشر میرے پیمبر زینبؑ
چار سُو ان کے پرستار نظر آتے ہیں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فروغِ جادۂ منزل ہو ، رہنما تم ہو
معلّمیں کے معلّم ہو ، پیشوا تم ہو

خدا کے نورِ نبوّت کی ابتدا تم ہو
ہر انتہا کی بھی لاریب انتہا تم ہو

تمھی ہو محرمِ اسرارِ عالمِ بالا
کہ رازِ کُن کی حقیقت سے آشنا تم ہو

قلوب کے ہو مسیحا ، طبیبِ روح و بدن
جہانِ زیست میں ہر درد کی دَوا تم ہو

ہر ایک سرِّ نہاں تم پہ آشکارا ہے
جو رازداں ہے خدا کا وہ باخدا تم ہو

حریمِ نور

خدا تمہیں بھی رؤف و رحیم کہتا ہے
زمانہ سمجھے جسے رحمتِ خدا تم ہو

خدا کو اپنی نگاہوں سے جس نے دیکھا ہے
وہ دل نواز و دل آرا و دلربا تم ہو

تمہی سے دہر میں حرمت ہے ابنِ آدم کی
خدا کی رحمت و بخشش کا آئینہ تم ہو

یہاں بھی ہم پہ ترا سائبانِ رحمت ہے
وہاں بھی سب کا سہارا ہو آسرا تم ہو

نہ کوئی خوف، نہ ڈر ہے کسی بھی طوفاں کا
مرے شکستہ سفینے کے ناخُدا تم ہو

تمہارا ذکر ہی زینبؔ کے دل کی راحت ہے
ہمارے واسطے اللہ کی رضا تم ہو

❁❁❁

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

زینتِ بزمِ عرشِ بریں ہو گئے
مسندِ عرش پر جب مکیں ہو گئے

آنکھ جھپکی نہ تھی ، وہ حبیبِؐ خدا
آ کے افلاک پر جا گُزیں ہو گئے

محفلیں سج گئی تھیں سرِ لامکاں
جب سے تخلیق وہ مہ جبیں ہو گئے

حکم سب کو ملا ، وردِ احمدؐ کرو
نور برسا مناظر حسیں ہو گئے

خود خدا نے پڑھا جب درود و سلام
ہم زباں خُلد میں مُرسلیں ہو گئے

حریمِ نور

جب قمر اک اشارے سے ٹکڑے کیا
محوِ حیرت سبھی بے یقیں ہو گئے

حسنِ خُلقِ نبیؐ کا ہے یہ معجزہ
اہلِ باطل بھی زیرِ نگیں ہو گئے

جاں سے گزرے ہیں جو شہؑ کی ناموس پر
خُلد کی وادیوں کے امیں ہو گئے

عکسِ حسن و جمالِ حبیبؐ خدا
جن کی آنکھوں میں ہے وہ حسیں ہو گئے

ڈال دیں جن پہ زینبؑ وہ چشمِ کرم
دو سرا میں معزز تریں ہو گئے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محبوبِ کبریا کو ہمارا سلام ہو
دلدار و دلربا کو ہمارا سلام ہو

وہ حسنِ لازوال دلوں کا قرار ہے
دارین کی ضیا کو ہمارا سلام ہو

طیبہ کے تاجدار کا مسند ہے بوریا
سر تاجِ انبیا کو ہمارا سلام ہو

بزمِ درُود عرشِ معلیٰ پہ سج گئی
اس شانِ مصطفیٰؐ کو ہمارا سلام ہو

روزِ الست سے ہیں وہ سردارِ انبیاؐ
عالم کے پیشوا کو ہمارا سلام ہو

کامل بنا کے اوّل و آخر بنا دیا
یزداں کی اس عطا کو ہمارا سلام ہو

ہر اک حدیث اُن کی نگاہوں سے چوم لیں
آقاؐ کی ہر ادا کو ہمارا سلام ہو

لاریب ہیں جو معدنِ انوارِ ذوالجلال
اُن کے نقوشِ پا کو ہمارا سلام ہو

ذی شان و ذی حشم پہ کروڑوں درود ہوں
ہر آن مصطفیٰؐ کو ہمارا سلام ہو

زینبؔ جہاں میں ذکرِ نبیؐ ہر زباں پہ ہے
سرتاجِؐ انبیا کو ہمارا سلام ہو

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ترے حسنِ عمل سے دین کی بنیاد محکم ہے
صدائے لَا اِلٰہ سے ہی تو روشن بزمِ عالم ہے

ملی شہؐ کو بزرگی، برتری بعد از خدا ساری
وہی تو رہبرِ اعظم ہے، فخرِ ابنِ آدم ہے

ستاروں کی یہ جھلمل ، چاند کی یہ چاندنی سرورؐ
تری اک مسکراہٹ ہے ، ترا فیضانِ پیہم ہے

تصدق جس پہ ہیں دونوں جہاں ایسا تبسّم ہے
فرشتے وجد میں آئیں وہ لہجے کا ترنّم ہے

غمِ فرقت اک اک لمحہ رُلاتا ہے مجھے شاہاؐ
مری مشتاق آنکھوں میں سدا اشکوں کی شبنم ہے

اگر ہوں آخری سانسیں مری گنبد کے سائے میں
پڑا رہنے دو مجھ کو ہم نشینو! جب تلک دم ہے

محبت آفرنیش سے ہے تیرے ساتھ خالق کو
تری ہستی ہے سِرِّ کُن فکاں، رازِ دو عالم ہے

نگاہِ رحمت و شفقت ہے ان کی ہم فقیروں پر
مٹے درد و الم سارے ملا جو بھی یہاں غم ہے

دمِ آخر نظارا گنبدِ خضرٰی کا آنکھوں میں
ہمیشہ کے لیے رہ جائے یہ اعزاز کیا کم ہے

نہ ہوتے وہ تو رب پیدا نہ کرتا کُل جہانوں کو
انھی کے واسطے رب نے سجائی بزمِ عالم ہے

نظر ہو جائے گی زینبؔ سراپا لطف و رحمت کی
سرِ تسلیم ان کی بارگاہِ ناز میں خم ہے

❁❁❁

مکاں تمہارے لیے ، لامکاں تمہارے لیے
زمیں تمہارے لیے ، آسماں تمہارے لیے

بہار ، سرو و سمن ، گلستاں تمہارے لیے
زمن تمہارے لیے ہیں ، زماں تمہارے لیے

تمہارے واسطے دنیا وجود میں آئی
فلک پہ مہر و قمر ضوفشاں تمہارے لیے

ہر اک نبی کا صحیفہ تمہاری نعت بنی
قلم تمہارے لیے ہے، بیاں تمہارے لیے

پڑھوں درُود تو بھیجوں سلام بھی تم پر
دہن میں ہے یہ زباں ، بے گماں تمہارے لیے

حریمِ نور

خدا نے راز عیاں کر دیئے شبِ معراج
سبھی حجاب اٹھائے وہاں تمہارے لیے

یہ کہکشاں ، مہ و انجم ، یہ نیّرِ تاباں
عظیم عرش ، مہکتے جناں تمہارے لیے

ہر ایک شے کو یہاں آرزو تمہاری ہے
مکیں تمہارے لیے ہیں ، مکاں تمہارے لیے

کھلیں گے جو نہ کسی اور پر کبھی زینبؔ
ہیں بے نقاب وہ رازِ نہاں تمہارے لیے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھول گلشن میں تمہاری جستجو کرنے لگے
مرسلینِ حق، ملائک آرزو کرنے لگے

جا بجا ہیں آپؐ ہی کے تذکرے شاہِؐ امم
آپؐ کے بارے میں قُدسی گفتگو کرنے لگے

جب بلایا آپؐ کو رب نے فرازِ عرش پر
جادہ ہائے آسماں کو خُوب رو کرنے لگے

انگنت قُدسی وہاں ذکرِ حبیبِؐ کبریا
لامکاں کی وسعتوں میں رُوبرو کرنے لگے

کیا ہوئی شاہِؐ امم سے راز کی وہ گفتگو
جو محب ، محبوبؐ باہم دوبدو کرنے لگے

پھر درودوں سے مہکتی ہیں فضائیں چار سُو
پھر دلِ بے تاب کو ہم مشکبو کرنے لگے

یوں ادا ہوتی نمازِ عشق تو کیا بات تھی
اپنے اشکوں سے اگر عاشق وضو کرنے لگے

آ گئے محبوبؐ کی گلیوں میں دیوانے سبھی
زخمِ دل طیبہ کی گلیوں میں رفو کرنے لگے

مُرشدیؒ ! اس دردِ دل کی بھی بتا کوئی دوا
تُو ہی تُو ، درویش تیرے کُو بکُو کرنے لگے

بخش دے زینبؔ تجھے ان کے وسیلے سے خدا
عاصیوں پر بھی کرم وہ چار سو کرنے لگے

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہر ادا سے تری رحمت کا نشاں ملتا ہے
ایسا محبوب زمانے میں کہاں ملتا ہے

غمِ دنیا سے مجھے آ کے رہائی دے دے
جب تصور میں کبھی ان کا جہاں ملتا ہے

مری تسبیح بنی مدحت و توصیف تری
یہ شرف کس کو یہاں شاہِؐ شہاں ملتا ہے

کون خوش بخت ہوا اُن کی اداؤں کا اسیر
کس کو خوابوں میں وہ محبوبِؐ جہاں ملتا ہے

جب سے ان کے گلی کوچوں میں قدم رکھا ہے
ہمت و حوصلہ تب سے ہی جواں ملتا ہے

حریمِ نور

جو انہیں جاں سے بھی رکھتا ہے بہر طور عزیز
رحمتِ حق کے وہی زیرِ اماں ملتا ہے

ڈھونڈتی رہتی ہیں پل پل کئی آنکھیں جس کو
ہے رضا اس کی جہاں چاہے وہاں ملتا ہے

ہم نے قسمت سے محمدؐ کی غلامی کی ہے
امتِ خاص کو وہ نورِ زماں ملتا ہے

جو ہو محبوبِؒ الٰہی کی محبت میں فنا
فضلِ ربّ سے اسے جنّت میں مکاں ملتا ہے

ذکر تیرا ہی بہاروں کا سندیسہ لائے
باغِ ہستی میں کسے دورِ خزاں ملتا ہے

بعد از مرگ بھی زندہ ہیں محب اُجلے ہیں
راز یہ قبر کے کھلنے پہ عیاں ملتا ہے

دل پہ جب ذکر سے الہام اترتا ہے کوئی
راز ہوتا ہے عیاں وہ جو نہاں ملتا ہے

مجھ سے عاصی کو بھی کملی میں چھپا لیتا ہے
جب کسی غم سے نگاہوں میں دھواں ملتا ہے

ان کی دہلیز سے زینبؔ نہیں اٹھنے والے
جو ملا شاہؒ کے در سے وہ کہاں ملتا ہے

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذرا طیبہ سے گزرو اے صبا آہستہ آہستہ
کہ ہے دربار یہ سرکارؐ کا آہستہ آہستہ

دریچے بخشش و رحمت کے سارے ہی کُھلے ہوں گے
چلے گی لطف و راحت کی ہوا آہستہ آہستہ

سرِ محفل گریں بوندیں وہاں تسنیم و کوثر کی
جہاں ہوتی رہے تیری ثنا آہستہ آہستہ

سحر دم مشکبو گیسو اگر بادِ صبا چُھولے
مہک جائے گی طیبہ کی فضا آہستہ آہستہ

کیا روشن زمانے بھر کو اپنی مسکراہٹ سے
کھلا دے غنچۂ دل بھی مرا آہستہ آہستہ

حریمِ نور

صبا یہ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عرض کر دینا
انھیں ہم یاد کرتے ہیں سدا آہستہ آہستہ

درودوں سے معطر ہے فضائے تربتِ انور
مہکتا ہے حرم سارا ترا آہستہ آہستہ

ترا شیریں سخن من موہ لے ہر شخص کا شاہا ﷺ
کبھی خُلقِ حسیں، حُسنِ ادا، آہستہ آہستہ

چمک اٹھیں در و دیوار نورِ عارضِ رُخ سے
دمک اٹھے دیارِ مصطفیٰ ﷺ آہستہ آہستہ

نگاہوں کو جھکا دینا شہِ ابرار ﷺ کے در پر
یہاں پر سانس بھی لینا ذرا آہستہ آہستہ

ان آنکھوں کو خود اپنے آنسوؤں سے با وضو رکھنا
ادب سے پھر حرم کو دیکھنا آہستہ آہستہ

کہاں تک جستجوئے احمدِ ؐ مختار لے جائے
دکھانا اے خدا وہ انتہا آہستہ آہستہ

وہی عشاق ہیں لاریب تیرے جاںنثاروں میں
ہوئے جو تیری حرمت پر فدا آہستہ آہستہ

اُویسِؓ قرن کو عشقِ نبیؐ نے کیا بنا ڈالا
ذرا ذاکر یہ قصہ بھی سنا آہستہ آہستہ

یہاں پر تاجدار آئیں گدائے بے نوا بن کر
حدیثِ دل سناتے ہیں شہاؐ آہستہ آہستہ

بہاریں لوٹ آئیں آمدِ شہؐ پر یہاں زینبؔ
چمن میں گُل ہوئے نغمہ سرا آہستہ آہستہ

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دیکھے ہیں فرشتوں کے آثار مدینے میں
اک وجد سا طاری ہے سرکارؐ مدینے میں

سرتاپا کرم کا ہے حقدار مدینے میں
وہ شخص جو کرتا ہے ایثار مدینے میں

اُٹھتے ہیں نگاہوں سے لاریب حجاب آخر
کُھلتے ہیں محبّوں پر اَسرار مدینے میں

جس جا ترا روضہ ہے واں روزِ ازل سے ہی
بے پایاں برستے ہیں انوار مدینے میں

ہر درد کا درماں جو ، ہر غم کا مداوا ہے
وہ ہے مرے آقاؐ کا دربار مدینے میں

حریمِ نور

غفلت کے سبھی پردے آنکھوں نے اٹھا ڈالے
رہتا ہے دلِ خُفتہ بیدار مدینے میں

دیدِ رخِ زیبا کی حسرت ہے ، تمنّا ہے
خوابوں میں چلے آئیں سردار مدینے میں

ہے عہد وفا کرنا سرکارؐ کی الفت کا
کرتے ہیں محبّ جا کر اقرار مدینے میں

اس دل نے تمنّا کا اک شہر بسایا ہے
اک بار بلا لیجے سرکارؐ مدینے میں

بڑھتی ہی چلی جائے طیبہ کی تڑپ دل میں
وہ روز بلائیں گر سو بار مدینے میں

آؤ کہ درودوں کے ہم ہار پرو لائیں
میلاد کا آیا ہے تہوار مدینے میں

پھر کیوں نہ محبت سے دوڑے ہوئے لوگ آئیں
رہتا ہے جہاں ایسا دلدار مدینے میں

یہ سنگ و شجر تجھ کو کہتے ہیں سلام آقاؐ
ہر شے ہے محب تیری ، سالارؐ ! مدینے میں

ہر ایک سوالی کا بھرتے ہیں سدا دامن
لاریب ہیں لوگوں کے غم خوار مدینے میں

اک تیرا سہارا ہے حالات کے ماروں کو
بیٹھے ہیں ترے در پر لاچار مدینے میں

پایا ہے کرم اتنا آنکھوں سے مری شاہاؐ
اشکوں کے نکلتے ہیں انوار مدینے میں

مُسکان سے سرورؐ کی گلشن میں کھِلیں کلیاں
گیسوئے معطر سے گلزار مدینے میں

خوشبو سے گلابوں کی کیا خوب مہکتے ہیں
رنگیں ہیں گلی کوچے ، بازار مدینے میں

دل چیز ہے کیا اپنی جانیں بھی لٹاتے ہیں
ایسے کئی دیکھے ہیں جی دار مدینے میں

اس در سے شفا یابی ملتی ہے بڑی کامل
لیتے ہیں دوا اُن سے بیمار مدینے میں

جاندار بھی دکھ اپنا سب ان کو سناتے ہیں
قدموں پہ جبیں رکھ دیں اشجار مدینے میں

ان کے ہو اگر بس میں قدموں سے لپٹ جائیں
سرکارؐ کے پروانے، کہسار مدینے میں

کافور ہوئی ظلمت وہ ماہِؐ منیر آیا
اللہ یہ کون آیا شہکارؐ مدینے میں

دیدِ رخِ انور کی حسرت ہے جسے زینبؔ
دیتے ہیں اسے آقاؐ دیدار مدینے میں

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشک آنکھوں میں اُمڈتے ہیں ثنا سے پہلے
ذکر کرتے ہیں ترا وقتِ دعا سے پہلے

سب سے پہلے تو پڑھا ربّ دو عالم نے درود
تری توصیف ہوئی ارض و سما سے پہلے

سر ہے رکھا تری دہلیز پہ آنکھوں میں مری
عکس ہے گنبدِ خضرا کا قضا سے پہلے

بھیجتے ہیں تجھے دن رات درودوں کے گلاب
رنگ دیتا ہے ترا ذکر حِنا سے پہلے

عنبریں زلف کی خوشبو کی طلب دل میں لیے
آج آئی ہے گھٹا بادِ صبا سے پہلے

ترے محبوبؐ کی کرتی ہے ثنا جن کی زباں
بخش دے ان کو خدا روزِ جزا سے پہلے

دید ہے تیری دوا میری طبیبِؐ ازلی
ہو عطا شاہِؐ اُمم مجھ کو شفا سے پہلے

گھیر لیتی ہے مری ذات کو رحمت تیری
سختیٔ گردشِ دوراں کی جَفا سے پہلے

آبرو، عزت و ناموس پہ تیرے آقاؐ
کھیل جاتے ہیں محبّ جاں پہ فنا سے پہلے

جب نبیؐ آئیں گے اُمّت کی شَفاعت کرنے
بخش دے گا انہیں رَب حکمِ سزا سے پہلے

آرزو ہو جسے دیدارِ خدا کی زینبؔ
وہ کرے دیدِ نبیؐ رب کی لقا سے پہلے

❀❀❀

جس نور سے ہیں تاباں مہر و قمر کے عارض
چمکے اسی ضیا سے لعل و گہر کے عارض

ارض و سما تصدق بے ساختہ ہوئے جب
زلفوں کی بدلیوں سے نکلے نِکھر کے عارض

لفظوں نے نعت بن کر اوڑھی کرم کی چادر
خوشبو میں بس گئے ہیں زیر و زبر کے عارض

طیبہ کی وادیوں میں انوارِ مصطفیٰؐ سے
ہر سو چمک رہے ہیں برگ و شجر کے عارض

ذرّے زمیں کے مثلِ خورشید ہو گئے ہیں
رُخ سے دمک رہے ہیں دیوار و در کے عارض

حریمِ نور

محوِ لقائے احمدؐ قدسی ہیں عرش پر بھی
بوسہ گہِ نظر ہیں اُس خُوب تر کے عارض

بزمِ نبیؐ میں بیٹھے پروانہ وار اکثر
اصحابؓ دیکھتے ہیں خیرالبشرؐ کے عارض

الہام جب ہوا ہے عشقِ نبیؐ کا ہم کو
مشک و گلاب پائے قلب و نظر کے عارض

ہیں دو جہاں تمھارے احسان مند آقاؐ
ہوتے نہ تم تو ہوتے کیا بحروبر کے عارض

نورِ خدا کا مظہر تیرا وجودِ اطہر
روشن ہوئے جبیں سے شام و سحر کے عارض

جس جس بھی رہ گزر سے گزرے وہ جانِؐ عالم
تاحشر ہیں فروزاں اس رہ گزر کے عارض

دارِ نبیؐ کی جانب زینبؑ چلے جو زائر
گل رنگ ہیں خوشی سے اُس کی نظر کے عارض

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی کا ظہور تجھ سے ہے
ہر زمانے میں نور تجھ سے ہے

انتہا تجھ پہ ہو گئی سرورؐ!
ابتدا بھی حضورؐ تجھ سے ہے

محفلِ زیست، گردشِ دوراں
حشر، یومِ نشُور تجھ سے ہے

روشنی مہر و ماہ و انجم کی
روز و شب کا ظہور تجھ سے ہے

علم و عرفان و معرفت آقاؐ
آگہی کا شعور تجھ سے ہے

تیری نسبت سے ہر خوشی قائم
غم زمانے کا دور تجھ سے ہے

غنچہ و گُل میں ہے تری خوشبو
چشمِ نرگس میں نور تجھ سے ہے

ترے جانباز ، جانثاروں کا
حادثوں پر عبور تجھ سے ہے

وجہِ تخلیقِ کائنات ہوئے
دَو سرا کا غرور تجھ سے ہے

ہے تری یاد میرا سرمایہ
روح و جاں کا سُرور تجھ سے ہے

روزِ محشر نہ ہو گی فکر اسے
خوف زینبؔ کا دُور تجھ سے ہے

❀❀❀

روشن تھے یوں فلک پہ نہ شمس و قمر کبھی
ظلمت تھی ایسی شب کی نہ تھی یوں سحر کبھی

جب تک ہوئی نہ فرش پہ آمد حضورؐ کی
ایسی نہ تھی فضا یہ معطر مگر کبھی

تشریف لائے آپؐ تو دنیا بدل گئی
کسریٰ کے قصر کی نہ ملی پھر خبر کبھی

آنے سے قبل آپؐ کے روشن نہ تھا جہاں
مہکے ہوئے چمن تھے نہ یہ بام و در کبھی

ہر لمحہ بڑھ رہی ہے یہاں شانِ مصطفیٰؐ
ہوتے نہ گر حضورؐ، نہ تھے بحر و بر کبھی

کِھلتے نہ تھے زمیں پہ چمن در چمن گلاب
خوشبو نہ تھی ہوا میں نہ ایسا اثر کبھی

جس کے لیے سجائے خدا بزمِ کائنات
آیا نہ کائنات میں ایسا بشر کبھی

ہر درد کی دوا ہے حبیبِؐ خدا کے پاس
ایسا ملا نہ دہر کو پھر چارہ گر کبھی

ہم کو درِ رسولؐ پہ رب نے بلا لیا
اس سے بڑی ملی نہ خوشی کی خبر کبھی

دل کے امیر ان کی گلی کے فقیر ہیں
ان کے غلام ہوتے نہیں در بدر کبھی

تفسیرِ کائنات ہے اُن کی حدیثِ پاک
ایسا شجر ہے یہ کہ نہیں بے ثمر کبھی

زینبؑ حضورؐ کے درِ اقدس پہ مانگنا
جاتا ہے رائیگاں نہ دُعا کا اثر کبھی

پھول رستوں پہ بچھا دو کہ حضورؐ آتے ہیں
شمعیں آنکھوں کی جلا دو کہ حضور آتے ہیں

عارضِ رُوئے محمدؐ کی ضیا کافی ہے
اب دیئے سارے بجھا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

اے خدا رُوئے محمدؐ کی لقا سے دل کو
جلوۂ طور بنا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

دست بستہ ہی درودوں کے سناؤ نغمے
سر عقیدت سے جُھکا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

جستجو اِن کی تہِ خاک بھی ہو گی مجھ کو
خواب آنکھوں میں سجا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

ہستیٔ سرورِؐ عالم ہو نظر کا محور
دھیان ہر شے سے ہٹا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

میرے خالق مری آنکھوں سے یہاں غفلت کے
سب حجابات اٹھا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

کِھل گئے پُھول ، ہُوا محوِ ثنا مُرغِ چمن
مژدہ یہ سب کو سنا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

اسمِ احمدؐ ہی ہے لاریب دلوں کی تسکیں
درد و غم سارے بھلا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

حالتِ زار بھی رو رو کے سناؤ ان کو
زخم دل کے بھی دکھا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

ان کی توصیف میں لکھے ہیں جو پیارے نغمے
بس وہی ان کو سنا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

ان پہ ماں باپ فدا ہوں مرے، سب کچھ قرباں
جان و دل اُن پہ لٹا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

شاہؑ کی دید کی پیاسی ہیں نگاہیں زینبؑ
تشنگی ان کی مٹا دو کہ حضورؐ آتے ہیں

تیری گلیوں میں بکھر جاؤں ہوا کی صورت
سبز گنبد سے لپٹ جاؤں صبا کی صورت

تیری توصیف سے بنتی ہے غِنا کی صورت
رنگ دیتا ہے ترا ذکر حِنا کی صورت

آج عشّاق تری دید کی خاطر آقاؐ
مسکراتے ہوئے دیکھیں گے قَضا کی صورت

دیدہِ نم ہے فروزاں ، دلِ مُضطر شاداں
ہم نے دیکھا تری الفت کو وفا کی صورت

ان کے دیدار میں اللہ کا جلوہ دیکھے
دیکھنا چاہے جو اِنسان خدا کی صورت

نور جو لایا تھا جبریلِ امیں اِقْرَا کا
بن گیا شمسِ جہاں تاب ، حرا کی صورت

جب ترے عشق میں گزرے گی مری عمرِ عزیز
آ بھی جائے تو قضا ہو گی بقا کی صورت

اپنے محبوبؐ پہ قربان کیے جاتا ہے
فرش تا عرش خدا ارض و سما کی صورت

ہیں احادیث کے ابواب ضیا بار سبھی
دیکھ لیتے ہیں ترے حسنِ ادا کی صورت

ابتدا جب کی ترے نام سے میں نے شاہاؐ!
عرش پر آئی نظر میری دُعا کی صورت

بخشش و جُود و کرم، لطف و عنایت زینبؔ
اُن کی دہلیز سے ملتی ہے عطا کی صورت

❁❁❁

تیری چوکھٹ پر زمیں ہو آسماں ہو، میں نہ ہوں؟
بزم میں تیری ہجومِ عاشقاں ہو، میں نہ ہوں؟

بارگاہِ ناز میں حاضر ہوں سب تیرے غلام
دِلربا ، دِلکش ترا شیریں بیاں ہو ، میں نہ ہوں

ایک مشتِ خاک ہوں پر حسرتیں ہیں بے شمار
لامکاں ہو، تذکرہٗ کُن فکاں ہو، میں نہ ہوں

بام و در پر رکھ دیئے ہیں اپنی آنکھوں کے چراغ
تیری راہوں میں منوّر کہکشاں ہو، میں نہ ہوں

ہو امامت شاہِؐ والا کی ، صفیں آراستہ
شہرِ طیبہ میں صحابہؓ کی اذاں ہو، میں نہ ہوں

حریمِ نور

پھول کِھلتے ہوں جہاں تیرے تبسّم سے شہاؐ !
چار سُو پھیلا ہوا باغِ جناں ہو ، میں نہ ہوں

بُوئے گُل رقصاں ہوا کے دوش پر گلشن میں ہو
ذکر سے تیرے مہکتا گلستاں ہو، میں نہ ہوں

ابرِ رحمت ہر گھڑی برسے جہاں آقاؐ ترا
پھر خدا مخلوق پر یوں مہرباں ہو، میں نہ ہوں

جلوہ گر ہوں وہ ہجومِ عاشقاں میں جب کبھی
اور ثنائے مصطفیٰؐ وردِ زباں ہو ، میں نہ ہوں

جلوہ آرا درمیاں اصحابؓ کے ہوں جب حضورؐ
منعقد بزمِ نبیؐ شایانِ شاں ہو، میں نہ ہوں

راہیٔ ملکِ عدم زینبؓ نہ ہو جاؤں کہیں
غیر گر ان کے حرم کا پاسباں ہو، میں نہ ہوں

❀❀❀

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

آقاؐ تیری رحمت کی گھٹا سب کے لیے ہے
یہ فیض یہ بخشش یہ عطا سب کے لیے ہے

ہیں ارض و سما نور سے سرکارؐ کے روشن
اُس نیرِّ تاباں کی ضیاء سب کے لیے ہے

بے خوف چلیں گے تری رحمت کے سہارے
بازار شفاعت کا کُھلا سب کے لیے ہے

منظر ترے روضے کا دل آویز بہت ہے
انوار سے لبریز فضا سب کے لیے ہے

خوش بخت ہی آتے ہیں زیارت کو مدینے
دربار فضیلت کا کُھلا سب کے لیے ہے

موقوف نہیں کافر و مومن پہ ذرا بھی
سرورؐ تری الفت کا صلہ سب کے لیے ہے

طیبہ کی فضا میں جو صبا گھول رہی ہے
گیسو کی مہک تیری شہاؐ سب کے لیے ہے

بس ایک نظر ہے تیرے بیمار کو کافی
اے کنزِ کرم دستِ شِفا سب کے لیے ہے

یزداں نے بنایا ہے تجھے رحمتِؐ عالم
یہ شہر ترا دارِ بقا سب کے لیے ہے

دہلیز پہ بیٹھی ہوئی زینبؔ کو خبر ہے
زاہد ہو کہ عاصی ہو ، دُعا سب کے لیے ہے

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرشِ عظیم کا ہے ستارا تمہارا نام
دلکش ہے ، دلرُبا ہے ، دل آرا تمہارا نام

رُخ میں ہے چاندنی کی چمک گیسوؤں میں شام
ربّ کی تجلّیوں کا نظارا تمہارا نام

تاباں ہے زیست صورتِ انوارِ لم یزل
رب کی مشیّتوں کا اشارا تمہارا نام

دیدِ حبیبؐ ، کوثر و تسنیم کا ہے جام
دل میں اتر گیا ہے یہ پیارا تمہارا نام

محبوبِؐ کردگار ، دعائے خلیل ہو
ربّ نے فرازِ عرش پہ لکھا تمہارا نام

پلکوں میں عاشقوں نے پرویا تمہارا نام
دھڑکن میں دل کی ہم نے بسایا تمہارا نام

سب حاملانِ عرش نے مل کر پڑھا درود
رُوح الامینؑ نے جیسے پکارا تمہارا نام

ڈھونڈے گی یومِ حشر تلک ہر نظر تمہیں
ہر شخص کا بنے گا سہارا تمہارا نام

جتنے شکستہ دل ہیں انھیں حوصلہ دیا
آنکھوں سے بے کسوں نے لگایا تمہارا نام

لمحوں میں کردگار نے بگڑی سنوار دی
مشکل میں جب کسی نے پکارا تمہارا نام

ہو ذکر سے تمہارے دہن مُشکبو مدام
منہ میں مٹھاس گھول دے میٹھا تمہارا نام

طوفاں میں ہو گئے ہو سفینے کے ناخدا
موجوں میں بن گیا ہے کنارا تمہارا نام

زینبؑ کو ہے خبر کہ بڑی مشکلوں میں ہے
درمانِ درد و غم کا مسیحا تمہارا نام

غلام جانبِ دیارِ شاہؐ چل پڑے سنو
لبوں پہ ان کے ذکر کے سجے ہیں زمزمے سنو

نظر نظر میں آرزوئے دید کی ہے جستجو
بہت ہیں دل میں خواہشیں، بڑے ہیں ولولے سنو

دیارِ مصطفےٰؐ میں ہے سرور و کیف کی فضا
محب سبھی خوشی سے ہمکنار ہو گئے سنو

قدم قدم پہ ہے کرم حرم میں چار سو بہم
ہزار رحمتوں کے در نبیؐ کے ہیں کُھلے سنو

جو کشتگانِ شوق ہیں ہر آن ہر گھڑی یہاں
لبوں پہ گُل درود کے انہی کے ہیں سجے سنو

دل و نظر کو مل گئی جِلا درِ رسولؐ پر
پہن لیے ہیں روح نے بھی پیرہن نئے سنو

دل و جگر اُجالتے ہیں سوزِ ہجرِ شاہؐ سے
فسونِ دردِ عشقِ شہؐ سے ہم نہیں بچے سنو

دلوں کا مدحتِ نبیؐ ہی سرمدی سُرور ہے
اگرچہ تاحیات ہوں یہاں پہ رت جگے سنو

نگارِ گلستاں مرے نبیؐ کے دم قدم سے ہے
گلاب ، زینبؔ ان کے واسطے سدا کِھلے سنو

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

تجھ کو اصحابؓ نے دیکھا تو شہاؐ بھول گئے
اپنی آنکھوں کو جھپکنا بخدا بھول گئے

جب سے دیکھی ترے چہرے کی ملاحت تب سے
محوِ دیدارِ نبیؐ ارض و سما بھول گئے

دیکھتے رہ گئے روضے کی سنہری جالی
ہم دُعا مانگتے رہنے کی ادا بھول گئے

جان کے ہم ہوئے گم اُن کے گلی کوچوں میں
اپنی جا ، اپنے ٹھکانے کا پتہ بھول گئے

جم گئی گنبدِ خضرٰی پہ نظر پڑتے ہی
کیف اک یاد رہا اور تھا کیا بھول گئے

ان پہ ہوتی ہے سدا لطف و کرم کی بارش
جو رضا چاہیں تری اپنی رضا بھول گئے

جن کی بگڑی ہوئی تقدیر بنائی شہؐ نے
لوحِ تقدیر پہ قسمت کا لکھا بھول گئے

گوشے گوشے میں حرم کے تجھے ڈھونڈا ہم نے
اے دلِ زار ! کہاں تجھ کو بتا بھول گئے

گوشۂ ارضِ جناں پر تری عزّت کی قسم
کیا رہا یاد ہمیں ، کیا نہ رہا بھول گئے

قبر کا خوف تھا اوراس میں سوالات کا ڈر
جب سنا آئیں گے محبوبِؐ خدا ، بھول گئے

گور جب نورِ رخِ شاہؐ سے روشن دیکھی
کب اندھیرا تھا محب یہ بخدا بھول گئے

جام جب ساقیٔ کوثر نے پلایا ہو گا
ہم ہر اک ذائقہ، ہر شے کا مزا بھول گئے

ہاتھ اُٹھائے تھے دُعا کے لیے زینبؑ لیکن
وہ تصور میں جو آئے تو دعا بھول گئے

وہی دیتے ہیں دنیا میں سہارا بے سہاروں کو
عطا کرتے ہیں خوشیاں بے کسوں کو، غم کے ماروں کو

جمالِ رُوئے انور سے تری ملتی ہے زیبائی
حسیں جھرنوں کو شاہاؐ ، گنگُناتے آبشاروں کو

سبق سیکھا نیاز و عجز کا تجھ سے محبّوں نے
طریقِ فقر سکھلایا جہاں کے تاجداروں کو

سرور و کیف سے تر ہے سحر، شب لطف و راحت سے
یہاں ملتی ہے تسکیں قلب کی کیا بے قراروں کو

کرم کا آستاں ہے دَر نبیؐ کا ، کنزِ رحمت ہے
ملا فیضانِ عشقِ مصطفیٰؐ ہم بے سہاروں کو

تمہارا حسنِ عالم تاب ہے یہ سرورِؐ عالم
کہ جس کے نور نے چمکا دیا ہے شرمساروں کو

ہوئی ہے ابتدا اُن سے ، رہے گی اِنتہا اُن پر
سمجھ لے جو نہیں سمجھا مشیّت کے اشاروں کو

فلک پر چاند سورج بھی تری الفت کے داعی ہیں
کیا ہجرِ نبیؐ نے کتنا آزردہ ستاروں کو

خزاں گلشن سے جائے گی ہمیشہ کے لیے زینبؔ
یہ مژدہ وادیٔ طیبہ سے آیا ہے بہاروں کو

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تیری چشمِ عنایت سے فیض یاب ہوا
وہ کامیاب ہوا اور بے حساب ہوا

ہم اس رسولؐ کی امّت میں ہو گئے شامل
جو آسمانِ رسالت کا آفتاب ہوا

جبیں کے نور سے روشن ہیں ماہ و مہرِ منیر
جمال خُلدِ بریں کا ترا شباب ہوا

خجل تھا ، اَبر میں اس نے چھپا لیا چہرہ
تری جبیں کے مقابِل جو ماہتاب ہوا

سُرور ہے مرے دل میں ، مہکتی خوشبو ہے
دہن درود سے مشکِ ختن ، گلاب ہوا

میرا ہُنر تو جہاں میں ثنائے خواجہؐ ہے
ہر ایک حرفِ ثنا باعثِ ثواب ہوا

وہ جس کے دل میں ہے آلِ رسولؐ کی الفت
نبیؐ کی بزم سے لاریب باریاب ہوا

خدا بھی عرش پہ پڑھتا درود ہے زینبؔ
اسی سے زیست کا روشن ہر ایک باب ہوا

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جمالِ رُوئے تاباں ترا شاہؐ دیکھتے ہیں
سرِلامکاں ملائک تری راہ دیکھتے ہیں

ترے نور سے فروزاں ہے زمیں کا گوشہ گوشہ
کبھی مہر دیکھتے ہیں ، کبھی ماہ دیکھتے ہیں

تو جو صادق و امیں ہے، تری ہر ادا حسیں ہے
جو صفائے قلب بخشے وہ نگاہ دیکھتے ہیں

سرِ لامکاں ہیں چرچے ، ترا ذکر ہو رہا ہے
اے عرب کے چاند ہر سو تری چاہ دیکھتے ہیں

کوئی آرزو سوائے درِ مصطفیٰؐ نہیں ہے
مری آہِ نیم شب کو میرے شاہؐ دیکھتے ہیں

وہ حسین خُلق و سیرت ، ہے کمالِ آدمیت
تری شان کے ہی شایاں ترا جاہ دیکھتے ہیں

شہِ بحر و برؐ کی الفت ہے شفیعِ روزِ محشر
نہ حساب لیں فرشتے، نہ گناہ دیکھتے ہیں

بڑی الفت و محبّت ، کوئی جذبۂ عقیدت
ترے عاشقوں کے دل میں بے پناہ دیکھتے ہیں

یہ جمال وحسن اُن کا ، یہ کمالِ خُلق زینبؔ
کہ غلام بن کے ان کے سبھی شاہؐ دیکھتے ہیں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تمہارا آستاں دیکھا کریں
محورِ ہر دو جہاں دیکھا کریں

ہو دیارِ مصطفیٰؐ جب سامنے
روبرو باغِ جِناں دیکھا کریں

فرش سے تا عرش اربابِ نظر
اک ہجومِ قُدسیاں دیکھا کریں

حیرتیں حیرت زدہ ہونے لگیں
جب طوافِ عاشقاں دیکھا کریں

بارگاہِ قُدس کو بے ساختہ
مثلِ نورِ بے کراں دیکھا کریں

کون آنکھوں میں جچے ان کے سوا
ان سا دنیا میں کہاں دیکھا کریں

جالیاں ، محراب و منبر ہم ترے
کفشِ پا کے بھی نشاں دیکھا کریں

یہ مراتِب عظمتیں شاہِؐ اُمم!
آپؐ کے شایانِ شاں دیکھا کریں

عارضِ رُو کی لطافت بے گماں
ہم گلُوں کے درمیاں دیکھا کریں

سنگِ دَر پر مصطفٰیؐ کے سجدہ ریز
چاند ، سورج ، کہکشاں دیکھا کریں

کوچہ و بازار میں طیبہ کے ہم
ان کے قدموں کے نشاں دیکھا کریں

حریمِ نور

جو نبیؐ کی آبرو پر جان دیں
وہ کہاں سُود و زِیاں دیکھا کریں

جب پڑھیں ذاتِ محمدؐ پر درود
دشتِ جاں کو گلستاں دیکھا کریں

حالِ دل بھی جانتے ہیں سب حضورؐ
لا مکاں کو بے گماں دیکھا کریں

ہیں عطائے رب سے آقاؐ باخبر
بے شبہ ہر دو جہاں دیکھا کریں

جس کسی کو ان سے نسبت ہو گئی
رشک سے سب انس و جاں دیکھا کریں

کوئی آیا ہے نہ ان سا دہر میں
ان سا دنیا میں کہاں دیکھا کریں

فرش سے تا عرش اربابِ نظر
بالیقیں حسنِ نہاں دیکھا کریں

جو فنائے عشقِ احمدؐ ہو گئے
وہ عطائے جاوداں دیکھا کریں

کشمکش میں تلخ لمحوں کی شہاؐ !
ہم ترا شیریں بیاں دیکھا کریں

لوگ جب کون و مکاں دیکھا کریں
ہم تمھارا آستاں دیکھا کریں

جو خدا کی شان سے ہیں آشنا
وہ حروفِ کُن فکاں دیکھا کریں

وجہِ دو عالم بنے شاہِ اُمم
ہم زمیں و آسماں دیکھا کریں

حریمِ نور

اسمِ احمدؐ کا تصور باندھ کر
اپنے گھر کو گلستاں دیکھا کریں

جو فنائے ذاتِ احمدؐ ہو گئے
وہ عطائے جاوداں دیکھا کریں

ان کی الفت سے ہوئے جو فیض یاب
ہر زمانہ مہرباں دیکھا کریں

جانثارانِ محمدؐ بے گماں
ان کو اپنے درمیاں دیکھا کریں

جن پہ چشمِ رحمتِ عالم ہوئی
ان پہ لطفِ بے کراں دیکھا کریں

زینبؔ مضطر ترے دَر چل پڑے
لوگ جب فانی جہاں دیکھا کریں

❁❁❁

تم سا محبوبؐ کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں
مہرباں رب نے کوئی اور بنایا ہی نہیں

آپؐ سا چشمِ فلک نے کبھی دیکھا ہی نہیں
خُوب رُو ان سا کہیں دہر میں آیا ہی نہیں

روئے تاباں کی ترے گیسوئے دوتا کی قسم
تجھ کو چاہا تو کسی اور کو چاہا ہی نہیں

دیدۂ و دل میں کوئی اور سمایا ہی نہیں
دل تری دید سے اصحابؓ کا بھرتا ہی نہیں

جب سے دیکھا ہے شہاؐ آپؐ کے چہرے کا جمال
تب سے عشاق نے چہرہ کوئی دیکھا ہی نہیں

حریمِ نور

عشقِ سرورؐ میں اگر کوئی فنا ہو جائے
بعد از مرگ بھی جیتا ہے وہ مرتا ہی نہیں

ان کی تخلیق میں ہے نور خدا کا شامل
اس لیے فرش پہ سرکارؐ کا سایہ ہی نہیں

آپؐ کے حسنِ جہاں تاب کو جو بھی دیکھے
پھر وہ حیرت سے کبھی آنکھ جھپکتا ہی نہیں

ذاتِؐ اقدس پہ ہے سو جاں سے فدا ماہِ تمام
تجھ کو دیکھا تو کسی اور کو دیکھا ہی نہیں

ہے فقط روضۂ اقدس ہی نظر کا محور
اب نگاہوں میں تو منظر کوئی جچتا ہی نہیں

اسمِ اطہر کو لکھا قلب و جگر پر میں نے
جب سے تحریر کیا تب سے مٹایا ہی نہیں

بن چکا ہے یہی طیبہ کے مکیں کا مسکن
اب کسی غیر کا اس دل میں بسیرا ہی نہیں

محفلِ شہؐ میں رہوں بس یہ تمنّا ہے مری
ما سوا بزمِ نبیؐ دل کہیں لگتا ہی نہیں

ایک پل بھی نہ تری یاد سے غافل گزرے
یوں بھی ہو رب نہ کرے یہ کبھی سوچا ہی نہیں

صورتِ شمع ہیں سوزِ غمِ فرقت سے محب
بزم روشن ہے ، دیا کوئی جلایا ہی نہیں

ہم کو اس بات کا لاریب یقیں ہے یا رب
جو محمدؐ کا ہے وہ حُزن میں رہتا ہی نہیں

جب سے طیبہ کی دل آویز فضا دیکھی ہے
تب سے دل اور کسی شہر میں لگتا ہی نہیں

وردِ اسمِ شہؐ والا ہے دلوں کی تسکیں
ذکر ان کا مجھے گرنے کبھی دیتا ہی نہیں

مسندِ عرش پہ ہوتے ہیں مکیں شاہؐ امم
مرتبہ ایسا کسی اور نے پایا ہی نہیں

نقش ہے اسمِ نبیؐ روزِ ازل سے دل پر
یہی تحریر ہے کچھ اور تو لکھا ہی نہیں

گنبدِ سبز قرارِ دل و جاں ہے زینبؔ
اِس کے سائے میں کسی غم نے ستایا ہی نہیں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نگاہِ لُطف تری جانے کیا سے کیا کر دے
گناہگار کو اک پل میں پارسا کر دے

سخی ہے ایسا سخاوت کی انتہا کر دے
گدائے در کو سکندر وہ بادشہ کر دے

کرم کی ایک نظر رحمتِؐ دو عالم کی
دلِ سیاہ کو لمحوں میں آئینہ کر دے

سُرورِ جاں بھی یہی، دل کا چین بھی یا رب!
نبیؐ کے عشق سے ہر دل کو آشنا کر دے

مُرادِ قلبِ حَزیں ہے درِ حبیبِؐ ، خدا !
یہ جستجو یہ تمنّا مری سَوا کر دے

وہ روح و قلب کا ایسا طبیب ہے اے دل!
بقا کے راز سے عاشق کو آشنا کردے

کریم ہے وہ ، رؤف و رحیم ہے ایسا
وہ جس پہ چاہے کرم اس پہ بے بہا کردے

ملا ہے ان سے ہی ہستی کو روشنی کا سُراغ
نظر کے نور سے ذرّوں کو مہر سا کر دے

کبھی تو عالمِ رویا میں اے اَزل کے حسیں!
لِقا سے اپنے محبّوں کو آئینہ کردے

فلک کو چیر کے جائے تری نظر زینبؔ
حجاب دور ہوں آقاؐ اگر دُعا کر دے

خوشبو سا بکھر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں
سر تا پا سنور جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

ہر سمت گلابوں کے پھولوں سے بھرے رستے
ملتے ہیں جدھر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

جس جا تری آمد پر رحمت کی گھٹا برسے
حسرت ہے اُدھر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

ذرّے بھی یہاں مثلِ خورشید چمکتے ہیں
میں یوں بھی نکھر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

حاضر ہوں کبھی یوں بھی آقاؐ ترے کوچے میں
لوٹوں نہ اگر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

تیرے دلِ اطہر میں اک خاص جگہ لے لوں
میں کام وہ کر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

دیدِ رخِ زیبا ہو مجھ کو جو کبھی شاہاؐ !
دنیا سے گزر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

ہر گام پہ جس رستے رحمت کے فرشتے ہوں
تاحدِ نظر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

طیبہ میں ہوا میری مٹی کو اڑا دینا
ہر سمت بکھر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

پھر سے درِ اقدس کو دیکھوں یہ تمنّا ہے
میں بارِ دِگر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

نقشِ کفِ پا ڈھونڈوں ہر جا تیرے رستوں پر
صدیوں سے گزر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

ہو الفتِ سرورؐ کی پر کیف فضا جس میں
میں بہرِ سفر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

ہر لمحہ رہے ایسی طیبہ کی تڑپ زینبؔ!
آؤں ، تو نہ گھر جاؤں آقاؐ تری گلیوں میں

طیبہ کو چلے پھر تری الفت کے طلب گار
بے چین ہیں فرقت سے محبّوں کے دلِ زار

سرکارؐ دوا ان کے لیے ہے ترا دیدار
پائیں تو شفایاب ہوں سارے ترے بیمار

ہر شے سے ٹپکتی ہیں یہاں نُور کی بوندیں
ہر سمت ہیں رحمت کے فرشتے شہِ ابرارؐ !

ہے عارضِ تاباں کی دمک شمس و قمر میں
گھنگھور گھٹائیں ہیں کہ زلفیں ہیں ضیا بار

در سے ہی ترے ہو کے رہِ خُلدِ بریں ہے
فردوس کی مانند ہیں طیبہ کے چمن زار

حریمِ نور

بارش ہے کہ اکرام کی برسات ہوئی ہے
رحمت کے برستے ہیں فضا سے ترے انوار

چلتی ہے صبا گنبدِ خضرا کو جو چُھو کر
خوشبو میں بساتی ہے ترے کوچہ و بازار

دربار پہ جاؤ تو یہی زادِ سفر لو
اک نورِ بصیرت ہو ، فقط اک دلِ بیدار

سنگِ درِ محبوبؐ پہ ہیں محوِ تمنّا
کچھ عابد و زاہد ہیں تو کچھ ہم سے گنہگار

جلوہ ترے روضے کا قرارِ دلِ حیراں
تسکینِ دل زار ترے گنبد و مینار

عرفاں تری ہستی کا ملے رب سے دُعا ہے
اک سوز مرے دل میں ہو اور حسرتِ دیدار

یہ قلبِ حزیں ہے تری یادوں کا ٹھکانا
آنکھوں کے دریچوں میں بسا ہے ترا دربار

سب ہیچ ہیں نظروں میں جہاں بھر کے خزانے
عشاق ہیں دیدِ رخِ زیبا کے طلب گار

حسرت ہے شہاؐ بارِ دگر در پہ بلائیں
بر آئی نہیں، چشمِ تمنّا ہے گہُر بار

زینبؔ پئے دیدارِ نبیؐ چاہنے والے
رکھتے ہیں نگاہوں میں درِ احمدِ مختارؐ

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجہِ تخلیقِ ہر دو جہاں آپؐ ہیں
سرِّ کُن کے فقط رازداں آپؐ ہیں

نازشِ قُدسیاں ، ثروتِ انس و جاں
سرورِؐ خُلد ، رشکِ جِناں آپؐ ہیں

سج گئی بزمِ کونین جن کے لیے
وہ مشیّت کا رازِ نہاں آپؐ ہیں

نظمِ ارض و سماوات ہے آپؐ سے
بزمِ ہستی کے روحِ رواں آپؐ ہیں

خاتمؐ المرسلیںؐ ، خِلقتِ اوّلین
شاہکارِ اَزل بے گماں آپؐ ہیں

رحمت العالمیں ! اے ازل کے حسیں !
منبعِ جُود جانِ جہاں آپؐ ہیں

اے شفیعؐ الاُمم! بحرِ لطف و نگاہِ کرم
قلزمِ رحمتِ بے کراں آپؐ ہیں

اے سراپا کرم ، مُحتَشَم ، ذِی حشم!
رحمتِ خالقِ انس و جاں آپؐ ہیں

ہر صحیفہ ہے آقاؐ بشارت لیے
ہر زمانے کا دارُالاماں آپؐ ہیں

آپ ہی کی رضا ہے رضائے خدا
جو ہے محبوبِؐ رب بے گُماں آپؐ ہیں

جن کی حمد و ثنا ہے سرِ لامکاں
حق یہی ہے وہ شاہِؐ شہاں آپؐ ہیں

حریمِ نور

ہے صحیفوں میں ذکرِ مبیں آپؐ کا
خالقِ حق کا حُسنِ بیاں آپؐ ہیں

ابرِ رحمت برستا رہے آپؐ کا
بخشش و فیض کا آسماں آپؐ ہیں

ڈال دیں عاصیوں پر نگاہِ کرم
شافعِٔ حشر ، نورِ زماں آپؐ ہیں

رشکِ شمس و قمر ، ثروتِ بحر و بر
ظلمتِ شب میں بھی ضَوفشاں آپؐ ہیں

خَلق کر کے خدا نے قلم رکھ دیا
آپؐ سا تھا ، نہ ہو گا ، جہاں آپؐ ہیں

ابرِ رحمت برستا رہے آپؐ کا
فیض و بخشش کی جُوئے رواں آپؐ ہیں

حریمِ نور

شاہدِ عرشِ اعظم ، سرِ لامکاں
سرورؐ بزمِ کون و مکاں آپؐ ہیں

واسطہ آپؐ ہی کا تو رب کو دیا
خالق و خَلق کے درمیاں آپؐ ہیں

ہم کو تابانئ رُوئے شہؐ کی قسم
ایک عالم پہ روشن ، عیاں آپؐ ہیں

باخبر ، باعمل ، محرمِ ذاتِ حق
بے بہا منزلوں کا نشاں آپؐ ہیں

رب کی تخلیقِ اوّل ہے نور آپؐ کا
اولیں ، آفریں جانِ جاں آپؐ ہیں

مہر کی اک نظر آج زینبؔ پہ بھی
کنزِ اکرام بھی ، مہرباں آپؐ ہیں

❁❁❁

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلک ، بحر و بر مصطفیٰؐ کے نثار
ملک ، انس و جاں ہر ادا کے نثار

محبت میں دونوں کا ثانی نہیں
حبیبِؐ خُدا ہیں خُدا کے نثار

ابھی تو ہوئی اِبتدائے ثنا
تری مُنتہائے ثنا کے نثار

مُحب بھیجتے ہیں درُود و سلام
تری ہستیٔ با صفا کے نثار

بنا روضۂ پاک جس جا ترا
ہے عرشِ خدا اس جگہ کے نثار

طوافِ دیارِ نبیؐ کو چلی
صبا ہے شہِؐ دو سرا کے نثار

گئی سُوئے دارِ حبیبِؐ خدا
گھٹا ہو گئی نقشِ پا کے نثار

جو آمد سے شہؐ کی مہکنے لگیں
انھی وادیوں کی فضا کے نثار

تبسُّم پہ نذرانۂ جاں بھی دیں
مُحب ہو گئے اِس اَدا کے نثار

فرشتوں نے جب ذکرِ احمدؐ کیا
ہوئے دو جہاں مجتبیٰؐ کے نثار

جناں ان کی زینبؔ رہے مُنتظر
جو دل سے ہیں آلِ عبا کے نثار

❁❁❁

رَوشنی جو ہے مہ و مہر میں اور تاروں میں
ہے ترے حسنِ جہاں تاب کی ان ساروں میں

ہر نبیؑ نے تری عَظمت کا کیا ہے اِظہار
تری توصیف صحیفوں میں ہے، سِپاروں میں

ناز کرتے ہیں بجَا سرورِؐ عالَم پہ رُسُل
آپؐ شہکار ہیں اللہ کے شہپاروں میں

ہے سرِ حشر رَسولوں کو ضرورت ان کی
دھوم ہے ان کی شفاعت کی گنہگاروں میں

رُخ بہاروں کا مدینے کی طرف ہے تب سے
آمدِ رشکِ قمر جب سے ہے گُل زاروں میں

ڈھونڈتے ہیں سبھی عشّاق نہ جانے کیا کیا
تری گلیوں، ترے کوچوں، ترے بازاروں میں

دردِ فُرقت سے جو رویا تھا کبھی خشک تنا
وہ بھی شامل ہے شہاؐ تیرے پرستاروں میں

ان کے مولود کی ساعت ہے مُبارک کتنی
رنگ و خوشبو کی ہے برسات چمن زاروں میں

رب نے بے مثل بنا کر انہیں بھیجا زینبؔ
ذکرِ محبوبؐ کیا عرش کے میناروں میں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اسمِ اطہر کا تصّور مری بینائی ہے
قلب نے ذکرِ محمدؐ سے جِلا پائی ہے

بزمِ ہستی ہے ترے حسنِ عمل سے رَوشن
یا ترے حسنِ جہاں تاب کی رعنائی ہے

عاصیوں کو بھلا وحشت سرِ محشر کیوں ہو
تیری رحمت نے شفاعت کی قسم کھائی ہے

آ گئے ہیں رخِ مہتاب پہ کالے بادل
یا تیرے گیسوئے دَوتا کی گھٹا چھائی ہے

دو جہانوں میں ہے محبوبِؐ خدا دُھوم تری
ہر زمانہ ترا دیوانہ ہے ، شیدائی ہے

منتظر کب سے ہے در پر ترے گیسو چُھونے
اذن دیں احمدِؐ مختار صبا آئی ہے

آستانے سے تہی دست نہ جائے زینبؔ
ہر سوالی کی مدد آپؐ نے فرمائی ہے

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

ہم نے دَربار نبیؐ سے جو گزرتے دیکھا
نور میں گُنبد و مینار کو ڈھلتے دیکھا

قُدسیوں نے تری عظمت کے ترانے گائے
جب تجھے عرشِ معلٰی پہ اُترتے دیکھا

عَرش بھی گُنبدِ خضرا کے ہے بوسے لیتا
آسماں کو بھی درِ شاہؐ پہ جھکتے دیکھا

وادیٔ نور میں طیبہ کے ہر اک پتھر کو
صورتِ گوہرِ نایاب دمکتے دیکھا

زلفِ واللیل کی خُوشبو کی مہک پانے کو
ان کی گلیوں میں بہاروں کو لپکتے دیکھا

حریمِ نور

نور سے شاہؐ کی وادی کو چمکتے دیکھا
مشک و عنبر سے دریچوں کو مہکتے دیکھا

جاں نثارانِ محمدؐ کو بوقتِ رخصت
غم زدہ اشک بہاتے ہوئے جاتے دیکھا

غنچہ و گُل ہیں سدا نغمہ سرا جس کے لیے
حمد میں اس کی عنادِل کو چہکتے دیکھا

جب اٹھا دستِ دعا ، بھیگتے چہرے دیکھے
سیل اشکوں کا ہر اک آنکھ سے بہتے دیکھا

شہؐ کی عظمت کی قسم ان کے درِ رحمت پر
شہر یاروں کو بھی دربار کے منگتے دیکھا

بارہا سیدِ ابرار کی خدمت کے لیے
آسمانوں سے فرشتوں کو اُترتے دیکھا

بس ترا ایک اشارہ تھا کہ ڈوبا سورج
سب نے یکبارگی پھر مڑ کے نکلتے دیکھا

جانثاروں کی فقط پیاس بجھانے کے لیے
انگلیوں سے تری چشموں کو اُبلتے دیکھا

تربتِ احمدِؐ مختار پہ ہر دم زینبؑ
رحمتِ حق کی گھٹاؤں کو برستے دیکھا

بلا کا حُسن اَزل سے تری نِگاہ میں ہے
ہر ایک عاشقِ وارَفتہ تری چاہ میں ہے

یہ کس مقامِ تحیّر میں حسنِ یوسفؑ ہے
جمالِ شاہؐ سے حیرت کی بارگاہ میں ہے

اَزل سے لِکھا گیا ہے اسیرِ عشقِ نبیؐ
جو تری چاہ میں ہے وہ تری پناہ میں ہے

مدام ذکر تمہارا ہی صُبح و شام کروں
گُداز دل میں بسا ہے تپش سی آہ میں ہے

درِ نبیؐ کی گدائی میں لُطف ہے جتنا
نہ تخت و تاج میں رکھا نہ عِزّو جاہ میں ہے

عطا ہوئی ہے جو رُوئے نبیؐ کو زیبائی
نہ بحر و بر میں کہیں ہے نہ مہر و ماہ میں ہے

یہ دل تو چیز ہے کیا جاں بھی تجھ پہ ہے قرباں
ہر اک محبّ کی ، جو آقاؐ تری سپاہ میں ہے

اسی کی ہی تو شفاعت کریں گے محشر میں
یہاں جو ڈوبا ہوا بے طرح گناہ میں ہے

ہر ایک چاہنے والے کی ہے خبر اُن کو
ہر اک مقام پہ زینبؔ نگاہِ شاہؐ میں ہے

جس نے اس حُسنِ جہاں تاب کا جلوہ دیکھا
پھر نہ عالم میں حسیں کوئی نظارا دیکھا

جستجوئے دلِ مُضطر ہے لِقائے سرورؐ
جس کی حسرت میں محبّوں کو تڑپتا دیکھا

حُسنِ یوسف ترے چہرے کی مَلاحت میں کہیں
کھو گیا جب یہ حسیں روپ، سَراپا دیکھا

دم بخود رہ گئے سب دیکھنے والے آقاؐ
چاند چہرے کا جو زُلفوں سے نکلتا دیکھا

ڈال دی ابر کی مہتاب نے چہرے پہ نقاب
رُوئے اَقدس پہ جو انوار کا پہرہ دیکھا

کیفیت وَجد کی طاری ہوئی ان پر سرورؐ
حُور و غلماں نے جو تیرا رخِ زیبا دیکھا

اِنتہا حُسن کی آقاؐ پہ ہوئی دنیا میں
حُسنِ یوسفؑ کو ترے حسن کا صدقہ دیکھا

آرزو میں گُل و بلبل کو تڑپتا دیکھا
دو جہاں کو بھی ترا محوِ تمنّا دیکھا

ہم غبارِ کَفِ پا ہیں ترے قدموں کے نثار
کبریا کو بھی ترا وَالہ و شیدا دیکھا

لا دوا کو بھی جو دیتا ہے شِفائے کامل
ان کی صورت میں جہاں نے وہ مسیحا دیکھا

وادئ نور میں طیبہ کے ہر اک پتھر کو
صورتِ گوہرِ نایاب دمکتا دیکھا

حریمِ نور

ہر ادا ان کی جہاں میں ہے نرالی یکتا
ان کے گلشن کا ہر اک پھول مہکتا دیکھا

عقل نے دل کو اُسی وقت بنایا رہبر
قافلہ ان کے محبّوں کا جو آتا دیکھا

باریابی نہ ہوئی جب تو لگا یوں سرورؔ!
عرصۂ حشر تھا دل پر جو گزرتا دیکھا

عرش نے جُھوم کے چُومے ہیں کفِ پا تیرے
ہفت افلاک نے کیا دبدبہ تیرا دیکھا

یہ اُنہی کا ہی تو ہے اسمِ گرامی زینبؑ
جس کو آدم نے سرِ عرش چمکتا دیکھا

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چار سُو بکھرے ہوئے ہیں عِلم و حِکمت کے گُلاب
یہ مدینہ ہے ، یہاں کِھلتے ہیں جنت کے گلاب

جن کی خوشبو سے مہکتا ہے جہانِ آب و ِگل
ہیں یگانہ اور یکتا باغِ رحمت کے گُلاب

بحر و بر کی وُسعتوں میں ہر طرف پھیلا دیئے
سرورِؐ دنیا و دیں نے نورِ وحدت کے گُلاب

باغِ دینِ مصطفیٰؐ کی ہو گئی رونق فزوں
کِھل اٹھے جب کربلا میں اُن کی عِترت کے گُلاب

خُوب ہیں جُود و سَخا، مِہر و عطا کے سلسلے
باخدا کیا ہیں حسیں ان کی سخاوت کے گُلاب

ہیں رسولوں میں وہی اوّل بھی ، آخر بھی وہی
حشر تک مہکیں گے میرے شہؐ کی عظمت کے گُلاب

زینبؔ اُن کی ذاتِ اقدس پر کروڑوں ہوں دُرود
ہم نے پائے جن کی برکت سے ہدایت کے گُلاب

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

بے کَس و بے بَس و لا چار پہ شفقت دیکھی
آپ کی چشمِ کرم ، بخشش و رحمت دیکھی

شَش جہت آپ کی ہر دل پہ حکومت دیکھی
آپؐ کے حق میں ہی یزداں کی مشیّت دیکھی

رفعتِ عرش بریں تک ہے رسائی تیری
شان دیکھی ہے کسی کی نہ یہ عظمت دیکھی

حُسنِ رُوئے شہِؐ والا کا نہیں ہے ثانی
ہر ادا میں بڑی اللہ کی قدرت دیکھی

سیدیؐ ! شاہِؐ دو عالم ! تیری عظمت کی قسم
سب رسولوں پہ جہاں میں تری سبقت دیکھی

آپؐ نے اپنے لیے کچھ نہیں مانگا رب سے
صرف اُمّت کے گنہ گار کی جنّت دیکھی

منتظر سب ہیں سرِ کوثر و میزان و صراط
اپنی امّت پہ تری خاص عنایت دیکھی

آسماں حشر تلک پھر نہیں دیکھے گا کبھی
آپکے خُلق کی جو رفعت و عظمت دیکھی

ایک عالم ہے تحیّر میں ابھی تک زینبؔ
ان کے اصحابؓ کی جو اُن سے محبت دیکھی

ڈال ایسی نظر ، اے مرے چارہ گر
رُوح تک ہو اثر ، اے مرے چارہ گر

نقش ہیں دل پہ منظر حرم کے حسیں
وہ ترے بام و در ، اے مرے چارہ گر

کچھ خبر تھی نہ اطراف کی ، رکھ دیا
تیری چوکھٹ پہ سر ، اے مرے چارہ گر

مشک و عنبر نے کیسا مُعطّر کیا
تیری دہلیز پر ، اے مرے چارہ گر

حشر میں ہو شفاعت سے تیری شہاؐ!
ہر خطا درگزر ، اے مرے چارہ گر

وردِ لب ہوں درودوں کے نغمے سدا
مرے شام و سحر اے مرے چارہ گر

ذرّہ ذرّہ ترے شہر کا ہو گیا
مثلِ شمس و قمر ، اے مرے چارہ گر

حاضری کیوں نہ پاؤں میں بارِ دگر
یہ یقیں ہو اگر ، اے مرے چارہ گر

میرے ہر شعر کا حرف ہو با اثر
بخش دے وہ ہنر، اے مرے چارہ گر

آج زینبؔ ترے دَم سے ہے سُرخُرو
یہ اسے ہے خبر، اَے مرے چارہ گر

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

عرش پر ہیں ترے تذکرے بے گُماں
ہر طرف دُھوم ہے کیا مکاں ، لامکاں

مرکزِ چشمِ روحُ الامیں آپؐ ہیں
فخرِ کل، نازشِ خالقِ دو جہاں

ذکر کرتے ہیں قُدسی سرِ لامکاں
وجد میں جھومتے ہیں زمیں آسماں

حور و غِلماں کو ہے بس تری جستجو
آرزو عرش کو بھی ہے شاہِؐ زماں !

حرفِ کُن کے ہیں اَسرار تجھ پر عیاں
اک تری ذات ہے وجہِ ہر دو جہاں

حریمِ نور

دو جہاں خلق بس ایک پَل میں ہوئے
معجزہ حرفِ کُن کا ہوا جب یہاں

محوِ حمد و ثنا ہیں ملک ، اِنس و جاں
کیا زمان و زمن کیا مکین و مکاں

ان کے آنے کی جیسے بشارت ملی
ذرّہ ذرّہ زمیں کا ہوا ضوفشاں

گوشے گوشے میں گلشن کے مُرغِ چمن
ہو گیا نغمہ خواں، گلستاں گلستاں

شہؐ کے ابرِ کرم کا ملا سائباں
پا گئے ہم اَماں ، مل گیا پاسباں

رب نثارے ہر اک شے تری ذات پر
عرش کیا، فرش کیا، کیا زمن ، کیا زماں

ہر دو عالم میں ہوتا رہے حشر تک
تذکرہ بس ترا اے شہِؐ اِنس و جاں !

سب مرے کام بنتے گئے اے خدا
جب سے اسمِ محمدؐ ہے وردِ زباں

تاجدارِ حرم تیری تخلیق سے
بے تحاشا ، سدا نور بَرسے یہاں

سبز گُنبد پہ قرباں ہیں ارض و سما
سنگِ در پر جبیں ٹیک دے آسماں

ہے عدو آپؐ کا ہر جگہ بے اماں
مٹ گیا اس کا زینبؔ جہاں سے نشاں

خالقِ زیست کے نبیوں میں نمایاں تم ہو
بے بہا کنزِ کرم ، رحمتِ یزداں تُم ہو

نور آنکھوں کا ہو ، تسکینِ دل و جاں تُم ہو
آزروئے دلِ یوسفؑ ، شہِؐ خوباں تُم ہو

بادۂ وحدتِ حق سب کو پلانے والے
عرشِ اعظم کے مکیں ، زینتِ قرآں تم ہو

ہر صحیفے میں کیا ذکر تمھارا حق نے
اور قرآں میں بھی ہر باب کا عنواں تُم ہو

یوں تو افضل ہیں سبھی رب کے پیمبر لیکن
سیدیؐ جانِ رُسُل ، سب میں نمایاں تُم ہو

حریمِ نور

روشنی مہر و قمر میں ہے تمھاری رقصاں
وسعتِ ارض و سما میں بھی ، درخشاں تُم ہو

ہے گلستاں میں تمہارے ہی بدن کی خوشبو
وجہِ رعنائیٔ گُل ، جانِ بہاراں تُم ہو

حُور و غِلماں نے بھی ہے حُسن کا صدقہ پایا
معدنِ حسنِ جہاں، اے شہِؐ خوباں تم ہو

بعد از رب ہے زمانے میں تمھاری ہستی
سب سے افضل ، کہ خبر گیر و نگہباں تُم ہو

مسکرائیں گے تو کھِل اٹھیں گے غنچے دل کے
اے چمن زارِ کرم ، جانِ گلستاں تُم ہو

کہکشاں، چاند ستارے ہیں تمہارے قُرباں
بے گماں نورِ اَزل، عظمتِ انساں تم ہو

حریمِ نور

ایک ہے بوریا، پیوند لگا ہے ملبوس
اِختیاری ہے، یہ جس فقر پہ نازاں تم ہو

عرشِ اعظم پہ لکھا نام تمہارا پایا
فرش پر جانِ جہاں نیّرِ تاباں تم ہو

ہے تمھی سے ہی مرے قلبِ حزیں کی تسکیں
قرۃُ العین، قرارِ دلِ حیراں تم ہو

رونقِ محفلِ ہستی ہے تمھارے دم سے
ظلمتِ شب میں شہاؐ ! شمعِ فروزاں تُم ہو

ناخدا قُلزمِ ہستی کے ہو طُوفانوں میں
ابنِ آدم کے ہر اک درد کا درماں تُم ہو

بھر دیا کاسۂ دل پیشِ نظر جو بھی ہوا
اے چمن زارِ کرم سب پہ گُل افشاں تُم ہو

بہرہ ور زینبؔ عاصی کو لقا سے کر دیں
نازشِ و فخرِ رُسل ، خُلد کے سلطاں تم ہو

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر زمیں پہ ہے میری نہ آسماں پر ہے
مری نگاہ ترے سنگِ آستاں پر ہے

عطا یہ بخشش و رحمت، ترا کرم آقاؐ
ہراک بشر پہ ہے، بے مایہ، بے زباں پر ہے

سنا دیا جو سرِ حشر پیش آئے گا
بتا دیا ہے جو لاہوت و لامکاں پر ہے

خدا کی شانِ جمالی کے نُور کے مظہر!
تمہارا سایۂ رحمت ہر ایک جاں پر ہے

ہیں میرے دل میں نہاں غم جہان کے سارے
ترا ہی اسمِ گرامی مگر زباں پر ہے

خدا کے حکم پہ موقوف ہر دو عالم ہیں
قیام جن کا فقط حرفِ کُن فکاں پر ہے

جو اختیار ملا ہے تمھیں حبیبؐ خدا
وہ اختیار زمیں پر ہے ، آسماں پر ہے

ہزار لائیں دلیلیں یہ کج نظر اے دل!
مجھے یقیں اُسی جانِ زمن زماں پر ہے

ہیں دردِ فرقتِ شہؑ سے جو مضطرب زینبؑ
سدا پکار انھی کے لب و دہاں پر ہے

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صبح نے تیرے تبسّم سے ضیا پائی ہے
شش جہت میں تری رحمت کی گھٹا چھائی ہے

عارضِ رُوئے محمدؐ کی جو زیبائی ہے
آنکھ سے آئینۂ دل میں اتر آئی ہے

رُوئے انور سے فروزاں ہے زمانوں کی جبیں
کہکشاں ، چاند ، ستاروں نے ضیا پائی ہے

کھو گیا گنبدِ خضرٰی کے نظاروں میں کہیں
گلشنِ دل میں اسی سے تو بہار آئی ہے

اپنی تقدیر پہ نازاں ہو وہ جتنا کم ہے
جس نے سرکارؐ کے قدموں میں جگہ پائی ہے

گل کو خوشبو کی طلب تیرے پسینے سے ہوئی
مسکراہٹ سے تبسّم کی ادا پائی ہے

مدحتِ سیدِ ابرارؐ کی خاطر کم ہے
یہ سماوات کی وسعت ہے جو ، پہنائی ہے

جس پہ نازاں ہے سدا حسن و جمالِ یُوسف
وہ رخِ احمدِ مختارؐ کی زیبائی ہے

ہاں پئے دیدِ نبیؐ مہر و مہ و انجم نے
اپنے چہروں سے ردا ابر کی سرکائی ہے

حد نہیں ان کے مراتب کی، خدا نے زینبؔ
بات یہ اپنے صحیفوں میں بھی فرمائی ہے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اک دیا شاہؐ کی اُلفت کا جلایا میں نے
پھر اِسے دل کے دریچے میں سجایا میں نے

زندگانی کے کسی مُوڑ پہ جانِ ایماں
ایک لمحے کے لیے بھی نہ بھُلایا میں نے

مدحتِ سیدِ ابرارؐ کا دلکش نغمہ
بزمِ سرکارِؐ دو عالم میں سنایا میں نے

اپنے قدموں میں جگہ دیں گے وہ مجھ کو اک دِن
آس کا کوئی دیا بھی نہ بُجھایا میں نے

حد کہیں حُسنِ شمائل کے مَحاسن کی نہیں
اپنے شعروں میں فقط عکس دکھایا میں نے

دل میں پودا تری الفت کا بہت چاہت سے
ہوش جس دن سے سنبھالا ہے لگایا میں نے

تیز ہے جُود و سخا تُند ہوا سے بڑھ کر
بے تحاشا تری دہلیز سے پایا میں نے

روشنی ہو گی اِسی سے ہی دلوں میں زینبؔ
صورتِ نعت جو اک دیپ جلایا میں نے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دی صَدا میں نے یہی دل بھی پُکارا میرا
سیدیؐ ! آپؐ کی نسبت ہے سہارا میرا

آج شاید کہ وہ گُزرے ہیں اسی رستے سے
ایک خُوشبو نے کیا پھر سے احاطہ میرا

دل سے میں جب بھی پڑھوں نورِ مجسم پہ درود
مُشک و عنبر سے مہکتا ہے دریچہ میرا

ہے درُودوں سے فضا مُشکِ خُتن، رَشکِ چمن
آپؐ کے ذکر سے شاداب ہے چہرہ میرا

آپؐ کی چشمِ کرم سے نہ لگے گی ٹھوکر
اب نہ طوفان میں ڈوبے گا سفینہ میرا

آپؐ نے بات جو بگڑی تھی بنائی میری
آپؐ نے ہی تو مقدر بھی سنوارا میرا

ان کی نسبت سے زمانے میں ہے عزت میری
آپؐ سے ہی رہے عقبیٰ میں بھی رشتہ میرا

میں نے قسمت سے محمدؐ کی غلامی مانگی
اُن کی الفت میں ہو ، مرنا ہو کہ جینا میرا

آہ و زاری سے ہلا دی ہے فضا طیبہ کی
اب دلِ زار سنبھالو شہِ بطحاؐ میرا

قلب کو رُخ کی تجلّی سے جِلا دو آقاؐ
طورِ سینا کی ہو مانند یہ سینہ میرا

اُن کی چاہت جو نہ ہوتی تو بھٹکتی رہتی
اُن کی الفت نے ہی ایمان سنوارا میرا

بہرہ ور اپنی شفاعت سے کریں گے مجھ کو
وہ ہی رکھیں گے پسِ مرگ بھی پردہ میرا

عُمر بھر عہدِ وفا اُن سے نبھانا زینبؔ
تاکہ آسان ہو محشر سے گزرنا میرا

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

جب تک ظہور شاہِ ﷺ زمن کا ہوا نہ تھا
دَر نورِ معرفت کا کسی پر کُھلا نہ تھا

چاروں طرف جہاں میں اندھیروں کا راج تھا
صبحِ اماں کی راہ کوئی دیکھتا نہ تھا

دَجل و فریب، ظُلمت و غَفلت کا دور تھا
منزل نہ تھی قریب ، کہیں راستہ نہ تھا

موجوں کی نذر تھے جو سفینے تھے بحر میں
طوفاں میں کشتیوں کا کوئی ناخدا نہ تھا

رہ رو زبون و خوار تھے گمراہ تھے اگر
رہ زن تھے راہ بر بھی کہ خوفِ خدا نہ تھا

حریمِ نور

پتھر تراش کر انہیں اپنا خدا کہا
ربِ جلیل سے تو کوئی آشنا نہ تھا

خلقِ خدا رواں تھی جہنّم کی راہ پر
جنّت کی رَہ گزر کا کسی کو پتہ نہ تھا

جب تک نہ تھے حضورؐ گلستانِ دہر میں
کوئی حسین پھول چمن میں کھِلا نہ تھا

آپؐ آ گئے تو ظلمتِ شب کی سحر ہوئی
ایسا کرم ہوا کہ جو پہلے ہوا نہ تھا

اے پیکرِ جمال ! کہیں حسنِ بے مثال
جُز تیرے اس جہاں میں ، کسی کو ملا نہ تھا

روشن ہوں فرش و عرش بہم جس کے نُور سے
کوئی چراغ ایسا زمیں پر جلا نہ تھا

توحید کے چراغ جلائے جب آپؐ نے
پھر تو کسی کے دل میں کوئی شائبہ نہ تھا

ربّ کی عطا سے آپؐ ہیں ہر شے سے باخبر
عالم میں آپؐ جیسا کوئی رہنما نہ تھا

زینبؔ کو تھی حضورؐ کے جلوؤں کی آرزو
کب سے تھی اُس کے دل میں، یہ اس کو پتا نہ تھا

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہؐ کے وجودِ پاک کا جس دم ظہور تھا
ارض و سما تھے وَجد میں ایسا سُرور تھا

ہر سو تھی روشنی بڑی، خوشبو تھی نُور تھا
خود خالقِ جہان کو ان پر غُرور تھا

اس سے تو پہلے گھور اندھیرے تھے چار سو
ابلیس محوِ رقص تھا، یومِ نشور تھا

مہرِ مُنیر بن کے زمانے پہ چھا گئے
دورِ فتن جہاں سے اندھیروں کا دُور تھا

ہر آنکھ اشکبار مسرت سے ہو گئی
سب کی زباں پہ خیر کا کلمہ ضرور تھا

جان و دل و جگر کو بھی کرنے لگے نثار
جن کے دلوں میں شہؑ کی محبت کا نُور تھا

وہ مرکزِ حیات بصد اہتمام ہیں
قدموں میں گر گئے تھے وہ جن کو شعُور تھا

تب سے چمن میں اہلِ چمن محوِ ذکر ہیں
ذکرِ خدا میں جب سے گروہِ طیُور تھا

شمعِ ھُدیٰ جلی تو غلاموں کے دن پھرے
ورنہ وہ دور ان کے لیے پُر فتور تھا

رُوحِ رَواں ہیں محفلِ ہستی کے بے گماں
زینبؑ خزاں کا دور فقط شہؑ سے دُور تھا

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

خدا نے عرش پہ لکھا حضورؐ آپؐ کا نام
ہے آفتاب زمیں کا حضورؐ آپؐ کا نام

صحیفۂ دلِ حیراں پہ کر لیا تحریر
زباں کا ورد بنایا حضورؐ آپؐ کا نام

چراغِ رُوح و دل و جاں اسی سے روشن ہے
لبوں پہ ہم نے سجایا حضورؐ آپؐ کا نام

دکھا رہا ہے اندھیروں میں راستہ مجھ کو
بنا ہے دھوپ میں سایہ حضورؐ آپؐ کا نام

رؤف کہہ کے پکارے ، خدا رحیم کہے
بہت حسین ہے آقاؐ ! حضورؐ آپؐ کا نام

صمیمِ قلب سے تجھ پر سدا درود پڑھیں
دلوں میں ہم نے بسایا حضورؐ آپؐ کا نام

بس ایک آپؐ کو دل میں بسا لیا سرورؐ
ہر ایک شے سے ہے پیارا حضورؐ آپؐ کا نام

شجر بھی آپؐ کو جاتے ہوئے سلام کہیں
حجر نے بھی تو پکارا حضورؐ آپؐ کا نام

دیا ہے آپؐ کا ہی واسطہ سدا رب کو
ہر ایک غم میں پکارا حضورؐ آپؐ کا نام

فرشتگانِ فلک، اِنس و جاں کے بھی زینبؔ
خدا نے دل پہ اُتارا حضورؐ آپؐ کا نام

ہر سمت محب رَقص کُناں ڈھونڈ رہے ہیں
آقاؐ ترے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہے ہیں

اِس دورِ پُر آشوب میں جینے کے لیے ہم
اس رحمتِ عالم کی اماں ڈھونڈ رہے ہیں

جو نازشِ گُل ، رشکِ جناں، ختمِ رُسُل ہے
لاریب اسے دونوں جہاں ڈھونڈ رہے ہیں

یہ شہرِ تمنّا ہے جو طیبہ کا نگر ہے
ہم ان کے زمانے کا سماں ڈھونڈ رہے ہیں

جس ذکر سے ملتا ہے سکوں اہلِ جہاں کو
اس ذکر کا انمول بیاں ڈھونڈ رہے ہیں

حریمِ نور

ڈھونڈو تو درِ شاہؑ پہ جا کر مجھے ڈھونڈو
سب لوگ مجھے جانے کہاں ڈھونڈ رہے ہیں

گُم ہیں درِ سرکارؑ کی چوکھٹ پہ کھڑے ہم
حیراں ہیں کہ ہم خُود کو کہاں ڈھونڈ رہے ہیں

آئے ترے دربار شہاؑ بارِ دِگر ہم
مرہم دلِ مُضطر کا یہاں ڈھونڈ رہے ہیں

تا حشر سبھی کھوج میں زینبؑ ہیں زمانے
ہر آن اُنہیں کون و مکاں ڈھونڈ رہے ہیں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمھی سے سارا جہاں ہے روشن
زماں ، زمن ، لا مکاں ہے روشن

سیارگاں بھی ، ستارگاں بھی
یہ کہکشاں ، آسماں ہے روشن

تمہارے اسمِ جَلی سے ہی تو
نماز روشن ، اذاں ہے روشن

عرب کے ماہِ مُنیر ہی سے
فلک پہ مہرِ تپاں ہے روشن

جمال و حُسنِ شہِؐ اُمم سے
تمام بزمِ جہاں ہے روشن

حریمِ نور

ضیائے نورِ محمدیؐ سے
یہ بحر و بر ، آسماں ہے روشن

سرِ محافل بھی اے حبیبؐ !
ترے محبّوں کی جاں ہے روشن

تمہاری چشمِ کرم کے صدقے
مکیں ہے روشن ، مکاں ہے روشن

یہ کس کی آمد پہ نور پھیلا
کہ ذرّہ ذرّہ یہاں ہے روشن

یہ فیضِ عشقِ نبیؐ ہے زینبؔ
بلال کی جو اذاں ہے روشن

ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسرت

کاش مجھ کو بھی مدینے میں بلایا ہوتا
گنبدِ سبز کے سائے میں بٹھایا ہوتا

داغ فرقت کا مرے دل سے مٹایا ہوتا
وادیِٔ نور میں مجھ کو بھی بسایا ہوتا

تیرے دیدار کی حسرت ہے دلِ مُضطر کو
ایک جلوہ مری آنکھوں کو دکھایا ہوتا

بارہا میں کفِ پا کے کئی بوسے لیتا
رب نے در کا ترے پتھر جو بنایا ہوتا

قرب میں تیرے مری عمر گزرتی ساری
اینٹ بن کر جو میں منبر میں سمایا ہوتا

روح و جاں، قلب و جگر مشکِ خُتن ہو جاتے
آپؐ نے گر مجھے سینے سے لگایا ہوتا

در بدر کوئی بھی ہوتا نہ مسلماں شاید
دل جو دنیا میں نہ غیروں سے لگایا ہوتا

آج زینبؔ نے لکھی ہے مرے دل کی حسرت
پھر مدینے میں شہاؐ اس کو بلایا ہوتا

ہر اک پہ سایۂ فگن ہے وہ سائباں کی طرح
انہی کی ذات ہے ہمدرد مہرباں کی طرح

نہ پاسباں ہے کوئی سرورِؐ جہاں کی طرح
نہ آستاں ہے کہیں ان کے آستاں کی طرح

یہ فیضِ عشقِ نبیؐ ہے کہ معبدِ دل میں
مدام گونجتی ہیں دھڑکنیں اذاں کی طرح

تمہاری جُود و سخا بھی ہے انتہائے کرم
کُشادہ دَست ہو تم وُسعتِ جہاں کی طرح

قلم شکستہ ہوئے ، سب ورق تمام ہوئے
ثنا نبیؐ کی ہے اک بحرِ بے کراں کی طرح

وہی شکستہ دلوں کا طبیبِ حاذق ہے
رحیم وہ بھی ہے یزدانِ مہرباں کی طرح

محب ہر ایک سے تجھ کو عزیز رکھتے ہیں
مگر نہ چاہے کوئی ربِّ دو جہاں کی طرح

حرم میں وقتِ سحر نور کی اک ایک کرن
فلک پہ دل کے اترتی ہے کہکشاں کی طرح

دیارِ شاہؑ میں زینبؑ تمام ذرّوں کو
چمک ملی ہے فلک کے ستارگاں کی طرح

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خاک طیبہ کی ہم آنکھوں سے لگا لیتے ہیں
خواب اِن میں کئی انمول سجا لیتے ہیں

قلب و جاں کو کوئی تسکین سی مل جاتی ہے
ان کی دہلیز پہ جب سر کو جھکا لیتے ہیں

ذکر جب آپؐ کا ہوتا ہے سرِ بزم کہیں
آہ بھرتے ہیں محب اشک بہا لیتے ہیں

بھیجتے ہیں انہیں دن رات درود اور سلام
یاد کرتے ہیں سدا ان کی دعا لیتے ہیں

ان کی تکریم کو آتے ہیں فرشتے اکثر
در پہ جب اپنے محبّوں کو بلا لیتے ہیں

شہؐ کی آمد پہ محب رہ پہ بچھا دیں پلکیں
اور پھولوں کے وہ اَنبار لگا لیتے ہیں

یہ دمکتا ہوا سورج، مہ و انجم ہر پَل
عارضِ رُوئے محمدؐ سے ضِیا لیتے ہیں

لادوا کو درِ احمدؐ پہ شِفا مل جائے
سب گرفتارِ مرض اُن سے دَوا لیتے ہیں

حشمت و جاہ و حشم، فخر و مباہات سبھی
اُن پہ سجتے ہیں، اُنھی سے یہ جِلا لیتے ہیں

دہر میں غیر سے مطلب نہیں رکھا زینبؔ
اُن کے کردار سے ہم درسِ وفا لیتے ہیں

❁❁❁

اے شاہِ عرب بس تیرے لیے افلاک سجائے جاتے ہیں
درِ عرش کے سارے کُھلتے ہیں، پردے بھی اٹھائے جاتے ہیں

یزداں نے شہاؐ لمحہ لمحہ جب ذکر کیا ، تیرا ہی کیا
سب کو تری عظمت کے قصّے قرآں میں سنائے جاتے ہیں

شہکار تمہارا حُسنِ عملِ ، بے مثل تمہارا حُسنِ ادا
گل ہر اک دل میں آقاؐ کی اُلفت کے کھلائے جاتے ہیں

بے جان اُنہی کا حکم سنیں ، قدموں پہ گریں ، اظہار کریں
جاں دار سبھی اپنے اپنے دکھ درد سنا ئے جاتے ہیں

دل آنگن تیری یادوں سے عشاق نے ایسا مہکایا
جیسے کہ بہاروں میں گلشن پھولوں سے سجائے جاتے ہیں

جس شے سے تمھاری نسبت ہے وہ عزت وحرمت والی ہے
نعلین تمہارے جانِ جہاں آنکھوں سے لگائے جاتے ہیں

دنیا میں کہیں بھی ہم زینبؔ رہتے ہیں انہی کے سائے میں
آقاؐ کی محبت کے صدقے عشّاق ترائے جاتے ہیں

مرے نبیؐ سا جہان بھر میں کہیں نہیں ہے، کوئی نہیں ہے
یہ بات حق ہے کہ بعد ان کے یہاں پہ کوئی نبی نہیں ہے

گلوں میں ایسی نہیں ہے خوشبو کہ جیسے بطحا کے باغ کی ہے
جو روشنی کی وہاں دمک ہے ، یہاں قمر کو ملی نہیں ہے

یہ سبز گنبد کا ہے نظارا کہ بابِ رحمت ہے آشکارا
ذرا دلِ زار کچھ ٹھہر جا ، ابھی تو نیت بھری نہیں ہے

لبوں پہ آیا جو اسمِ اطہر، سُرور اُترا دل و جگر تک
درود نے کی عطا جو خوشبو مرے دہن سے گئی نہیں ہے

گلاب و نرگس، چنبیلی، سوسن انہی کے نغمے سنائیں ہر دم
جو ذکر کرتی نہیں ہے ان کا چمن میں ایسی کلی نہیں ہے

حریمِ نور

کتابِ جاں کے وَرق وَرق پر لکھی ہے اشکوں سے مدحِ سرورؐ
کہ ایسی رِم جھم عقیدتوں کی کسی نے دیکھی سنی نہیں ہے

جنوں ہے شام و سحر کروں میں ہر آن ذکرِ جمیل ان کا
تڑپ یہی ہے کوئی بھی حسرت دلِ حزیں سے گئی نہیں ہے

ہو ذکر بعد از خدائے برتر زباں پہ ان کا یہی ہے بہتر
اگر ہو یادِ نبیؐ سے خالی تو زندگی ، زندگی نہیں ہے

چمن ، یہ کُوہ و دمن ، یہ صحرا تری اذانوں سے گونجتے ہیں
جہاں نہ ذکرِ مُبیں ہو تیرا کہیں وہ کُوچہ گلی نہیں ہے

پَروں کا سایہ کریں ملائک جہاں بھی محفل سجی ہے ان کی
سحابِ رحمت برس رہا ہے، کرم کی ہرگز کمی نہیں ہے

چمک رہی ہیں فضائیں ساری جمالِ نورِ محمدیؐ سے
ہجوم حاضر ہے قُدسیوں کا، کمی بشر کی کوئی نہیں ہے

رہیں جو عشقِ نبیؐ میں صادق وہی ہیں بزمِ نبیؐ میں حاضر
وہ کچھ نہیں ہیں کہ جن کے دل میں نبیؐ کی الفت بسی نہیں ہے

بلا لو بارِ دگر خدارا میں کب سے محوِ دُعا ہوں شاہا!
یہاں پہ دل ہے سکوں سے خالی، اگرچہ دنیا بُری نہیں ہے

ہمیشہ زینبؔ نیاز مندی سے ان کے در پر ہی سر جھکایا
یہاں ملی ہے وہ دل کو تسکیں، کسی جگہ جو ملی نہیں ہے

تُو حبیبِ ربِ جلیل ہے تُو ہی وجہِ ہر دو جہان ہے
تُو پیمبروں کا اِمام ہے، تری ذات سے ہی امان ہے

تُو اَزل سے قُلزمِ نور ہے، ترا جلوہ جلوۂ طور ہے
تری دُھوم ہے سرِ لامکاں، ترا ذکر وردِ زبان ہے

سرِ عرش بھی ہے ترا جہاں، تُو حضورِ حق کا ہے ترجماں
جو زماں، زمن کا وجود ہے، وہ ترے ہی زیرِ کمان ہے

جو دل و جگر میں اتر گیا، مری روح تک میں اثر گیا
وہ اویسِ قرنؓ کا عشق ہے کہ بلالؓ کی وہ اذان ہے

تری ہر ادا پہ جزا ملے جسے اِختیار کوئی کرے
تُو حضورِ حق کا حبیبؐ ہے تُو ہر اک زمانے کی شان ہے

رہا میرا فخر تیری ثنا، تری ذات سے ہے مری بقا
تری یاد دل کا سُرور ہے، ترا ذکر راحتِ جان ہے

تری گفتگو کا جو نور ہے، وہی آگہی ہے ، شعور ہے
ہے کمالِ نُطق ترا شہاؐ کہ خدا کا حسنِ بیان ہے

وہ عطائے رب سے ہے غیب داں، وہی سرِّ کُن کا ہے راز داں
ہیں اسیرِ عشقِ رسولؐ ہم ، وہی رشکِ ہر دو جہان ہے

وہ رؤف ہے ، وہ رحیم ہے ، جو خدا کی صفتِ عظیم ہے
وہی راہبر ہے مرا یہاں ، وہی منزلوں کا نشان ہے

تری نعت سرورِؐ انس و جاں ، بڑے شوق سے میں لکھوں یہاں
مرے قلب کا یہ سُرور ہے، مرا مان ہے مری آن ہے

میں وہ نعت لکھتی رہوں جسے سُن کے جھومے سدا صبا
یہ کرے ہمیشہ تری مدح ، جو مرے دَہن میں زبان ہے

ہے یہی خدا سے مری دُعا ہو ترا نگر مرا آستاں
ہو مرا ٹھکانہ وہیں کہیں ، ترا شہر میری امان ہے

یہ دل و نظر کے امیر ہیں ، جو تمہارے در کے فقیر ہیں
انہی میں ہے زینبؔ بے نوا جسے اس گمان پہ مان ہے

حق تعالیٰ نے اُنہیں ایسا بنایا لاجواب
بے شبہ قرآن بھی ہے ان کی نعتوں کی کتاب

ہر صحیفے میں لکھے ان کا قصیدہ کِردگار
کس قدر اجمل، مکمل ہے خدا کا انتخاب

فرش سے تا عرش چرچا اور ان کی دُھوم ہے
مل نہیں سکتا کہیں بھی، آپ ہیں اپنا جواب

روشنی مہر و مہ و انجم کی پڑ جائے گی ماند
گر نظر آئے ترا نقشِ کفِ پا لاجواب

منبر و محراب اور روضے کی دلکش جالیاں
قلب و جاں کو روشنی دیتی ہے ان کی آب و تاب

رُک کے دیکھے گا زمانہ رُوئے انور کا جمال
گیسوئے واللیل میں چمکے جو رُخ کا ماہتاب

اُس پہ کھل جاتا ہے ہر اک رازِ عرفانِ حیات
وہ جو بزمِ مصطفیٰ سے ہو گیا ہو باریاب

ہو مقابل تو چھپے گا بادلوں کی اوٹ میں
دیکھ لے رُوئے نبیؐ کی جب تجلّی آفتاب

آپ کی ذاتِ مقدس کے پسینے سے ہوئے
نرگس و سوسن معطر اور چنبیلی ، گلاب

تھا مقابل سیدیؐ کے شب کو جب ماہِ تمام
حسن بڑھ کر تھا نبیؐ کا کہہ گئے یہ بُو ترابؓ

اُن کی ذاتِ اقدس و اطہر کے پروانو! چلو
ہونے والے ہیں محب مولاؐ کے در سے بار یاب

دین کے رستے پہ چلنے والے کتنے لوگ ہیں
آؤ دنیا میں کریں ہم آپ اپنا احتساب

جگمگائے گا وہ دنیا بھر میں مانندِ چراغ
جو نبیؐ کی پیروی کرنے میں ہو گا کامیاب

جو بھی اپنائے رسولِ پاکؐ کے نقشِ قدم
روزِ محشر پائے گا اللہ سے اجر و ثواب

خوش نصیبی سے رسول اللہ کی اُمت میں ہوں
جن کی مدحت ہر دو عالم میں ہوئی ہے بے حساب

بارہا میں روضۂ اقدس کی چُوموں جالیاں
پورا کر دے رحمتِ حق میری آنکھوں کا یہ خواب

اس جہاں میں جس نے کی آلِ محمدؐ سے وفا
حشر میں چُھوئے نہ زینبؔ اُس کو کوئی بھی عذاب

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بانٹتے ہیں سرِ دربار مدینے والے
چشمِ بینا، دلِ بیدار ، مدینے والے

ہیں شفاعت کے طلب گار ، مدینے والے
ہم گنہ گار و خطاکار ، مدینے والے

زادِ رہ پاس نہیں پھر بھی مُحب آتے ہیں
حسرتوں کے لیے انبار ، مدینے والے

عبدیت تاج ہے اور عجز ہے مسند اُن کی
ہر دو عالم کے ہیں سردارؐ مدینے والے

عہد و پیمانِ وفا اُن سے کیے ہیں ہم نے
کیوں کسی غیر سے ہو پیار ، مدینے والے

بے بہا علم کے انمول نگینے بانٹیں
معرفت کے نئے افکار ، مدینے والے

ذاتِ اقدس پہ کبھی حرف نہ آنے دیں گے
اے مرے مالک و مختار ، مدینے والے

دور رہ کر تری فرقت میں جئیں گے کیسے
تیری اُلفت کے گرفتار ، مدینے والے

بحرِ ہستی کے طلاطم میں کرم سے تیرے
کشتیاں ہونے لگیں پار، مدینے والے

آپ کے ہی تو سہارے پہ جئے جاتے ہیں
بے کس و بے بس و لاچار، مدینے والے

جب بُلائیں گے زیارت کو چلے آئیں گے
دید کے ہم ہیں طلب گار، مدینے والے

تری دہلیز سے اب تو نہیں اٹھنے والے
تاابد ہیں ترے سرکارؐ ، مدینے والے

دیں طبیبِؐ ازلی زخمِ جگر کا مرہم
منتظرِ ہیں سبھی بیمار، مدینے والے

رحمت و نور ہے شیریں لب و لہجہ تیرا
اور تری نرمیٔ گفتار ، مدینے والے

نقش زینبؓ کے ہیں آئینۂ دل پر اب تک
بام و در ، کوچہ و بازار ، مدینے والے

جہاں میں حُسن و جمال تیرا سراج بن کر دمک رہا ہے
یہ زلفِ واللیل کی ہے خوشبو، زماں زمن سب مہک رہا ہے

حسین صورت پہ حُسنِ سیرت سے رب نے تجھ کو کیا مزیّن
وَرُود ایسا ہوا کہ عالم تمام حیرت سے تک رہا ہے

یہ کس کی تشریف آوری ہے، یہ کون رُوئے زمیں پہ آیا
کہ ذرّہ ذرّہ حسین چہرہ ترا محبت سے تک رہا ہے

جہاں کا حسن و جمال سارا بہ فیضِ محبوبِؐ کبریا ہے
ہر اِک نبی کا کمال اُن کی اِک اِک ادا سے جھلک رہا ہے

زمین والوں کو سونپتا ہے حبیبؐ اپنا خدائے برتر
اُنہی کے نورِ مبیں سے اب تک جہان سارا چمک رہا ہے

حریمِ نور

ہر ایک غُنچہ و گُل کے لَب پر ترے ہی نغمے سجے ہوئے ہیں
ثنائے احمدؐ میں عندلیبِ چمن بھی ہر سُو چہک رہا ہے

فراق سے دل ہے پارہ پارہ، ہجومِ غم سے ہوا ہے بے کل
اداس پنچھی جو روح کا ہے، تلاش میں ہی بھٹک رہا ہے

مُحب ہیں، عُشاق بھی تمہارے، وفا نبھائیں خوشی سے سارے
وہ دل کہ ایماں سے جو ہیں خالی، انہیں میں کانٹا کھٹک رہا ہے

زمیں پہ زینبؑ زمین والے، فلک پہ قُدسی سجائیں محفل
نبیؐ کے ذکرِ حسیں کی ضَو سے تمام عالم چمک رہا ہے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل سے ظُلمت کا ہر اک نقش مٹانے کے لیے
یاد کرتے ہیں تمھیں دل کو جِلانے کے لیے

آ چکے ان کے درِ ناز پہ عُشّاق سبھی
قصۂ درد و غمِ ہجر سنانے کے لیے

ان کے کُوچے میں لیے دیدۂ نم پھرتے ہیں
اب تو دہلیز پہ آئے ہیں نہ جانے کے لیے

مہر کی ایک نظر سے یہ دلِ زار کِھلے
روح بے تاب ہے دہلیز پہ جانے کے لیے

ان کی آمد پہ صبا رقص کرے گلشن میں
جھومتی جائے حسیں پھول کِھلانے کے لیے

عدل و انصاف، مواخات و عمل کا پیغام
تا ابد لائے ہیں وہ سارے زمانے کے لیے

روشنائی ہو جو اشکوں کی، قلم مژگاں کا
پھر میں اک نعت لکھوں اُن کو سنانے کے لیے

شرف و اکرام و مراتب ہیں سبھی شاہِؐ امم !
حشر تک آپؐ کے پرنور گھرانے کے لیے

آج زینبؑ نے سرِ بزم سنا ذکرِ حبیبؐ
یاد آئی ہے اسے پھر سے رلانے کے لیے

دیارِ شاہؐ بحر و بر ستاروں کا نشیمن ہے
حسیں پھولوں کا مسکن ہے، بہاروں کا نشیمن ہے

مدینے کی فضائیں بے قراروں کو سکوں بخشیں
نگر یہ غم کے ماروں، بے سہاروں کا نشیمن ہے

برستی ہیں خدا کی رحمتیں یاں ذرّے ذرّے پر
حرم ان کا مشیّت کے اشاروں کا نشیمن ہے

درودوں کی صداؤں سے یہاں پر وادیاں گونجیں
سحر خیزوں کا ہے، شب زِندہ داروں کا نشیمن ہے

کسی نے بھی جو مانگی ہے مراد اپنی وہ پائی ہے
نبیؐ کا شہر سارے غم کے ماروں کا نشیمن ہے

بہت ہی روح پرور، دلنشیں اس کی فضائیں ہیں
نگر سرورؐ ترا جنت نظاروں کا نشیمن ہے

زمیں کے چپے چپے سے مُحب دوڑے چلے آئیں
یہ تیرے درد مندوں، جانثاروں کا نشیمن ہے

شہنشایانِ عالم بھی یہاں منگتے نظر آئیں
یہ دنیا بھر کے سارے ، خاکساروں کا نشیمن ہے

یہاں ہیں آخری آرام گاہیں شہؐ کے پیاروں کی
حبیبِؐ کبریا کے دل کے پاروں کا نشیمن ہے

یہاں دن رات قُدسی روضۂ اقدس پہ آتے ہیں
خدائے لم یزل کے شہ سواروں کا نشیمن ہے

جو سُنتا بے قراروں کی صدا فریاد ہے زینبؔ
یہ دارِ امن ہے، آقا کے پیاروں کا نشیمن ہے

❁❁❁

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَحمتِ ربِّ دو جہاں تُم ہو
ہر زمانے میں بے گماں تم ہو

ذرّہٗ خاکِ بے نشاں ہُوں میں
نورِ یزداں ہو ، جاوِداں تُم ہو

ایک بجھتا ہوا دیا ہُوں میں
پَرتوِ نورِ دو جہاں تُم ہو

دھوپ میں جل رہا ہوں بے سایہ
جادۂِ زیست میں اماں تُم ہو

پست ہُوں ، رفعتیں عطا کر دیں
میں زمیں اور آسماں تُم ہو

حریمِ نور

مجھ کو رستہ دکھا دیا سیدھا
رہنما ، میرِ کارواں تُم ہو

جانے کس کس مقام سے گزرے
کون جانے کہاں کہاں تُم ہو

جس جگہ بھی تمہیں پکارا ہے
سرورؐ دیں ! وہاں وہاں تم ہو

کاسۂ دِل فقیر کا بھر دیں
بھیک عطا ہو کہ مہرباں تم ہو

ایک قطرۂ کرم کا مل جائے
فیض کا بحرِ بے کراں تُم ہو

مُجھ کو اپنی خبر نہیں زینبؔ
واقفِ رازِ کُن فکاں تُم ہو

❁❁❁

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

خواب آنکھوں میں ترے شام و سحر رہتے ہیں
نام لے کر ترا جیتے ہیں شہاؐ مرتے ہیں

ترے پروانے سبھی حُسنِ ادا پر ہیں نثار
مسکراہٹ پہ وہ جانیں بھی لُٹا دیتے ہیں

عاشقو ! پھر سے بلایا ہے تمہیں آقاؐ نے
عشق کا زادِ سفر ساتھ لیے چلتے ہیں

روئے انور سے کبھی ہو کے خجل مہر و قمر
شرم سے اَبر میں چہروں کو چھپا لیتے ہیں

خاص ہے ان پہ جہاں میں تری رحمت کا نزول
جو ترے واسطے دنیا کے ستم سہتے ہیں

ہر دو عالم پہ ترا ابرِ کرم چھایا ہے
عاصیوں کا بھی شفاعت سے بھرم رکھتے ہیں

مشک و عنبر میں بسی ہیں یہ فضائیں ساری
دل گلابوں کی طرح جا کے وہاں کھلتے ہیں

یہ وہ وادی ہے جہاں ٹوٹ کے رحمت برسے
یہ وہ طیبہ ہے جہاں میرے نبیؐ رہتے ہیں

جستجو میں ہیں جو محبوبِؐ خدا کی ہر دم
بھید ہستی کے نہاں ان پہ کُھلا کرتے ہیں

دل لحد میں بھی ضیا بار ہیں اُن کے سرورؐ
جن کے دل میں تری چاہت کے دیئے جلتے ہیں

تر ہوئے تھے جو لہو سے کفِ پا طائف میں
پائے اطہر وہ مرے دل میں کہیں رہتے ہیں

پھر مجھے سیّدہ زہراؑ کا پسر یاد آئے
پھر مری آنکھ سے اشکوں کے گہُر گرتے ہیں

جام کوثر کے پلائیں گے سرِ حشر نبیؐ
ابنِ حیدرؑ سے وفا کے یہ ثمر ملتے ہیں

جو زباں ذکرِ نبیؐ سے ہے معطّر زینبؑ
دل سدا ان کے چمن زار بنے رہتے ہیں

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چلو مصطفیٰؐ کا نگر دیکھتے ہیں
وُہ عکسِ جِناں آنکھ بھر دیکھتے ہیں

وہ توحید کے نُور سے ہیں فروزاں
ضیا ان کی شمس و قمر دیکھتے ہیں

زمانہ منور ہے اُن کی ضیا سے
ہم ان کو ہی شام و سحر دیکھتے ہیں

جو اہلِ نظر ہیں فلک سے وہ اکثر
اترتے فرشتوں کے پر دیکھتے ہیں

تجھے جلوہ گر ہر نظارے میں دیکھا
ترا حُسن ہے ہم جِدھر دیکھتے ہیں

ہوئی جو ضیائے محمدؐ سے روشن
شبِ تار کی وہ سحر دیکھتے ہیں

سخاوت ہے چلتی ہَوا سے بھی بڑھ کر
عطا ان کی ہم سربسر دیکھتے ہیں

جو پل بھر میں صحرا کو گلشن بنادے
وہ لطف و کرم کی نظر دیکھتے ہیں

لٹاتے ہیں جاں تیری حُرمت پہ آقاؐ
جو سچے محب ہیں ، یہ کر دیکھتے ہیں

ثنائے نبیؐ ہے عطائے الٰہی
وہ میرے قلم کا ہنر دیکھتے ہیں

سنوارا مجھے ان کی حمد و ثنا نے
مُجھے رشک سے ہم سفر دیکھتے ہیں

ملا سبز گنبد کے سائے میں زینبؔ
دعاؤں کا اپنی اثر دیکھتے ہیں

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زمیں کے گُل ، فلک کا ہر ستارا مصطفیٰؐ کا ہے
جہاں کا خوبصورت ہر نظارا مصطفیٰؐ کا ہے

اُفق، قوس و قزح، مہر و مہ و انجم انہی کے ہیں
سبھی گلشن، زمیں کا ہر کِنارا مصطفیٰؐ کا ہے

زمیں تا عرش سب کچھ رب نے ان کے نام کر ڈالا
خدا کی ہر مشیّت کا اشارہ مصطفیٰؐ کا ہے

ثنائے سرورِؐ ابرار کرتے ہیں شجر سارے
حجر کے بھی لبوں پر ذکر سارا مصطفیٰؐ کا ہے

شروع ہوتی ہے میری ہر سحر وردِ محمدؐ سے
مری ہر شام کا منظر نیارا مصطفیٰؐ کا ہے

حسیں چہرہ، زمانے میں کوئی ثانی نہیں جس کا
بہت پیارا، بڑا دلکش، دل آرا مصطفیٰؐ کا ہے

ابھی تک سبز گنبد کا ہے منظر میری آنکھوں میں
نظر آتا ہے جو ہر سُو نظارا، مصطفیٰؐ کا ہے

ہر اک مشکل میں اُن کے نام کی مالا جپی ہم نے
دکھائی دے جو طوفاں میں کنارا، مصطفیٰؐ کا ہے

وفورِ شوق سے عشاق کے سینوں میں سر تا سر
دہکتا ہے جو ہر پل ، وہ شرارہ مصطفیٰؐ کا ہے

رکھو لب پر سدا محبوبِ حق کے ذکر کو زینبؔ
درودوں کا جو خوگر ہے ، وہ پیارا مصطفیٰؐ کا ہے

وہ دارِ مصطفیٰؐ کی مسحور کُن فضائیں
وہ مُشک بار جھونکے ، مہکی ہوئی ہوائیں
ماحول دل نشیں ہے ، کیا وجد آفریں ہے
پہنی گُلوں نے رنگیں کیا خوشنما قبائیں
وہ ذکر کی صدائیں ہر لمحہ یاد آئیں

دلکش سنہری جالی، محراب و در ، وہ منبر
وہ لطفِ عام ان کا ، رحمت بھری گھٹائیں
ہر سمت نور برسے، کوئی یہاں نہ ترسے
رِم جِھم کرم کی بوندیں نغمہ کوئی سنائیں
روتوں کو جو ہنسائیں ہر لمحہ یاد آئیں

حریمِ نور

نوری ہوئے ہیں قرباں، خاکی نثار جائیں
چرخِ فلک ہمیشہ لیتا رہے بلائیں
ذرّے یہاں کے مثلِ مہر و قمر فروزاں
سات آسماں تصدق، تارے ، یہ کہکشائیں
آنکھوں میں جھلملائیں، ہر لمحہ یاد آئیں

ان کی تجلّیوں سے دل سب کے جگمگائیں
سارے حجاب خود ہی نظروں کے ٹوٹ جائیں
آقاؐ پھر اس طرح سے دہلیز پر بلائیں
قدموں میں بیٹھ کر ہم سب حالِ دل سنائیں
ہر سُو اُنہی کو پائیں، ہر لمحہ یاد آئیں

ہو آپؐ کی نظر تو یزداں بھی مہرباں ہو

خالق معاف کردے میری سبھی خطائیں

اے تاجدارِؐ عالم ہو اِذن حاضری کا

ہم کو حرم میں اپنے بارِ دگر بلائیں

جائیں تو پھر نہ آئیں ، ہر لمحہ یاد آئیں

شایانِ شاں مشرف ہیں ایک اِک شرف سے

بڑھتے رہیں مراتِب ، تا حشر بڑھتے جائیں

لاریب آپؐ ہی ہیں فرماں روا دلوں کے

کیا رنگ و نور برسے جب آپؐ مسکرائیں

زینبؔ کسے بتائیں، ہر لمحہ یاد آئیں

ہے مری بقا کا ضامن ترا اِسم جانِ عالم
مرے حق میں ہو گیا ہے ترا نام اسمِ اعظم

ترا حرف حرف روشن، تری گفتگو مکرّم
یہ خدا کا نور ہی ہے جو بنا ترا تکلّم

تری ایک مسکراہٹ مری زندگی کا حاصل
مرے درد کا مداوا، مرے زخمِ دل کا مرہم

ترے ذکر پر مقرر ہیں کروڑہا فرشتے
جو مدام کر رہے ہیں ترا وردِ پاک ہر دم

ہیں خدا کے بعد عظمت کے سبھی مقام تیرے
تری ذاتِ پاک سے ہی بڑھی آبروئے آدم

مرے واسطے ہے کافی ترے نام کا سہارا
یہ بتا رہی ہے آقاؐ مرے آنسوؤں کی شبنم

سرِحشر بھی نگاہیں تجھے ڈھونڈتی رہیں گی
ترا نام ہی تو ہو گا مرے قافلے کا پرچم

اے عظیم تر پیمبرؐ! اے طبیبؐ قلبِ مضطر!
وہ نگاہِ لطف کر دیں جو مٹا دے میرے سب غم

ہو اگر مرے دہن میں ترے ذکر کی حلاوت
تو لحد میں ہر بلا سے بنے حشر تک مزاحم

تری شان کے مطابق ہی کرم کی التجا ہے
مرے بعد بھی جو زینبؔ مری آل پر ہو قائم

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے کنزِ کرم یہ ترا آستانہ
جہاں کے لیے رحمتوں کا خزانہ

نظر سے حجابات سارے اُٹھانا
شہاؐ دید سے میری آنکھیں جِلانا

ہوں طیبہ کی گلیاں مقدّر میں میرے
یہاں گھر ملے ، ہو کوئی آشیانہ

خوشا آپؐ تشریف لائے ہوئے ہیں
تصوّر میں دیکھوں یہ منظر سہانا

سکوں سبز گنبد کے سائے میں ہم کو
ملا کس قدر صرف ہم نے یہ جانا

بہاروں کی آمد کا ضامن رہے گا
گلستاں میں آقاؐ ترا مسکرانا

حرم میں مری حاضری دائمی ہو
لگاتار ہو یہ مرا آنا جانا

یہ دارِ بقا ہے ، دیارِ اماں بھی
مجھے کاش مل جائے اس میں ٹھکانہ

گھرانوں میں سب سے ہے اعلیٰ و ارفع
مرے مصطفیٰؐ کا مقدّس گھرانا

پروئیں درودوں کی مالا ہمیشہ
سلاموں کا پڑھتے رہیں ہم ترانہ

بہت دیر گنبد کے سائے میں بیٹھوں
نہ اُٹھنے کا کوئی بناؤں بہانہ

سرِ حشر زینبؑ کو بھی یاد رکھنا
خطاؤں سے صرفِ نظر کرتے جانا

قلب وہ صورتِ خورشید ہوا کرتے ہیں
جن میں سرکارؐ کی الفت کے دیئے جلتے ہیں

آنکھ ہو جاتی ہے پُرنم ترے دیوانوں کی
جب سرِ بزم کبھی ذکر ترا سنتے ہیں

آپؐ کی چاہ کی وادی میں رہیں گے ہر دم
آپؐ کی یاد میں جیتے ہیں سدا مرتے ہیں

قابلِ عزّت و تکریم ہیں وہ سر آقاؐ!
احتراماً جو تیرے در پہ جھکے رہتے ہیں

اپنی جاں سے بھی جو بے حد تجھے رکھتے ہیں عزیز
سرورِ دیںؐ تری حُرمت پہ وہ کٹ سکتے ہیں

خاص ہے اُن پہ یہاں آپؐ کی رحمت کا نزول
جو فقط آپؐ کی الفت کا ہی دم بھرتے ہیں

عاشقوں پر تری رحمت کی گھٹا چھائی ہے
عاصیوں کا بھی شفاعت سے بھرم رکھتے ہیں

ہو مقابل جو کبھی رُوئے محمدؐ کا جمال
ابر میں خود کو مہ و مہر چھپا لیتے ہیں

جستجو میں جو رہے شاہِؐ امم کے ہر دم
راز ہستی کے چھپے ، اُن پہ کھلا کرتے ہیں

جن پہ اک چشمِ کرم ڈال دے آقاؐ زینبؔ
عمر بھر رُوئے محمدؐ پہ فدا رہتے ہیں

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

علاج بھی ہے نرالا شفا نرالی ہے
طبیب جیسا ہے ویسی دوا نرالی ہے

گھٹا نرالی ہے بادِ صبا نرالی ہے
نبیؐ کے شہر کی ساری فضا نرالی ہے

ہیں لا جواب شمائل ، حسین و لاثانی
مثال جس کی نہیں وہ سخا نرالی ہے

بدل کے رکھ دے دلِ رُو سیاہ کو پل میں
مرے حضورؐ کی ہر اک ادا نرالی ہے

ابھی حبیبؐ کی وادی میں مجھ کو رہنے دو
یہاں حیات نرالی ، قضا نرالی ہے

حریمِ نور

گلوں کے رنگ نرالے ہیں دارِ طیبہ میں
حسین مُرغِ چمن کی ثنا نرالی ہے

نظر نواز و دل آراء ہے وادیٔ طیبہ
حضورؐ ! تیرے نگر کی ہوا نرالی ہے

شہِؐ شہاں ہیں مگر فخر فقر پر ہے انہیں
غنا نرالی ، سخا اور عطا نرالی ہے

یہاں پہ نور کے جلوے ہیں دشت و صحرا میں
دیارِ نور کی اِک اِک ضیا نرالی ہے

خلیق ایسے کہ دشمن بھی دنگ رہ جائیں
کرم ہے ان کا نرالا ، وفا نرالی ہے

نظر پڑی تو یہودی نے پڑھ لیا کلمہ
بتولؓ کی وہ مبارک ردا نرالی ہے

دعائیں مسجدِ نبویؐ کی وجد آور ہیں
نماز یاں پہ نرالی ، اذاں نرالی ہے

نبیؐ کے روضۂ انور پہ جا کے زینبؔ مانگ
اُنہی سے اُن کو ، کہ اِس کی جزا نرالی ہے

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جائیں نہ در پہ قلب کی تطہیر کے بغیر
ہم عازمِ سفر ، کسی تاخیر کے بغیر

پہنچیں گے بے دریغ نبیؐ کے حضورؐ ہم
ہیں محوِ آرزو کسی تشہیر کے بغیر

ہوتا نبیؐ کا دور ہمیں بھی اگر نصیب
ملتا نہ چین عشق کی زنجیر کے بغیر

لبیک یا نبیؐ ہے زباں پر ، نثار ہیں
جان و دل و نظر کسی تفسیر کے بغیر

جس کو لقائے احمدِؐ مرسل ہو بارہا
رہتا نہیں ہے عشق کی جاگیر کے بغیر

راہِ سلوک و معرفتِ فقر میں نصیب
کُھلتا نہیں درود کی تاثیر کے بغیر

زینبؑ ہوئی نظر تو چلے قافلے اُدھر
تقدیر جاگ اُٹھی کسی تدبیر کے بغیر

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم ﷺ

نور سے معمور ہے روضہ مرے سرکارؐ کا
آؤ پھر دیکھیں حسیں جلوہ مرے سرکارؐ کا

بے کراں انوار سے روشن ہے رُوئے مصطفیٰؐ
بے تحاشا ہے حسیں چہرہ مرے سرکارؐ کا

بس درِ محبوبؐ پر ہی ہو سرِ تسلیم خم
مل ہی جائے گا کرم ، صدقہ مرے سرکارؐ کا

نورِ عشقِ مصطفیٰؐ ہو جائے مقصودِ حیات
قلب ہو بس ایک آئینہ مرے سرکارؐ کا

مشکلوں میں جب صدا دی یا نبیؐ کہہ کر اُنہیں
بحرِ رحمت جوش میں آیا مرے سرکارؐ کا

عاشقو ! رہنا دیارِ نور میں تم باوضو
اسمِ اطہر با ادب لینا مرے سرکارؐ کا

خُلد بھی جھکتا ہے قدموں پر ، ہوا سارا نثار
عرش نے بھی کفشِ پا چوما مرے سرکارؐ کا

چاند رُوئے مصطفٰےؐ کا لے گیا کتنوں کے دل
زلف کی بدلی سے جب نکلا مرے سرکارؐ کا

پتلیوں پر گنبد خضریٰ کا ہے عکسِ جمیل
لوحِ دل پر نام ہے لکھا مرے سرکارؐ کا

انگلیاں کٹنے لگیں کیوں بات بس اتنی سی تھی
حُسنِ یوسفؑ میں بھی تھا جلوہ مرے سرکارؐ کا

در پہ آئے حُسن کی خیرات لینے کو بہشت
بے بہا ہے حُسن سرتاپا مرے سرکارؐ کا

برسرِ رُوئے زمیں ہے دھوم ان کی چار سو
لامکاں میں بھی رہا چرچا مرے سرکارؐ کا

آتے جاتے بوسہ دے اسمِ مبارک کو ملک
عرش پر زینبؔ جو ہے لکھا مرے سرکارؐ کا

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طیبہ نگر کا مجھ کو ہو دیدار یا نبیؐ
گرچہ ہوں بے تحاشا گنہگار یا نبیؐ

حاضر رہوں سدا ترے دربار یا نبیؐ
جب بھی کبھی میں آؤں ترے دار یا نبیؐ

عاصی ، گناہ گار و خطا کار ہوں مگر
پھر بھی کرم کی میں ہوں طلبگار یا نبیؐ

تجھ کو دیا خدا نے ہر ایک شئے پہ اختیار
سرورؐ بنا دیا تجھے ، سردارؐ یا نبیؐ

مسحور کر رہی ہے دل و جاں کو بے طرح
تیرے چمن کے پھول کی مہکار یا نبیؐ

حمدِ خدا کے بعد کرے وہ ثنا تری
گلشن میں عندلیب کئی بار یا نبیؐ

ایسا کسی کے پاس نہیں حسن بے مثال
جتنا تجھے ملا مرے سرکارؐ یا نبیؐ

ایسا تو اختیار کسی کو نہیں ملا
جتنا بنا دیا تجھے مختار یا نبیؐ

گرچہ غموں کی دھوپ بڑی تیز ہے مگر
تیرا کرم ہے سایۂ دیوار یا نبیؐ

ناموس پر نہ آپؐ کی آنچ آنے دیں گے ہم
تا مرگ آپؐ سے ہے یہ اقرار یا نبیؐ

ساقی ہو جو حضورؐ سا کوثر کو چھوڑ دے
زینبؔ کو گر ملے ترا دیدار یا نبیؐ

❀❀❀

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل پر لکھی ہوئی ہے طلبگار کی طلب
روزِ ازل سے ہے جسے سرکارؐ کی طلب

ان کے محب کو خُلد سے کوئی غرض نہیں
اس کو ملی یہاں پہ درِ یار کی طلب

راہِ وفا کٹھن سہی ہمت نہ ہارنا
گر ہے تجھے حبیبؐ کے دیدار کی طلب

بعد از خدا ، مقام ہے ان کا عظیم تر
ہم کو ہے بس اُسی درِ شہوار کی طلب

لمحوں میں باریاب کیا ان کی دید نے
صدیوں پہ چھا گئی تھی جو دیدار کی طلب

رہتا ثنائے خواجہ سے خامہ ہے مشکبار
اب تو نہیں مجھے کسی گل زار کی طلب

مقبول ہو گئی ہے درِ مصطفےٰ پہ ہی
زینبؔ ورق ورق پہ دلِ زار کی طلب

محبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بارگاہِ نبیؐ میں نذرانۂ عقیدت

نہایت حسیں تذکرہ کر رہا ہوں
ثنائے حبیبِؐ خدا کر رہا ہوں

ترا ذکر صبح و مسا کر رہا ہوں
ادا رسمِ عشق و وفا کر رہا ہوں

دل و جاں تمہی پر فدا کر رہا ہوں
تقاضائے اُلفت ادا کر رہا ہوں

ثنا گر ترا ہوں میں روزِ ازل سے
رہوں تا ابد یہ دُعا کر رہا ہوں

ہجوم عاشقوں کا چلا آ رہا ہے
اُسے بھی شریکِ دُعا کر رہا ہوں

حریمِ نور

محمدؐ سے اُلفت کا اظہار کر کے
صحابہؓ کی سنت ادا کر رہا ہوں

دہن مُشکِ مدحِ نبیؐ سے معطر
رہے ، یہ دُعا بارہا کر رہا ہوں

وہاں ابرِ رحمت کو دیکھوں برستا
جہاں وردِ خیرالوراؐ کر رہا ہوں

شب و روز نعتوں کی خوشبو سے الفت
دلوں میں نبیؐ کی سَوا کر رہا ہوں

درِ مصطفٰےؐ پر جبیں ٹیک دی ہے
نہیں جانتا میں یہ کیا کر رہا ہوں

غمِ سوزِ ہجراں سے ہے سوختہ دل
ہو دیدِ نبیؐ التجا کر رہا ہوں

یہیں ان کی دہلیز پر ہی ملے گی
شفا قلب کی التجا کر رہا ہوں

نیا ایک عہدِ وفا کر رہا ہوں
ترے ذکر کی انتہا کر رہا ہوں

یہ حالت ہے زینبؔ کہ عشقِ نبیؐ میں
میں خود کو خوشی سے فنا کر رہا ہوں

ایک خوشبو ہے کہیں دور کے ویرانے تک
کاش ٹھہروں میں وہاں اُن کے نظر آنے تک

اک تبسّم پہ ہے موقوف چمن کی زینت
پھول کوئی نہ کھلا آپؐ کے مسکانے تک

تھی تڑپ تب ہی مدینے سے بلاوا آیا
شوق مہمیز ہوا مجھ کو وہاں جانے تک

جل کے وہ راکھ نہ ہو جائے سرِ محفل ہی
مشعلِ رُوئے نبیؐ لاؤ نہ پروانے تک

رہبری میں تری اے رہبرِ اعظم ہم نے
راستہ طے کیا توحید کے مے خانے تک

آپؐ کے عرش پہ جانے کی خبر تھی کس کو
کوئی آگاہ نہ تھا آپؐ کے فرمانے تک

بعد از مرگ بھی عشاقِ نبیؐ جیتے ہیں
ہاں یہی ایک تمنا بھی ہے مر جانے تک

تشنگی اس کو ستائے گی نہ پھر محشر میں
جام آ جائے جو دیدار کا پروانے تک

قلب میں عشقِ محمدؐ کو بسا لو زینبؔ
زندہ رہنا ہے اگر تم کو لحد جانے تک

حریمِ نور

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو حبیبِؐ کبریا ہے ، تو کمالِ بندگی ہے
نہیں ہے مثال جس کی ، تری بندہ پروری ہے

تو جمالِ لایزل ہے ، نہ کہیں ترا بدل ہے
تو سُرورِ سرمدی ہے ، تو ادائے دلبری ہے

ترے حسن کا ہی صدقہ ہے جمالِ حسن و یوسفؑ
تو ہی نور ہے ازل کا ، ترے دم سے روشنی ہے

ترا فیضِ عشق ہی ہے مری زندگی کا حاصل
ہے اسی سے مطمئن دل ، یہی سرِ زندگی ہے

ترے در کا ہے سوالی ، وہ گدا ہو یا کہ والی
تُو عطا کی انتہا ہے، تُو غنی بڑا سخی ہے

حریمِ نور

تری ایک مسکراہٹ ہے چمن کی زیب و زینت
تری چشمِ سرمگیں سے شبِ تار بن گئی ہے

میں نے دل کے ہر ورق پر ترا نام لکھ لیا ہے
یہ خزینۂ سعادت مرے پاس دائمی ہے

تو ہی اوّلیں ہے بے شک تو ہی آخریں پیمبر
تری ابتدا سے ظاہر تری انتہا ہوئی ہے

تری بزم کو سجائیں ترے ہی محب یہاں پر
تری محفلوں کی رونق ترے عاشقوں سے ہی ہے

جو شہِ شہاں ہے زینبؔ اسے فخر فقر پر ہے
وہی بوریا ہے مسند جو زمین پر بچھی ہے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چومتے جائیں گے نقشِ پا رسولؐ اللہ کا
ہے مری آنکھوں میں بس جلوہ رسولؐ اللہ کا

ہیں شبیہِ مصطفےؐ خاتونِ جنت بے شبہ
عکس ہیں حسنینؓ سر تا پا رسولؐ اللہ کا

جانتے ہیں سب کہ یہ بوسہ گہِ جبریلؑ ہے
نور سے معمور ہے تلوا رسولؐ اللہ کا

خاک اُڑے میری حرم میں گر میرے مرنے کے بعد
جالیوں سے لگ کے دے پہرا رسولؐ اللہ کا

مدحتِ شاہِؐ امم کی حق نے قرآں میں بجا
والضحیٰ فرما دیا چہرہ رسولؐ اللہ کا

ہر دو عالم میں محمدؐ مصطفٰے کے نام کا
کر رہا ہے خود خدا چرچا رسولؐ اللہ کا

سر بکف حاضر ہوئے ہیں سب غلامانِ نبیؐ
ایک اِک ہے عاشق و شیدا رسولؐ اللہ کا

نورِ قرآں میں عیاں زینبؓ ہے نورِ مجتبٰے
نور ہے دَر نور تابندہ رسولؐ اللہ کا

تمہاری آرزو کرتے رہیں شام و سحر آقاؐ
ہمیں جاں سے بھی پیارا ہے تمہارا سنگِ در آقاؐ

اگر دونوں نظارے سامنے رکھ دے خدا میرا
ترا دربار دیکھوں ، بعد میں جنت کا گھر آقاؐ

حرم میں ہیں سبھی منظر بہت ہی دلنشیں لیکن
مری جم جائے جا کر سبز گنبد پر نظر آقاؐ

ابد تک ہیں تری دھومیں، ترے چرچے مرے مُحسن!
سنائیں گے دو عالم حشر تک تیری خبر آقاؐ

ترے پیشِ نظر امّت کے سب اعمال ہوتے ہیں
ثنا اعمال نامہ ہو مرا زادِ سفر آقاؐ

تری توصیف کا حق میں ادا کیسے کروں سرورؐ!
بڑی ہے بات تیری یہ دہن چھوٹا مگر آقاؐ

سرِ عرشِ بریں سُن لے شہاؐ فریاد رب میری
مری آہوں کو دے بے انتہا سوز و اثر آقاؐ

یتیموں کے ہو ملجا ، بے کسوں کے ہو تمہی ماوا
تمہی ہو ہر دکھی دل کے مسیحا ، چارہ گر آقاؐ

تمہارا دستِ شفقت سیّدی! ہو گر مرے سر پر
کسی طوفاں کا پھر کیا ہو مجھے خوف و خطر آقاؐ

ترے در کے غلاموں نے یہاں پر بادشاہی کی
بنے کوچے کے ذرّے بھی ترے مہر و قمر آقاؐ

کیا ہے عہد یہ خود سے کہ ساری زندگی میری
تمہاری مدحت و توصیف میں ہو گی بسر آقاؐ

لحد جب رُوئے انور کی ضیا سے جگمگائے گی
درُودوں سے دہن ہو جائے گا اس لمحہ تر آقاؐ

دیئے بے مثل مدحت کے جلائے ہیں جو زینبؔ نے
سراپا رب کی رحمت اور ہے تیری نظر آقاؐ

ان کی حدیث ہے کہ ضیا آفتاب کی
بے مثل ہر ادا ہے رسالت مآبؐ کی

ذی شان و ذی حشم ہیں خدا کے سبھی نبیؑ
سب سے الگ ہے شان مگر آنجنابؐ کی

جیسا ہے حق کسی نے نہ ایسی ثنا لکھی
بے مثل و بے مثال کی ، اُس لاجواب کی

چرچا ترا مدام رہے ، گفتگو رہے
محبوبِؐ کبریا ترے حُسن و شباب کی

قرآں میں لا یزال نے شانیں بیان کیں
تیری بزرگیوں ، تری عظمت کے باب کی

طیبہ کے دارِ رحمت و عظمت میں سیدیؐ!
بارش برس رہی ہے کرم کے سحاب کی

ہو گا کڑا حساب نہ عشاق سے ترے
ہو گی نہ اُن سے بات کوئی احتساب کی

باغِ جناں کے پھول ہیں حسنینؓ بے شبہ
کیا بات ہے ہر ایک مہکتے گلاب کی

زینبؑ مہک ہے مہر و وفا کی جہاں جہاں
حسنینؓ و فاطمہؓ کی ہے اور بوترابؓ کی

قطعات

ہے باعثِ تخلیقِ کائنات ان کی ذات
ان کے ہی دم قدم سے فروزاں ہیں شش جہات
رب کے سوا ہر ایک سے برتر ہے ان کی ذات
روحِ روانِ دہر ہیں ، مقصودِ کائنات

وہ ازل کے ہیں ، ابد کے بھی ہیں بے مثل حسیں
خوب رو ان سا کوئی دہر میں آیا ہی نہیں
اسمِ اطہر کو لکھا قلب و جگر پر میں نے
جب سے تحریر کیا تب سے مٹایا ہی نہیں

سب کچھ درِ حبیبؐ کی دہلیز پر ملے

ہم کو بھی ان کے لطف و کرم کی نظر ملے

پھر سے ہے دل میں گنبدِ خضریٰ کی آرزو

سُوئے حرم چلوں جو تری رہگزر ملے

❁❁❁